صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 28مئی 2024ء بمطابق 19 ذی القعد 1445 ہجری بعد ازدوپہر تین بجکر انتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَاذۡكُرُوۡ انِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَمِيۡثَاقَهُ الَّذِىۡ وَاثَقَكُمۡ بِه Oاِذۡقُلۡتُمۡ سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَOاِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِO يٰۤـاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰامِيۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا O اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَO وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِO لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ عَظِيۡمٌO وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ۔

(ترجمہ): اللہ نے تم کو جو نعمت عطا کی ہے اس کا خیال رکھو اور اُس پختہ عہد و پیمان کو نہ بھولو جو اُس نے تم سے لیا ہے، یعنی تمہارا یہ قول کہ، "ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی" اللہ سے ڈرو، اللہ دلوں کے راز تک جانتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے ۔ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی خطاؤں سے درگزر کیا جائے گا اور انہیں بڑا اجر ملے گا۔ رہے وہ لوگ جو کفر کریں اور اللہ کی آیات کو جھٹلائیں، تو وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔وآخِرُالدَعۡوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔

نکتہ اعتراض

Mr. Adnan Khan: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: ان کامائیک On کریں، عدنان خان کامائیک۔

جناب عدنان خان: بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں بڑے ادب کے ساتھ یہ Rule No. 20 Sir, quote کر رہا ہوں، ہمارا جو Rule No. Provincial Assembly, Procedure and Conduct of Rules 20ہےسر، اس میں Sitting of the Assembly کی بات ہوئی ہے، اس میں سر، آپ کو کلاز 1 میں: "Unless the Speaker otherwise directs" اس کلاز کے Through

"the Assembly shall meet while in session, on Sundays, Mondays, Tuesdays, Wednesdays and Thursdays;" لیکن سر، نیچے جو Providedلکھا ہوا ہے،

"Provided that if any of these days happen to be, or have been declared by Government as a public holiday there shall be no meeting of the Assembly on that day."

سر، یہاں پہ Shall کا لفظ استعمال ہوا ہے تو یہاں پہ جو آج Sitting ہورہی ہے سر، یہ Rules کے مطابق ٹھیک نہیں ہورہی ہے، کل قرداد پاس ہوئی تھی تو سر، میں لیٹ آیا ہوا تھاتو میں سر، یہ ہاؤس کے ریکارڈ پہ لا نا چاہتا ہوں کہ آج کی جو یہ ہم Sitting کررہے ہیں، یہ ہمارے Rules کے مطابق یہ Sitting سر، ٹھیک نہیں ہے، Thank you very much, Sir.

جناب سپیکر: اور کوئی اس پہ Comment کرنا چاہتا ہے؟ یہ آپ نے Rule 20 جو ہے ناں یہ Quote کیاہے، یہ کیا کہتا ہے؟ "Sitting of the Assembly: Unless the Speaker otherwise directs" سن لیں ناں، آپ دیکھیں، اس پہ کسی اور کو، انگریزی دان کو بلا کر ترجمہ کرالیں گے:

"Unless the Speaker otherwise directs, the Assembly shall meet while in session, on Sundays, Mondays, Tuesdays, Wednesdays and Thursdays;"

یہ جو "Unless the Speaker otherwise directs," تو جب ایک بات آگئی، ڈائریکشن آگئی تو میرا خیال ہے اس پہ بحث کرنا فضول ہے، یہ دوسری بات ہے ناں، ہم نے کل Suspendبھی کیا، ہاؤس نے Suspendکیا ہے ناں، تو دونوں طریقوں سے یہ بالکل جائز ہے اور صائب ہے، اس پہ آپ چاہیں ایک گھنٹہ ڈیبیٹ کرسکتے ہیں، بات یہی رہے گی۔ تھینک یو۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب ظاہرخان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ملک عدیل اقبال، ایک یوم، جناب علی ہادی، ایم پی اے، تین یوم، 28سے 30مئی تک، جناب افتخار علی مشوانی، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ہشام انعام اللہ خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ارباب محمد وسیم، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ارشد ایوب خان، صوبائی وزیر، ایک یوم، جناب سید فخر جہاں صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، جناب آصف خان، ایم پی اے، ایک یوم، محترمہ شہلا بانو صاحبہ، ایم پی اے، ایک یوم، جناب زاہداللہ خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب فتح الملک صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ارباب زرک خان، ایم پی اے، ایک یوم۔

Is this the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2024-25 پر عمومی بحث

جناب سپیکر: میں گیلری میں بیٹھے ہوئے اپنے معزز مہمانوں کو جو مینارٹیز کو Represent کر رہے ہیں، ابو گل صاحب اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ کل جہاں بات رکی تھی، وہیں سے شروع کرتے ہیں، جہاں عدنان خان نے کورم کو نشاندہی کی تھی۔ جناب تاج محمد خان ترند۔

جناب تاج محمد: شکریہ، جنا ب سپیکر۔ جناب سپیکر، میرا تو اپنے اپوزیشن بھائیوں سے گلہ ہے کہ یہ چار چار گھنٹے تقریر کرتے رہتے ہیں اور ہم بڑے آرام سے سکون سے ان کو سنتے ہیں لیکن جب ہماری باری آتی ہے تو کل عدنان خان نے کورم کی نشاندہی کی اور ہمیں بولنے کا موقع نہیں دیا، بہرحال شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آج 28 مئی ہے اور 28مئی پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم دن ہے، تو اس موقع پر جو ہمارے Scientists تھے، جنہوں نے دن رات محنت کی پوری انٹرنیشنل کمیونٹی کی انہوں نے پریشر برداشت کیا جن میں خاص کر ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب اور ان کی پوری ٹیم کو میں اس مو قع پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ (تالیاں) ان کی کوششوں کی بدولت، ان کی قربانیوں کی بدولت آج پاکستان ایک ایٹمی ملک ہے جناب سپیکر، بجٹ کے حوالے سے ہمارے اپوزیشن بھائیوں نے خاص

طورپر جو تنقید کی، حالانکہ ان کو اچھی چیزوں کو سراہنا بھی چاہیے تھالیکن سب نے بجٹ پر تنقید کی اور ایک پوائنٹ پہ سب متفق تھے کہ یہ بجٹ جو ہے، یہ ان پر یہ Actualجو Receipts آئیں گی حکومت کو، ان پر مبنی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، بجٹ ہوتا ہی ایک تخمینہ ہوتا ہے، آئندہ سال انکم اور اخراجات کا، تو یہ کوئی اتنی بری بات نہیں ہے کہ ہم نے اگر مرکز سے پہلے بجٹ پیش کیا ہےتو وہ ایک تخمینہ ہے کہ وہاں سے اتنی Receiptsآئیں گی، وہاں سے اتنی Receipts آئیں گی تو آئندہ سال، پھر وہ کبھی کم بھی آجاتی ہیں، کبھی زیادہ بھی آجاتی ہیں، تو میں اس موقع پر جو کہ سب کو معلوم ہے کہ پورے ملک کے معاشی حالات اور خاص کر ہمارے صوبے کے معاشی حالات ٹھیک نہیں ہیں، اس کے باوجود ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب او ر ان کی پوری ٹیم نے محنت کر کے اس صوبےکو ایک ریکارڈ سترہ سو چون (1754)ارب روپے کا بجٹ دیا اور جس میں چار سو سولہ (416) ارب روپےجو ہیں وہ ڈیویلپمنٹ کے لئے رکھے گئے ہیں، تو میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جی۔ جناب سپیکر، بجٹ میں جو ہمارے چئیرمین صاحب، پاکستان تحریک انصاف کے چئیرمین صاحب عمران خان صاحب کا جو Vision ہے کہ غریب بندے کی جیب سے بوجھ کم کیا جائے اور آپ سب کو پتہ ہے کہ ہمیشہ وہ غریب سے شروع کرتا ہے اور غریب پر ختم کرتا ہے، جو اس کا خواب ہے پاکستان کا ایک ویلفیئر سٹیٹ کی طرف، تو اس طرف بجٹ میں کافی چیزیں رکھی گئی ہیں جن کا میں بعد میں ذکر کروں گا، سب سے پہلے تو جو اس بجٹ کی اچھی بات ہے کہ ٹیکسوں میں کمی کردی گئی ہے، خاص کر جو ہمارے ایم پی ایز صاحبان ہیں، اپوزیشن کے بھی اور ٹریژری بنچز کے بھی، یہ پراپر ٹی ٹیکس کے بارے میں یہاں پہ بات کرتے تھےکہ یہ بہت زیادہ ہے اور یقینا وہ ایک ظالمانہ ٹیکس ہے لیکن حقیقت جو اس دن ہمارے ریونیو منسٹر صاحب نے بتائی تھی کہ جو ہمارا اکیس پرسنٹ ٹیکس ہے پراپرٹی کے انتقال پہ، اس میں ہمارے صوبے کا چھ اعشاریہ پانچ (6.5) پرسنٹ ٹیکس تھا، باقی وہ سولہ پرسنٹ مرکزی حکومت یہاں لوگوں سے وہ ٹیکس لے رہی ہے تو اس دفعہ صوبے کی صوبائی حکومت نے اپنے ساڑھے چھ پرسنٹ ٹیکس میں سے تین پرسنٹ کم کرکے یہ میں سمجھتا ہوں ایک بہت بڑا اقدام ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر! اس یہ جو ٹیکس ہے، ہمارے کنڈی صاحب اور باقی جو یہاں پہ ہمارے سینیئر ہیں، وہ آئین کی بات کرتے ہیں، اٹھارہویں ترمیم کے بعد فیڈرل گورنمنٹ صوبے میں

ٹیکس لگا ہی نہیں سکتی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ غیر آئینی طور پر، غیر قانونی طور پر مرکزی حکومت Gain tax اور Withholding tax کے نام پر وہ ٹیکس لے رہی ہے جس سے دو مسئلے ہیں، ایک تو مسئلہ یہ ہے کہ غریب آدمی وہ ٹیکس بھر نہیں سکتا، دوسری، اس ٹیکس کے نفاذ کی وجہ سے جناب سپیکر، جو لوگ زمین اور جائیداد کی خرید و فروخت کر رہے ہیں تو وہ مجبوراً اسٹامپ پیپر کے ذریعے وہ خرید فروخت کر رہے ہیں تو یہ اس سے کل کو ایکLitigation بھی بڑھے گی اور دوسرا یہ ہے کہ لوگوں کی دشمنیاں بھی بڑھیں گی۔ اگر ایک بندہ زمین لیتا ہے یا مکان لیتا ہے اور اس کے نام پر انتقال نہیں ہوتا، وہ اسٹامپ پیپر کے ذریعے اس کو لے لیتا ہے، کل کو خدانخواستہ وہ Buyer یا Seller فوت ہو جاتا ہے تو اس کے جو ورثاء ہیں، ان میں یہ جھگڑے بن جاتے ہیں، بن جائیں گے، تو میں اس موقع پر ہمارے ریوینو منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر سولہ پرسنٹ ٹیکس صوبے کے غریب عوام سے لے رہی ہے، اس کو آپ ایڈوکیٹ جنرل کے ذریعے سپریم کورٹ میں چیلنج کریں، تو ان شاءاللہ سپریم کورٹ سے یہ جو ہے اڑ جائے گا اور یہاں پہ ہائی کورٹ میں تو چیلنج کر نہیں سکتے کیونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا وہ ہے، تو یہ میں ریکویسٹ کروں گا، اور اسی طرح باقی کافی ٹیکسوں میں کمی کی گئی ہے جوکہ بہت ایک خوش آئند بات ہے۔ جناب سپیکر، مہنگائی اس وقت ہمارے ملک کا بہت بڑا مسئلہ ہے، خاص کر پاکستان کی تاریخ میں اب جو مہنگائی ہے، اس میں غریب عوام کے لئے دو وقت کی روٹی بھی کھانا مشکل ہے، اس دن ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے وزیراعلیٰ صاحب کی سپیچ کے بعد کہا، ایک Comparison کر رہے تھے کہ نواز شریف کے دور میں اتنی مہنگائی تھی اور اس کے بعد خان صاحب کے دور میں اتنی مہنگائی آگئی، جناب سپیکر، سب کو پتہ ہے کہ جب خان صاحب کی حکومت تھی، پاکستان تحریک انصاف کی مرکز میں، تو پوری دنیا میں ایک وباء آئی Covid-19 کے نام سے اور اس سے بڑے بڑے ملکوں کی، جو طاقتور ملک ہیں، ان کی معیشتیں بھی ہل گئیں لیکن خان صاحب کے Vision کی وجہ سے ان کی Subsidies کی وجہ سے پاکستان میں اس طرح مہنگائی نہیں ہوئی، اس وقت مہنگائی کی شرح گیارہ فیصد تھی پاکستان میں اور اسی سال جب پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ختم ہوگئی تو وہ مہنگائی جناب سپیکر، انتالیس (39) فیصد پہ چلی گئی، یعنی

دو سو (200) فیصد اس میں اضافہ ہوا حالانکہ اس سے پہلے جو ہمارے پی ڈی ایم کے بھائی تھے، انہوں نے، ہر پارٹی نے لانگ مارچ کیا، پاکستان پیپلز پارٹی نے لانگ مارچ کیا، پاکستان مسلم لیگ نون نے لانگ مارچ کیا، جے یو آئی نے الگ الگ مارچ کیا کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نااہل ہے، نالائق ہے، تو جناب سپیکر، اگر پاکستان کی تحریک انصاف کی حکومت نالائق ہوتی تو پھر جب یہ لوگ حکومت میں آتے تو یہ مہنگائی میں کمی لاتے، تو وہ ان کی نا لا ئقی اور ان کی نااہلی عوام کے سامنے آگئی اور دو سو (200) فیصد وہ چیزیں مہنگی ہوگئیں۔ اس سال تو جناب سپیکر، ان حالات میں بجٹ میں جو سرکاری ملازمین ہیں ان کے لئے ان کی تنخواہوں میں دس فیصد اضافہ اور اسی طرح ریٹائرڈ ملازمین کی پینشن میں دس فیصد اضافہ یہ بہت اچھا اقدام ہے جناب سپیکر، ہمارے صوبے کے معاشی حالات ٹھیک نہیں ہیں لیکن پھر بھی میں گزارش کروں گا کہ اگر اس میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے تو مہنگائی بہت زیادہ ہے تو اس میں مزید اضافہ کیا جائے۔ اسی طرح جو کم از کم اجرت ہے وہ بھی بتیس ہزار سے چھتیس ہزار پر لے کر گئے ہیں لیکن جناب سپیکر، ہم نے دیکھا یہ ہے کہ یہ تو حکومت رکھ دیتی ہے لیکن عملی طور پر اس پہ وہ نہیں ہوتا، تو میں حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کو پھر Implementبھی کرے، تھوڑا سا ٹائم مجھے دے دیں-----

<u>جناب سپیکر</u>: خیر آپ بول لیں، کل آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور ویسے بھی آپ ہمارے نازک وہ ہیں، نیازبین وہ ہیں، تو آپ بولیں۔

<u>جناب تاج محمد</u>: جناب سپیکر، ایک بہت بڑا مسئلہ جو ہمارے ملک کا ہمارے صوبے کا ہے، وہ بے روزگاری کا ہے کہ ہمارے نوجوان ڈگریاں لے کر پھر رہے ہیں اور ان کو نوکریاں نہیں ملتیں، تو اس بجٹ میں ہمارے ایک لاکھ نوجوانوں کے لئے جو بلا سود قرضے کا وہ رکھا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ ایک بہت اچھا قدم ہے لیکن جناب سپیکر، اس کو صرف ایک علاقے کے لئے یا ضلع کے لئے نہیں ہونا چاہیے، اس کو پورے صوبے میں ہر ضلع میں اس کا ایک تناسب قائم کیا جائے تاکہ ہر ضلع کے نوجوان بچے اور بچیاں اس سکیم سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں وہ مستفید ہوں۔ بے گھر افراد کے لئے جو گھر بنانے کا پروگرام ہے جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں یہ بھی بہت ایک بڑا اچھا اقدام ہے لیکن اس کو بھی ہر ضلع تک ہونا چاہیے تاکہ سب صوبے کے غریب عوام جو ہیں اس سے استفادہ کر سکیں۔ جناب سپیکر، صحت کے

حوالے سے جو میں نے پہلے کہا کہ خان صاحب کا Vision ہے کہ غریب بندے کی جیب سے بوجھ کم کیا جائے تو پچھلی جو ہماری حکومت ختم ہوئی، بدقسمتی سے صحت کارڈ جوکہ پاکستان تحریک انصاف کا ایک فلیگ شپ پروگرام تھا، اس کو بدقسمتی سے ختم کیا گیا، اس سے جناب سپیکر، لوگوں کو جو تکلیف ہوئی، اس کا اندازہ میرے خیال میں اس ہاؤس کے اندر بیٹھے ہوئے ہمارے معزز اراکین کو نہیں ہوگا کیونکہ یہاں پہ جتنے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یا گیلریوں میں بیٹھے ہوئے، مہمانوں کی گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ان سب پہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، اللہ نہ کرے کسی کے گھر میں بیماری ہوجائے تو وہ ہر جگہ سے اس کا علاج کر سکتے ہیں لیکن جناب سپیکر، وہ غریب بندہ جس کے گھر میں بیمار پڑا ہوا ہو اور اس کے پاس علاج کے لئے پیسے نہ ہوں تو اس کے دل پہ کیا گزرتی ہے۔ جناب سپیکر، اس الیکشن کی کمپین کے دوران میں خود جب اپنے حلقے میں پھر رہا تھا تو بہت سے ایسے لوگ مجھے ملتے تھے جو دل کے مریض تھے لیکن وہ اپنا علاج نہیں کراسکتے تھے اور وہ اس انتظار میں تھے کہ خدا کرے کہ پھر پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آجائے اور ہمارے صحت کارڈ بحال ہوجائیں، تو وہ صحت کارڈ بحال ہونے پر اور آئندہ سال----

جناب سپیکر: Windup کریں تاج خان۔

جناب تاج محمد: پیسے رکھنے پر میں سمجھتا ہوں، یہ ایک بہت بڑا اچھا اقدام ہے۔ اسی طرح صحت کے حوالے سے ادویات کی خریداری کے لئے بھی کافی ساری اماؤنٹ رکھی گئی ہے، ایئر ایمبولینس شروع کرنے کا پروگرام ہے جس سے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ جناب سپیکر، تعلیم کے حوالے سے اعلیٰ اور ثانوی تعلیم کے لئے کافی سارا بجٹ رکھا گیا ہے لیکن جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ہماری ماضی کی پالیسیاں رہی ہیں، وہ ٹھیک نہیں ہیں کیونکہ اس سے پسماندہ علاقے پسماندہ ہی رہتے ہیں اور جو ہمارے 'ڈیویلپڈ' علاقے ہیں وہ اور ترقی کرتے ہیں----

جناب سپیکر: تھینک یو سر، آپ کو Already Compensation کے طور پہ کافی ٹائم دیا گیا ہے۔

جناب تاج محمد: مجھے جی دو تین منٹ دے دیں، میں اس حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ ایسی پالیسی ہونی چاہیے جناب سپیکر، کہ جو ہمارے پسماندہ علاقے ہیں، اگر کالجز بھی بنانے ہیں، اگر یونیورسٹیاں بھی بنانی ہیں، اگر سکول بھی بنانے ہیں تو اس کو ترجیح دی جائے۔ اب ہمیں، ایک سکول کوہستان کے ایم پی اے کو بھی ملتا ہے، بٹگرام کے

ایم پی اے کو بھی ملتا ہے، تور غر کے اور پشاور کے ایم پی اے کو بھی ایک سکول ملتا ہے، تو جناب سپیکر، وہ جو ہمارے پسماندہ علاقے ہیں جہاں سے ہمارا تعلق ہے، ہم کیسے ترقی کریں گے؟ (تالیاں) تو ایسے جو پسماندہ علاقے ہیں----

جناب سپیکر: تھینک یو، تاج خان۔ جناب احمد کنڈ ی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، 28 مئی کا دن ہے، تاج صاحب نے روشنی ڈالی ہے لیکن پوری روشنی انہوں نے نہیں ڈالی، انہوں نے سارا کریڈٹ سائنٹسٹس کو دیا ہے، میرے خیال میں سائنٹسٹس جو تھے ان کی Contribution definitely ہے لیکن سائنٹسٹس ایک Tool ہیں، اس کا جو کریڈٹ ہے وہ شہید ذوالفقار علی بھٹو قائد عوام کو جاتا ہے جنہوں نے Initiativeلیا، پھر اس کے بعد میاں نواز شریف صاحب نے 28 مئی کو باقاعدہ پوری دنیا کو یہ ثابت کیا اور میرے خیال میں یہ ہم سیاسی ورکرز کنجوسی کرتے ہیں کسی سیاسی شخصیت کو کریڈٹ دینے میں، تو میری گزارش یہی ہوگی تاج صاحب سے کہ کم از کم سیاستدانوں کو جنہوں نے اچھے کام کئے ہیں، چاہے وہ تحریک انصاف سے ہیں، چا ہے پیپلز پارٹی سے ہیں، چاہے مسلم لیگ نون سے ہیں۔ بجٹ کی طرف سر، آتے ہیں2024-25 کا بجٹ پیش کیا گیا، ایک اعشاریہ سات (1.7) ٹریلین کی جو ہے Receipt ہے اور ایک اعشاریہ چھ پانچ چار (1.654) ٹریلین کے Expendituresہیں۔ جناب سپیکر، اس کا تھوڑا سا پس منظر کی طرف میں جاؤں گا، میں دوبارہ اس ہاؤس کے سامنے یہ رکھنا چاہتا ہوں، اس ملک میں سب سے انقلابی قدم جو ہوا تھا وہ 73ء کے آئین کے بعد 2009 میں 7th NFC award ہوا جس کا Presidential order 2010 میں ہوا اور Eighteenth amendment ہوئی، آج اسی 7th NFC awardکے ثمرات ہیں۔ آپ اپنے فیڈرل ٹرانسفرز کو دیکھ لیں، میں پہلے Receipts کی طرف آتا ہوں تاکہ اس میں جو چار پانچ موٹی چیزیں ہیں، پھر اس کے بعد میں Expenditures کی طرف آؤں گا, پھرProposals دوں گا اور مجھے امید ہے بلکہ یقیناً فنانس منسٹر وہ Proposals نوٹ کریں گے، اس کے اوپر گفتگو کریں گے۔ فیڈرل ٹرانسفرز میں سب سے بڑا آئٹم ہمارا Federal tax assignment ہے جس میں ہم نے Nine hundred three (903) billion کا ذکر کیا ہے جو ہمیں Receiptsہوں گی، محصولات ہمیں ملیں گے۔ سپیکر صاحب، یہ 6th NFC award میں صوبوں کے پاس Forty two.five (42.5) ہوتا تھا، فیڈرل کے پاس Fifty seven point. five (57.5) ہوتا تھا، یہ محسن خیبر

پختونخوا آصف علی زرداری صاحب کا کارنامہ ہے جب 2010 میں ہم نے7th NFC award کیا، ہم نے صوبوں کے شیئر کو جس کو Vertical share بولا جاتا ہے، ہم نے (57.5) Fifty seven point five کیا جس کی بدولت آج آپ کو نو سو تین (903) ارب روپے فیڈرل ٹیکس ٹرانسفرز میں مل رہے ہیں، اگر یہ نہ ہوتا تو آج آپ کا یہ نو سو تین (903) نہ ہوتا، بلکہ یہ آپ کا پانچ سو (500) کے قریب ہوتا۔ اس کے بعد آپ آجائیں، آپ نے ذکر کیاWar on terrorکےAgainstآپ کو ایک سو آٹھ (108) ارب روپے ملیں گےاس صوبے کو، یہ بھی الحمدللہ پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں کے ثمرات ہیں، جب ہم نے One percent on Net Divisible Pool پہ رکھا ہے، ایک سو آٹھ (108) ارب روپے خیبرپختونخوا کوآج ملنے جا رہے ہیں، ہمیں خوشی ہے کیونکہ ہم نے یہ وہ سٹرکچرل انقلاب برپا کیا تھا، اگر وہ نہ ہوتا تو آج ایک سو آٹھ (108) ارب نہ ہوتے۔ پچھلے سال آپ نے بانوے (92) ارب لکھے تھے، آج ایک سو آٹھ (108) ہے، گو کہ مجھے اس فگر سے اختلاف ہے کیونکہ ایف بی آر کی Collectionجو ہے وہ Twelve point five (12.5) trillion سے آگے جائے گی اور یہ(120) One hundred twenty ہوگی، میں اس میں نہیں جانا چاہتا، وہ Estimations ہے، بعد میں چینج ہو جائیں گے لیکن سو (100) ارب سے اضافے کی چیزآپ کو ملنے جا رہی ہے اور کس کی بنیاد پہ ملنے جا رہی ہے؟ صرف میں اس کا ذکر بار بار اس لئے کر رہا ہوں کیونکہ آٹھواں این ایف سی ایوارڈ مسلم لیگ نون کی گورنمنٹ میں گزرا، نواں اور دسواں ان کی حکومت میں گزرا، اوپر نیچےان کی حکومتیں تھیں، اوپر خدا کی خدائی تھی، نیچے نام نہاد ریاست مدینہ تھی۔ یہ اس وقت طاقت میں تھے، یہ زور سے چیزیں کرنا چاہتے تھے، جبر کا استعمال کرنا چاہتے تھے، کر نہیں سکے، کوئی بھی آٹھواں اور نواں این ایف سی جو کمیشن بنا، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ میں، وہ Conclude نہیں ہو سکا، ابھی دسواں Expire ہونے جا رہا ہے، پیپلز پارٹی کو یہ کریڈٹ جاتا ہے، جو 7th NFC award ہم نے کیا، ہم نے صوبائی خود مختاری کو Address کیا، ہم نے Financial autonomy دی، آج اس کا نتیجہ ہے جو ایک سو آٹھ (108) ارب روپے آپ کو War on Terrorپہ مل رہے ہیں، نہیں تو آپ کی اپنی حیثیت صوبے کی یہ ہے، ترانوے (93) ارب روپے آپ کے Provincial own receipts میں ہیں، کتنے؟ ترانوے (93) ارب روپے کہ یہ صوبے کی اپنی جو Kitty ہے وہ ترانوے (93) ارب ہے اور اس میں بھی انتالیس (39) ارب جو ہیں وہ

اور7th NFC award کے ہیں، وہ بھی General sales tax on services
Eighteenth amendment کی وجہ سے ہے، اگر وہ آپ نکال لیں، وہ انتالیس (39) ارب بھی آپ سے گئے،7th NFC award کو ہٹا لیں، ایک سو آٹھ (108) ارب بھی آپ سے گئے، 7th NFC کو آپ نکالیں تو آپ سے نو سو تین (903) ارب فیڈرل ٹیکس ٹرانسفر بھی گیا، وہ انقلابی قدم تھا 7th NFC award جس سے لوگوں کی آج توقعات ہیں، ریاست مدینہ سے بھی، ہم سے بھی اور سب سے لیکن یہ لوگ طاقت کے استعمال سے چیزیں کرنا چاہتے ہیں، ہمیں اختلاف صرف یہ ہے،جو منزل تک پہنچنے کے لئے حکمت سے کام لینا پڑے گا، دانش سے کام لینا پڑے گا، بات چیت سے بات بنے گی، دلیل اور دلائل ہوں گے، جبر تو انہوں نے گزار لیا، کرنا چاہتے تھے، ہر وقت چور ڈاکو کر کر کے لوگوں کو قید میں ڈالنا چاہتے تھے، آج خود ان متاثرین میں شامل ہیں، یہ تاریخ کا سبق ہے، یہ قانون قدرت ہے جس کا نتیجہ آج یہ بھگت رہے ہیں، یہ کسی سیاستدان کا انتقام نہیں ہے، یہ ہوا صوبے کی اپنی Provincial own receipts ترانوے (93) ارب روپے جس کا میں نے ذکر کیا۔ جناب سپیکر، اس صوبے میں سب سے Important اگر مجھ سے کوئی One liner میں پوچھے کہ اس کا مسئلہ کیا ہے؟ تو وہ Net hydel profit ہے، Receiptsمیں انہوں نے ایک سو گیارہ (111) ارب روپے Net hydel profitکے لکھے ہیں، گو کہ ہمیں سالانہ میرے خیال میں تقریباً کوئی پندرہ ارب ملتے ہیں، کبھی بیس ارب ملتے ہیں، میں ان سے سوال کرتا ہوں، یہ وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، پوری کابینہ بیٹھی ہوئی ہے، پانچ سال ان کی حکومت تھی اوپر نیچے، اوپر خدا کی خدائی تھی نیچے نام نہاد ریاست مدینہ تھی، ان سے سوال ہے، پانچ سالوں میں انہوں نے کتنا دیا؟ میری Calculation کے مطابق انہوں نے اسی (80) ارب دیا، سالانہ آپ نکال لیں، پندرہ ارب روپے Annuallyبنتے ہیں، انہوں نے ایک سو گیارہ (111) ارب کی Receipts لکھی ہیں جس میں Arrears بھی ہیں، جس میں Annual net hydel profit بھی ہے، باقی چیزیںIndexationبھی انہوں نے ڈالی ہے، کہنے کا مقصد ہے، یہ مقدمہ کس طرح لڑا جائے گا؟ Net hydel profit میں ذکر کروں کیونکہ اسیConstitution پر ہمارا سارا مقدمہ ہے اور اسی آرٹیکل 161 کلاز (2) میں، سپیکر صاحب، مجھے صرف آپ کی توجہ چاہیئے، اس کابینہ کو ہم پچھلے پانچ سال میں بھی دیکھ چکے ہیں، اس کی Presentation نہیں ہے، اس کی جو سمریز بنتی ہیں کیونکہ میں خود بھی انرجی سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر رہ چکا تھا، تو

ہم نے وہاں پہ بڑی کوشش کی، بڑی جدوجہد کی لیکن ہماری بیوروکریسی کی جو Presentations ہیں، جو سمریز ہیں وہ اس معیار کی نہیں ہیں جو ہم وفاق میں جا کر اپنا مقدمہ لڑ سکیں۔ آرٹیکل 161 کلاز (2) کہتا ہے جناب سپیکر،:

"(2) The net profits earned by the Federal Government, or any undertaking established or administered by the Federal Government from the bulk generation of power at a hydro-electric station shall be paid to the Province in which the hydro-electric station is situated."

Hydro-electric station کس کے پاس ہے؟ خیبر پختونخوا کے پاس ہے ،پاکستان کا نہیں بلکہ ساؤتھ ایشیا کا سب سے بڑا Hydro station جو ہے وہ تربیلہ کے نام پہ خیبر پختو نخوا کے پاس ہے اورمیں اس کا اردو میں بھی ترجمہ کر دوں تاکہ Clearance ہو جائے، انہی چار لائنوں میں ہمارا وفاق کے ساتھ پورا مقدمہ پڑا ہوا ہے، وفاقی حکومت یا کوئی بھی ایسا ادارہ جو وفاقی حکومت کے زیر انتظام ہو یا اس کا قائم کردہ ہو، برق آ بی بجلی گھر سے بجلی کی تھوک مقدار میں جو اصل منافع کمایا جائے گا، وہ اس صوبے کو دیا جائے گا، جہاں پہ وہ برق آبی بجلی گھر ہوگا، برق آبی بجلی گھر الحمدللہ خیبر پختونخوا کے پاس ہے، Net hydel profit according to the Constitution ہمارا حق بنتا ہے، ہم اس پہ لڑیں گے، سٹینڈنگ کمیٹیاں آپ بنانے جا رہے ہیں، ہم اس پہ Proposals دیں گے لیکن میری گزارش یہی ہے، ان کی جو سمریز ہیں، مجھے اعتراض ہے، وہ اس معیار کی نہیں ہیں جو وفاق میں مقدمہ جا کر ہم ان پہ لڑ سکیں۔ مجھے اس کے ڈیٹا کے اوپر اعتراض ہے لیکن ہم آتے ہیں، جو لوگ وفاق میں مقدمہ لڑیں گے، ان کی اپنی کارکردگی کیا ہے؟ وہ صوبہ جو پچاس ہزار میگا واٹ کی Generation کی Capacity رکھتا ہے، دس سال ان کی حکومت تھی، میں پوچھتا ہوں آجPEDO جو ہے جو بجلی پیدا کرتا ہے وہ کہاں پہ کھڑا ہے؟جناب سپیکر، آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، آج ہمارا صوبہ PEDO کی بدولت ایک سو اکسٹھ (161) میگا واٹ بنانے کے قابل ہے، ایک سو اکسٹھ (161) میگا واٹ، جس کی اگر یونٹ میں آپCapacity نکالیں تو ایک ارب یونٹ سالانہ یہ صوبہ پیدا کرتا ہےٹوٹل، اور اس ایک سو اکسٹھ (161) میگا واٹ میں میں آپ کو بتاتا چلوں، یہ لوگ حیران ہوں گے، یہ نام نہاد ریاست مدینہ والے جو کہتے تھے کہ ہم تین سو (300) ڈیم بنائیں گے، ان کی ٹوٹل حیثیت میں آپ کو بتا دوں، دس سالوں میں پچاس میگا واٹ سے اوپر یہ نہیں بنا سکے،

ایک سو اکسٹھ (161) میگا واٹ پہ آج صوبہ کھڑا ہے، مالاکنڈ تھری 2008 میں بنا ، پیہور اٹھارہ (18) میگا واٹ 2010 میں بنا،درال خوڑ چھتیس اعشاریہ چھ (36.6) میگا واٹ تھوڑا کریڈٹ ان کو دے دیتے ہیں، اس کے بعد رنولیاں آیا سترہ (17) میگا واٹ، وہ بھی ان کے حصے میں ڈال دیتے ہیں، ٹوٹل پچاس میگا واٹ ان کے حصے میں آتا ہے، باقی سو (100) میگا واٹ ان سے پہلے بن چکے ہیں۔ سب سے بڑا جو ہمارا پراجیکٹ ہے صوبے کا، وہ مالاکنڈ تھری ہے، کم از کم چالیس پچاس کروڑ یونٹ بناتاہے بجلی کی، اگر یہ وفاق سے بجلی مانگنے جاتے ہیں تو ان کی اپنی Capacity کیا ہے؟ ان کے اندر Political will نہیں ہے، ان کی صلاحیت نہیں ہے، ان میں قابلیت نہیں ہے، ان میں اہلیت نہیں ہے، ان میں حکمت نہیں ہے اس لئے یہ بجلی پیدا نہیں کر سکتے۔ انرجی منسٹر کدھر ہیں؟ اگر مجھ سے کوئی پوچھے، اس صوبے کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟ تو One liner میں Energy, energy and energy. دنیا میں لڑائیاں انرجی پہ ہیں، ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا Potential ہے لیکن مسئلہ نالائق حکمران ہے، ٹوٹل ایک ارب یونٹ ہم بنا رہے ہیں، ہمارے پاسCapacity ہے، انرجی منسٹر ہی نہیں ہیں اتنی بڑی فوج ظفر موج ہے جناب سپیکر، خدارا ایک ٹیم ڈیویلپ کریں، میری ایک تجویز ہے، ان کو شاید اختلاف ہو، بیٹھ جائیں گے سٹینڈنگ کمیٹی میں، Potential موجود ہے لیکن ان کیWillنہیں ہے،ان کی Wishنہیں ہےجو ہم انرجی ڈیویلپ کرسکیں، یہ Net hydel profit کا مقدمہ ہوا جناب سپیکر، جو کہ مستقبل میں بھی ہم اس پہ بات کریں گے، اپنیCapacityبڑھانے پہ بھی بات کریں گے، اس کے ساتھ ساتھ Provincial own receipts پر بھی بات ہوئی۔ اب آ جاتے ہیں ایک Importantچیز، جس طرح تاج صاحب نے کہا چار سو سولہ (416) ارب کا، چار سو سولہ (416) ارب کی انہوں نے Development receipt رکھی اور اس میں بڑی ایک عجیب سی بات ہے، اس میں انہوں نے رکھا ہے فیڈرل گرانٹ سے این ایف سی کے، انہوں نے چالیس ارب روپے باقی صوبوں سے مانگے ہیں، چوبیس ارب انہوں نے پنجاب سے Receipt show کی ہے، گیارہ ارب انہوں نےShowکئے ہیں سندھ سے، ساڑھے چار ارب کوئی بلوچستان جیسے غریب صوبے سے بھیShow کئے ہوئے ہیں، ہم ان سے پوچھتے ہیں، جب آپ کی حکومت تھی تو اس میں سے کونسے صوبے نے آپ کو دیا؟ میرے اپنے ذاتی مطالعے کے مطابق کہیں پہ بھی ڈاکیومنٹس میں نہیں ہے، نہ Constitution میں ہے،

نہ کسی Merger کی ڈاکیومنٹ میں ہے جو آپ کو صوبہ پیسے دے گا۔ یہ فیڈرل کا مینڈیٹ ہے، آپ صوبوں سے کس طرح مانگ رہے ہیں یہ پیسے؟ یہ صوبے کبھی بھی آپ کو پیسے نہیں دیں گے۔ جب Constitutionally کہیں پہ نہیں لکھا، سرتاج عزیز رپورٹ میں نہیں لکھا، جویہ Twenty fifth amendment ہوئی تھی، اس کے Objects and reasonsمیں نہیں لکھا تو آپ کس بنیاد پہ پیسے مانگ رہے ہیں ان سے، مجھے آپ جواب دیں؟ کبھی بھی آپ کو صوبے یہ چالیس ارب روپے نہیں دینگے۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے جناب سپیکر، اب یہ ہم آ جاتے ہیں Expenditure کی طرف، یہ وہ بد قسمت صوبہ ہے جہاں پہ چھ سو تیس (630) ارب روپے تنخواہوں میں اور ایک سو چھیا سٹھ (166) ارب روپے پنشن میں جا رہے ہیں، جناب سپیکر، آٹھ سو (800) ارب ہمارا جو ہے Total expenditure، ایک ہزار چھ سو چون (1654) ارب آپ کا Total expenditure ہے، اور آٹھ سو (800) آپ کا Administrative expenditure ہے، تنخواہوں میں اور پنشن میں جا رہا ہے۔ صرف آپ یہ مطالعہ کر لیں دس سال پہلے آپ کی پینشن کتنی تھی اور آج کتنی ہے؟ جب سے نام نہاد ریاست مدینہ بنی ہے جناب سپیکر، یہ جس Ratioکے ساتھ جا رہی ہے، ہمارے پاس Fiscal space نہیں ہوگا، Fiscal space نہیں ہوگا تو اس کا نقصان کیا ہوگا؟ ایڈمنسٹریٹیو خرچے آپ کم نہیں کر سکتے، آپ کا Development expenditureکم ہوگا اور بند ہوگا، یہ یاد رکھیں، جتنی بھی Estimation ہے، آپ کر لیں، بعد میںChanges ہوں گی۔ میں اس کو بس Windup کر رہا ہوں، پھر میں آتا ہوں، چشمہ لفٹ پہ بات ہوئی، گندم کی خریداری پہ بات ہوئی، جناب سپیکر، افسوس آتا ہے جب ایک نام نہاد ریاست مدینہ اتنی بڑی یہChange لانا چاہتی ہے، ایک گندم تو یہ خرید نہیں سکتے Properlyکیونکہ کوئی Mechanism نہیں ہے، ہم ان کو Criticizeنہیں کرنا چاہتے، یہ چار لاکھ میٹرک ٹن گندم خریدنے جا رہے ہیں، میں ڈی آئی خان کی آپ کی مثال دیتا ہوں، تیس ہزار میٹرک ٹن انہوں نے خریدنی ہے، تین لاکھ بوری ٹوٹل، اگر ہم نے ڈیٹا بنانا ہے تو ہزار پندرہ سو لوگوں کا بنانا ہے، ایک مہینے سے وہاں پہ تماشہ لگا ہوا ہے، ٹرک کھڑے ہوئے ہیں، زمیندار روز فائرنگ کر رہے ہیں، صرف پندرہ سو لوگوں کا ڈیٹا بنانا ہے، سٹاف، ڈی ایف سی ایگریکلچر، ڈپٹی کمشنر سارا، کیونکہ Mechanism نہیں ہے، Structural mechanism نہیں ہے، شاہی آرڈرز چل رہے ہیں، شاہی آرڈر وں پہ حکومت نہیں چلتی، خدارا کوئی سٹرکچر بنائیں، ہم آپ پر تنقید نہیں کرنا چاہتے لیکن

آپ کیوں لوگوں کو موقع دے رہے ہیں؟ وہاں پہ لوگ گالیاں دے رہے ہیں حکومت کو بھی اور اسمبلیوں کو بھی، کہ بھئی یہ گندم تو خرید نہیں سکتے اور باتیں بڑی بڑی کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، چشمہ لفٹ پہ میں بات کرنا چاہتا ہوں، ہمارا پانی کا Unutilized share بتیس سالوں سے جا ر ہا ہے، Eight point seven eight (8.78) million feet ہمارا شیئر ہے، Five point seven eight (5.78) ہم استعمال کرتے ہیں، بہت اہم ضرورت ہے، اچھا اقدام ہے گورنمنٹ کا لیکن پیسےانہوں نے ایلوکیشن میں دو ارب رکھے ہیں، تقریرمیں دس ارب، اس کا ذکر یہ لازمی کریں، یہ کتنے رکھنا چاہتے ہیں، کیا ان کا Future میں پلان ہے؟کیونکہ یہ پراجیکٹس ہمیشہ Reflect تو ہوتے ہیں تقریروں کی حد تک لیکن Implementationنہیں ہوتی، وفاق کے ساتھ یہ کس طرح Take up کریں کیونکہ یہ دو سو (200) ارب کا منصوبہ ہے جناب سپیکر، اس پہ لازمی فنانس منسٹر صاحب بات کریں گے۔ جناب سپیکر،میں یہ کہتا ہوں این ایف سی ایوارڈآنے والے دنوں میں آنے والا ہے،ان کی کیا تیاری ہے این ایف سی کے حوالے سے؟ کیونکہ ان کی وجہ سے اس خیبر پختونخوا کو جتنا نقصان ہوا، شاید کسی کو نہیں ہوا کیونکہ انہوں نے این ایف سی ایوارڈ نہیں کیا، اگر یہ این ایف سی ایوارڈ کر کے جاتے تو ہمارا جو Merger ہوا ہے جس کی وجہ سے ایکس فاٹا ہمارے ساتھ شامل ہوا ہے، ہمیں کم از کم دو سو (200) ارب روپےاس صوبے کو اضافی مل سکتے تھے Inverse population density کی صورت میں اور backwardness and poverty کی صورت میں، جس کے مجرم آپ لوگ ہیں کیونکہ آپ لوگ اس وقت طاقت میں تھے، آپ زور زبردستی سے کام چلانا چاہتے تھے، آپ جبر کے ذریعے حکومت کرنا چاہتے تھے اس لئے آپ کر نہیں سکے۔ جناب سپیکر، میرے خیال میں زیادہ ٹائم آپ کا نہیں لوں گا کیونکہ کوشش رہتی ہے کہ میں وقت کے اندر ہی اپنی بات چیت ختم کروں اور کوئی غیر ضروری بات نہ کروں، ان سے یہی ہماری توقع ہے، ہم ان کو ہمیشہ یہی گزارش کریں گے Institutional setupلائیں، ایک Structural change کریں ہر کام میں، چاہے وہ چھوٹا ہے، گندم کی خریداری ہے، چاہے وہ این ایف سی ایوارڈ ہے، مجھے پورا یقین ہے، یہ اس پہ توجہ دیں گے کیونکہ حکومتیں شاہی فرمان سے، مطلق العنانی سے، خود شاہی سے نہیں چل سکتیں اور پھر اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ اگر یہ چلائیں گے تو کبھی ایک روئے گا تو کبھی دوسرا روئے گا تو کبھی تیسرا روئے گا، خدارا Structural change

کریں اور ہم آپ کی اس نام نہاد ریاست مدینہ کا ساتھ دیں گے، اگر آپ اس طرف توجہ دلائیں گے۔ شکریہ سپیکر صاحب، میں آپ کو مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب رجب علی عباسی۔

جناب رجب علی خان عباسی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں، آپ نےمجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے اپنی حکومت کو فنانس ایڈوائزر کو، فنانس منسٹر کو اور ان کی پوری ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، ایک متوازن بجٹ انہوں نے پیش کیا، ان شاءاللہ امید ہے، اس صوبے کے عوام کے لئے آسانی ہوگی۔ جناب سپیکر، کنڈی صاحب ہمارے سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں، انہوں نے سارے مسائل کا ذکر کیا، میں آپ کی وساطت سے چند باتوں کا جواب دینا چاہتا ہوں، Energy crisis اس ملک میں موجود ہے، آج تک ہم نے اس کو Direct address نہیں کیا کہ یہ Energy crisis کس وجہ سے ہوا، Net hydelکی جب بات ہوتی ہے، اس کے پرافٹ کی بات ہوتی ہے تو پی ٹی آئی حکومت ہماری مرکز میں 2018 میں آئی اور 2022 میں ساڑھے تین سال کے دورانیہ میں ہماری حکومت جو ہے، وہ اختتام پذیر ہو گئی، ملک میں IPPs کا جب دور شروع ہوا Energy ہماری Hydel سے Oil پہ چلی گئی، تیل پہ، Coal پہ اور ان تمام ذرائع پہ جو ہم خرید کر اپنی انرجی کی ضروریات پوری کرتے تھے، بجلی ملک میں دن بدن مہنگی سے مہنگی ہوتی گئی اور وہ سستی بجلی جو اس ملک میں پانی کے بے شمار ذخائر اور بے شمار ذریعے موجود ہیں، پچھلی تمام حکومتوں نے اسے نظر انداز کیا۔ آج کنڈی صاحب نے جیسے ذکر کیا، میں صرف ان سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو ہماری پچھلی حکومتیں گزری ہیں، ان پہ بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ صوبے کا جو Net hydel profit ہے، وہ ان کو برابر ملنا چاہیئے تھا کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس دورانیہ میں جو ساڑھے تین سال کی حکومت تھی، سارے صوبے کی جو خرابیاں ہیں وہ اسی کے ذمہ ڈالی جا رہی ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے جناب سپیکر، اس میں سارے لوگ برابر کے ذمہ دار ہیں۔ آج ہم اس ایوان میں بیٹھے ہیں، جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں، ہم سب اس صوبے کے لئے کوشش بھی کر رہے ہیں، کوشش کرنی بھی چاہیئے اور کوشاں ہیں کہ اس صوبے کے مسائل مل جل کر حل کرنے چاہئیں۔ آج این ایف سی ایوارڈ کی بات ہو رہی ہے، مرکز میں ہماری جس پارٹی کی حکومت ہے، ماشاءاللہ ہمارے اپوزیشن کے تمام بھائیوں کے ان کے ساتھ تعلقات

بہت اچھے ہیں، میں تو یہ چاہوں گا کہ ہم سارے مل کر این ایف سی ایوارڈ کا جو حصہ ہے، Net hydel profitکا جو حصہ ہے، جو ہماری Wind fall levy کے جو Charges ہیں، وہ سارے ہم مل کر کوشش کریں اور اس دفعہ مرکز سے ہم وہ سارے پیسے لے لیں۔ جناب سپیکر، بجٹ پہ بات کروں گا، متوازن بجٹ ہے، سب سے اچھی بات جو اس میں ہے کہ جو تعلیم کے لئے ہم نے تین سو باسٹھ (362) ارب روپے رکھے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں جو سب سے اچھی Investmentہے، وہی ہمارے نونہالوں پہ ہمارے مستقبل کے، ان پہ جو کی جا رہی ہے، پورے بجٹ کا تقریباً بیس سے بائیس پرسنٹ وہ تعلیم پہ خرچ کیا جا رہا ہے اور میں اس یقین کے ساتھ اور خوشی کے ساتھ یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمارا یہ جو بجٹ ہے، میں پاکستان میں جتنی بھی صوبائی حکومتیں ہیں، سب سے زیادہ پیسے KP government نے تعلیم کے لئے رکھے ہیں اور یہ ان شاءاللہ آنے والے وقتوں میں اس میں مزید بہتری آئے گی۔ صحت کے حوالے سے ہیلتھ کارڈ پہ حکومت نے پیسے رکھے ہیں دو سو (200)، Almost دو سو اڑتیس (238) ارب روپے کا ہیلتھ کا بجٹ ہے، مجھے یہ یقین ہے کہ ان شاءاللہ ہمارے ہسپتال بھی بہتر ہوں گے، مزید لوگوں کو علاج کی اچھی سہولتیں ملیں گی اور ہیلتھ کارڈ سے جو پہلے لوگ فائدہ اٹھا رہے تھے، ان شاءاللہ مزید لوگ اس سے فائدہ اٹھا ئیں گے۔ ٹورازم انڈسٹری کے پیسے رکھے گئے ہیں، میرا چونکہ حلقہ ایسا ہے جس میں میرا پورا حلقہ ہی ٹورازم والے علاقوں پر مشتمل ہے، میں اس یقین کے ساتھ کہ ہماری گورنمنٹ ٹورازم کے حوالے سے میرے علاقے میں مزید ایسے کام کرے گی جس سے ہماری گورنمنٹ کو ریونیو زیادہ ملے گا ان شاء اللہ۔ سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے سے میں بات کروں گا، سڑکوں کی حالت مجموعی طور پر میرے حلقے میں، کیونکہ پہاڑی علاقہ ہے، بارشیں زیادہ ہوتی ہیں، سڑکیں جلدی خراب ہو تی ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس میں سے بھی میرے علاقے کو ایک اچھا شئیر ملے گا۔ جناب سپیکر، میں ایک چیز یہاں پہ ڈسکس کروں گا، ہم چونکہ پسماندہ علاقے سے ہیں، یہاں پر صوبے میں Urbanization کے حوالے سے بہت زیادہ کام ہوتا ہے، شہری علاقوں پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے، میں یا میرے جو دوست یہاں بیٹھے ہیں، ساؤتھ والے بھی ہیں، ہم نارتھ والے لوگ بھی ہیں، ہماری خواہش ہو گی اور ایک تجویز بھی ہے کہ ہماری گورنمنٹ اس دفعہ ان پسماندہ علاقوں پہ وسائل تھوڑے زیادہ خرچ کرے، میرے پسماندہ علاقہ

کے شہروں پہ آبادی کا پریشر کم ہو اور لوگ دیہات کی طرف جائیں۔ جناب سپیکر، میں چونکہ جس حلقے سے آیا ہوں، اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے ہوئے میں اپنے لوگوں کوبھی چندباتیں کروں گا، ایک تو ہمارے بہت سے نوجوان بیروزگار ہیں، خوش آئند بات ہے، وزیر اعلیٰ صاحب نےکہا ہے کہ ان کے لئے بلا سود قرضے ہوں گے لیکن میری خواہش ہو گی کہ جو میرے حلقے کےلوگ ہیں، وہاں ان کے لئے ٹیکنیکل تعلیم کا کچھ ایسا بندوبست کیا جائے تاکہ ہمارے وہ لوگ جو اوورسیزملکوں میں جا کر کوئی اپنےلئےرزق کمانا چاہتے ہیں، تاکہ ان کے لئے ٹیکنیکل ایجوکیشن ملے جس سے ہمارے ملک کو بھی فائدہ ہو گا اور ہمارے لوگوں کو بھی فائدہ ہو گا۔ میں آخری بات کروں گا جناب سپیکر، مجھے پتہ ہے میرے لئے ٹائم تھوڑا ہے آپ کے پاس، صحت کے حوالے سے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں خیبر پختونخوا میں صحت کے حوالے سے بہت کام ہوا، اس کے ثمرات بالکل لوگوں تک پہنچے ہیں۔میرے علاقے میں جناب سپیکر، ثمرات تھوڑے باقی شہری علاقوں کی بہ نسبت کم پہنچے ہیں، میری یہ خواہش ہے کہ میرے علاقے میں جو صحت کی بنیادی سہولتیں ہیں، ہمارے علاقے میں ہسپتالوں کا انفراسٹرکچر تو موجود ہے لیکن ڈاکٹرز نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو وہاں موقع پر علاج کی سہولتیں نہیں ملتیں۔ میں اپنی حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ صحت کے حوالے سے میرے علاقے کے لئے اقدامات کئے جائیں تاکہ میرے علاقے کے لوگوں کو علاج کی سہولت ملے۔ گلیات کے حوالے سے، گلیات، آخری بات سر، آپ کا ایک منٹ لوں گا۔ گلیات کے حوالے سے جناب سپیکر، میں یہ بات کروں گا کہ ٹورازم کے حوالے سےسب سے خوبصورت اور زرخیز علاقہ میرا گلیات ہے۔ جناب سپیکر، ریونیو وہاں سے ایکسائز ڈیپارٹمنٹ بھی اکٹھا کرتا ہے، KPRA (Khyber Pakhtunkhwa Revenue Authority)بھی وہاں سے ریونیو لیتا ہے لیکن ان لوگوں کے لئے اس طرح سہولتیں نہیں ہیں جیسی کہ وہاں پہ ہونی چاہئیں۔ میری گزارش یہ ہو گی کہ ایکسائز والے خاص کر جو ہوٹل انڈسٹری ہےگلیات کی Bed tax اورKPRA والے ٹیکس کی وجہ سے ہماری جو ہوٹل انڈسٹری ہے، دن بہ دن وہاں پہ وہ کمزور ہوتی جارہی ہے، لوگوں کا کاروبار کم ہوتا جا رہا ہے، ریونیوصوبے کا بڑھانا چاہیے، میری تو خواہش یہ ہو گی کہ اس دفعہ بجٹ میں جیسے Ninety three (93) billionکا ٹارگٹ ہم نے Achieveکرنا ہے، Ninety three (93) billionتو جو ہمارے صوبائی

محصولات ہیں، میری خواہش ہو گی کہ اس کو اگلے سال کے لئے ہم ایک سو پچاس بلین پہ لے کر جائیں----

جناب سپیکر: بہت شکریہ، رجب عباسی صاحب۔

جناب رجب علی خان عباسی: آخری بات، لیکن میری گزارش ہےکہ میرے لوگوں کے لئے گلیات والوں کے لئے ٹورازم کے حوالے سےان کے لئے تھوڑی آسانیاں پیدا کی جائیں، ان کو سہولتیں دی جائیں اور وہاں کے لوگوں کے لئے تعلیم کااور صحت کا بہترین بندوبست کیا جانا چاہیے کیونکہ گلیات جو ہے وہ Face ہے اس پورے علاقے کے ٹورازم کے حوالے سے اور وہاں سر، ایک ہی سرکاری ہسپتال ہے جو لوگوں کو علاج کی سہولت پوری طرح فراہم نہیں کر رہا۔ جب وہاں کے لوگ اتنا زیادہ ٹیکس دے رہے ہیں تو اسی طرح ان کو سہولتیں بھی ملنی چاہئیں۔ بہت شکریہ، السلام علیکم۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ نذیر عباسی صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں، اگر آپ تھوڑا توؤقف کر لیں تو ڈیٹیل سے پھر آپ بات کر لیں یا ابھی کرتے ہیں، نذیر عباسی صاحب کا مائیک کھولیں بھئی۔

جناب نذیر احمد عباسی(وزیر مال و املاک): جی، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔بہت شکریہ سپیکر صاحب، کنڈی صاحب نےبات کی کہ جو آج کا ایٹم بم، اور اس کا انہوں نے کہا کہ بھٹو صاحب خالق ہیں، کنڈی صاحب، ہم بالکل کھلے دل سے کہتے ہیں کہ کوئی بھی لیڈر چاہے بھٹو صاحب تھے، یا جنہوں نے اس ملک کے لئے کوئی خدمات کی ہیں، وہ ہمارے لئے محترم بھی ہیں اور ان کو ہمیں کریڈٹ بھی دینا چاہیئے، آپ نے بہت سی چیزیں کیں کہ شاید ہماری تیاری نہیں ہوتی کہ ہم اپنا مقدمہ اور اس کا سارے کے سارا آپ نے ہمیں Blame کیا، اس حکومت کو، آپ بھی اسی صوبے کا حصہ ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس مقدمے میں آپ کا اگر کوئی Input ہوتا ہے تو زبانی تنقید کرنے کی بجائےاس میں اپنا ایک Role ادا کریں۔ تھوڑا کنڈی صاحب کو سامنے آنے دیں جی، میں دیکھنا چاہتا ہوں چھوٹے بھائی کو، گزارش یہ ہے، آپ نے بار بار طنزیہ طور پر کہا کہ نام نہاد ریاست مدینہ، سر، جب مدینہ کا نام آتا ہے تو نام نہاد اس کے ساتھ اچھا نہیں لگتا، اس کا احتیاط آپ کریں، آپ نے تو بہت پہلے روٹی کپڑا اور مکان کی بات کی تھی، قوم آج بھی ادھر دیکھ رہی ہے اور جتنا روٹی، کپڑا اور مکان انہیں ملا ہے وہ بھی پتہ ہے، (تالیاں) وہ مکان اس ملک میں، سندھ میں، پنجاب میں، KP میں تو

نہیں بنے، ہاں کہیں اور ضرور بن گئے ہیں۔ میں صرف جو ٹیکس کی بات تاج خان صاحب نے کی، اس کے میں تھوڑے اعداد ٹھیک کرلوں، وہ Sixteen point five (16.5) percent فیڈرل کا ٹیکس ہے اور اس کے بعد پھر جو Seller ہے، اس پہ بھی Gain tax ہے تو یہ پھر Twenty two point five (22.5) percentبنتا ہے۔ میں نے اس دن بھی آپ سے استدعا کی تھی، مرکز میں آپ کی حکومت ہے، صدر صاحب اس ملک کے، وہ بھی صوبوں کے ایک آئینی عہدہ رکھتے ہیں، آپ کے بھائی گورنر صاحب، وہ بھی اس صوبے میں ایک آئینی عہدہ رکھتے ہیں اور مرکز کے نمائندہ ہیں، آپ ہمیں مدد کریں، بلکہ سپیکر صاحب، آپ سے ایک درخواست کرو ں گا کہ اس سلسلے میں اپوزیشن اور حکومتی بنچز دونوں طرف سےایک کمیٹی بنائیں جو ہمارا فیڈرل فنانس کمیشن ہے، اس میں ہمارا یہ مقدمہ لڑیں، یہ بہت بڑا ٹیکس ہے جس نے نہ صرف اس ملک کے، اس صوبے کے ریوینو کو Disturb کیا ہے بلکہ عام آدمی کی قوت برداشت سے یہ ٹیکس باہر ہے، تو میں سمجھتا ہوں کنڈی صاحب یقیناً کھڑے ہو کر اس بات کی Surety دیں گے کہ وہ اس ٹیکس کو جو اس صوبے میں لگا ہوا ہے جو بہت زیادہ ہے، Twenty two, twenty two point five (22/ 22.5) percentاس کو کم کرنے میں وہ اپنے صوبے کے عوام کاحق لڑیں گے اور ہم ان کے ساتھ ہوں گے۔ جہاں تک بات رہ گئی، اس صوبے میں جو ہمارا ٹیکس جو آپ نے تجویز کیا، وہ صوبے کا ٹیکس ہے Six point five (6.5) جس کو ہم نےآدھا کر دیا ہے، باقی ٹیکس ہے فیڈرل گورنمنٹ کا، میں کنڈی صاحب سے پھردوبارہ ملتمس ہوں، اپنے اپوزیشن کے معزز اراکین سے بھی، کہ وہ بھی ہمارے ساتھ اس مقدمے میں آئیں اور کھڑ ے ہو کر اس صوبے کا اور اس غریب صوبے کے عوام کا کیس لڑیں۔ بہت شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، عباسی صاحب۔ جناب احمد کنڈی صاحب، احمد کنڈی صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سپیکر صاحب، عباسی صاحب ہمارے قابل احترام، محترم سینیئر ممبر ہیں، میں صرف ان کو ، یہ میری اپنی ذاتی رائے ہے،یہ نام نہاد ریاست مدینہ کا جب میں نام سنتا ہوں تو مجھے وہ ضیاءالحق کا اسلامائزیشن یاد آتا ہے، ضیاءالحق بھی یہی کہتا تھا کہ میں اسلام لا رہا ہوں، امیر المومنین بننا چاہتا ہوں، جہاد کروایا اس نے اور جہاد کے نام پہ جو فساد برپا کیا، جوPolarization جو Fragmentation

اس معاشرے میں آئی، حالانکہ ضیاءالحق تو میرےخیال میں جمعہ، نمازیں بھی پڑھتا تھا----

جناب سپیکر: اچھا، اس کو چھوڑ دیں، جو محترم عباسی صاحب نے بات کی، اس تجویز پہ آپ بات کر لیں۔

جناب احمد کنڈی: میں مختصراً وہ جواب دیتا ہوں، عباسی صاحب، میں یہی کہتا ہوں، یہ نذیر عباسی کا یا احمد کنڈی کا مسئلہ نہیں ہے، فیڈرل کے ساتھ جو ایشوز ہیں، اس کا فورم ہے سپیکر صاحب ، ہم اس کو بار بار کہتے ہیں کہ یہ کتاب پڑھیں، Constitutionپڑھیں، Rulesپڑھیں، یہ احمد کنڈی کا یا کوئی علی امین گنڈاپور کا یا نذیر عباسی کا مقدمہ نہیں ہے، پراونشل گورنمنٹ کے پاس ایک فورم ہے CCI under Article 153:- The Council shall formulate and regulate the policies جو Policies Federal Legislative List Part II میں اس میں بنائیں گے، یہ CCIمیں یہ مقدمہ لے کر جائیں، فیڈرل میں بات کریں، ہم ان کے ساتھ ہیں، یہ فورم پورا آپ کے ساتھ ہے۔ احمد کنڈی وفاق سے بات نہیں کر سکتا، یہ فورم بات کرے گا، اداروں کو مضبوط کریں، Through Constitutionکریں، Through rules کریں، ہم نے تو پہلے دن کہہ دیا تھا ہم آپ کے ساتھ ہیں، جے یو آئی آپ کے ساتھ ہے، نون آپ کے ساتھ ہے ،ہم آج بھی Condemnکرتے ہیں جو فیڈرل نے ٹیکسز لگائے ہیں، ہمارا Real estateکا بزنس اس سے متاثر ہوا ہے، جو Factہوگا، لیکن آپ مقدمہ تو بنائیں، CCIمیں لے کر جائیں، وہ فورم ہے، وہاں پہ آپ کی فیڈرل سے بات ہو گی۔ چیف منسٹر صاحب گئے انرجی میں، وہاں پہ بات کی ہے، چیزیں بہتر ہو رہی ہیں، یہی تو ہم چاہتے ہیں، آپ کا اورہمارا صرف یہی اختلاف ہے، جو منزل کی طرف ہم آپ کو کہتے ہیں دلیل و دلائل سے جائیں، دانش و حکمت سے جائیں Constitution کے Through جائیں ---

جناب سپیکر: تھینک یو، سر۔ جناب علی شاہ۔

جناب علی شاہ : تھینک یو، آنریبل سپیکر صاحب، شکریہ بجٹ 2024-25 پر بحث کرنے کا۔ جناب سپیکر صاحب، موجودہ حالات میں جب مرکز کی طرف سے صوبا ئی حکومت کے ساتھ ایک غیر ضروری رسہ کشی ہے اور اس صو بے کی آئینی حیثیت کو تسلیم نہیں کیا جاتا اور صوبے کے عوام کو تحریک انصاف اور عمران خان کے ساتھ والہانہ محبت کی سزادی جارہی ہے، ان حالات میں یہ مناسب کوشش ہے صوبائی حکومت کی طرف سے کہ اپنے عوام کوسہولیات دے سکے۔

جناب سپیکر صاحب، میں Repetition میں نہیں جاؤں گا، صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ موجودہ بجٹ میں مختلف سیکٹرز میں پچھلے سال کے مقابلے میں جو اضافہ ہوا ہے، وہ جو میں بیان کر رہا ہوں، ہیلتھ میں پانچ اعشاریہ پانچ (5.5) بلین، ایجوکیشن میں تین اعشاریہ دو (3.2) بلین، روڈ انفراسٹرکچر، تین اعشاریہ تین (3.3) بلین، واٹر سینی ٹیشن میں ایک اعشاریہ تین (1.3) بلین، ایگریکلچر میں ایک اعشاریہ چھ (1.6) بلین، اربن ڈیویلپمنٹ میں ایک اعشاریہ ایک (1.1) بلین، سوشل ویلفیئر میں دو اعشاریہ آٹھ (2.8) بلین ،لا اینڈ آرڈر میں پانچ بلین، تو یہ ایک احسن اقدام ہے جی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارا صوبہ مرکزی حکومت سے حاصل شدہ وسائل پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے لہذا جب تک ہم اپنے وسائل میں خاطر خواہ اضافہ نہیں کریں گے تو اس وقت تک ہم معاشی خوشحالی اور معاشرتی خوشحالی حاصل نہیں کر سکتے، لہذا اس سلسلے میں موجودہ صوبائی حکومت کی یہ کوشش ہے کہ ٹیکس کی شرح میں اضافہ کی بجائے ٹیکس نیٹ کو بڑھایا جائے، یہ ایک مستحسن اقدام ہے۔اس سلسلے میں ٹیکسوں کی شرح میں ردوبدل اس صوبے کی ٹیکس آمدن میں اضافہ کرے گا۔ جناب سپیکر صاحب، میں چند تجاویز دینا چاہتا ہوں جن پر عمل کر کے یا ان چیزوں کو شامل کر کے مجھے قوی امید ہے کہ ہم ایک بہتر پوزیشن میں چلے جائیں گے اور یہ صوبہ پاکستان میں ایک خود مختار صوبہ ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب، صوبے کے عوام کا تحریک انصاف پر غیر متزلزل اعتماد اور عمران خان کے ساتھ والہانہ محبت کی ایک بنیادی وجہ کرپشن کا خاتمہ اور کرپٹ لوگوں کو قرار واقعی سزا جس میں اور عملی طور پر کام کرنے کی ضرورت ہے، زبانی کلامی باتوں سے کچھ نہیں بنتا، کرپٹ لوگوں کو سزا دینی چاہیے، ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ ڈویژن میں ہائیڈل پاور جنریشن کی جو گنجائش ہے، اس سے آج تک ہم نے خاطرخواہ فائدہ نہیں اٹھایا، اس سیکٹر میں عملی طور پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم نے آج تک اپنے حصے کا بہت سارا پانی ضائع کیا اور آبپاشی نظام میں بہتری کی بنیاد پر زرعی پیداوار میں اضافے کی جو گنجائش ہمارے صوبے میں موجود ہے، وہ موقع ہم نے ضائع کیا، لہذا ہم خشک سالی سے بچ سکتے ہیں، زرعی خود کفالت حاصل کر سکتے ہیں، زرعی پیداوار کی بنیاد اورمعاشی خوشحالی اور صوبائی خودمختاری حاصل کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ملاکنڈ ڈویژن میں اور ہزارہ ڈویژن میں ٹورازم کی بہت زیادہ

گنجائش ہے اور اس میں بنیادی طور پر لنک روڈ جو کہ پہاڑوں کی اونچائی پر ہو، اس سے بہت زیادہ ٹورازم ہوگی اور ان سے سب سے زیادہ فائدہ مقامی لنک روڈ زکی وجہ سے اوپر پہاڑوں پر چلے جائیں گے، ایک معاشی خوشحالی کا سیلاب آئے گا جناب سپیکر، ----

جناب سپیکر: جناب----

جناب علی شاہ: ہمارے جی چاروں اضلاع جو ہیں جناب سپیکر، شانگلہ، سوات، دیر اور چترال اگر ان ا ضلاع کو اوپر پہاڑوں کی طرف ایک ساتھ ملایا جائے، جیسے جناب سپیکر، آپ نے دیکھا ہوا ہے، ہمارا جو کالام میں مہوڈنڈ'لیک' جو ہے اس سے اگر روڈ بن جائے چترال کی طرف، تو ایک گھنٹے میں فاصلہ طےہو سکتا ہے ورنہ اگر ہم دوسری طرف دیر کی طرف سے جائیں تو دن لگتے ہیں۔ تو جناب سپیکر، اگر اوپر پہاڑوں پر روڈ بنائے جائیں تو وہ علاقے جو ہیں وہ نتھیاگلی اور مری سے بہت زیادہ خوبصورت ہیں، تو میں گارنٹی دیتا ہوں جناب سپیکر، اگر اسی طرح کام ہو جائے تو سارے صوبے کے لئے وہ پیسے چار اضلاع جنریٹ کریں گے۔جناب سپیکر، ماحولیات کی تبدیلی سے بچنے کا واحد ذریعہ جنگلات میں اضافہ ہے اور اس سلسلے میں بہترین منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر، آخر میں میں چونکہ بجٹ اجلاس ہے اور اس پر بحث ہے تو میں اپنے حلقے PK-4 کے بارے میں دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں --

جناب سپیکر: اس میں اس طرح ہے۔ جناب علی شاہ، ایک منٹ۔

جناب علی شاہ: جی۔

جناب سپیکر: بہت سارے میرے----

جنا ب علی شاہ: ایک منٹ جناب سپیکر، ----

جناب سپیکر: مجھے بات کرنے دیں پھر آپ Continue کریں، بالکل جی، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ Rule 220 کہتا ہے کہ Rule against readingپرائیویٹ ممبر "A Private Member may not read a speech but may refresh his memory by reference to notes." یہ کل ہم نے Allow کیا تھا، جناب مولانا صاحب نے ریڈنگ کی، اسی طرح میرے اور بھائیوں نے ریڈنگ کی، اس کو ہم نے Allow کیا تھا، ٹھیک ہے تو اس کے لئے یہAllowed ہے، ٹھیک ہے یہ۔

جناب احمد کنڈی: ایک Legacy آپ چھوڑ کر جائیں، ہم کہتے ہیں Rules-----

جناب سپیکر: کل جناب مولانا صاحب کی سپیچ میں میں نے----

جناب احمد کنڈی: سر، چاہے جو بھی ہوجوبھی ہو Irrespective احمد کنڈی ہو، مولانا ہو،مطلب .Rules are for all, please میری یہ گزارش ہے اس لئے میں نے لکھ کر بھیجا ہے----

جناب سپیکر: اس طرح گزارش ہے، کنڈی صاحب تشریف رکھیں۔

جناب احمد کنڈی: Notes, notes لیں۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، خیر ہے گزارہ کرلیں آپ، علی شاہ، آپ نے جو Notes لینے تھے وہ لے لیے، باقی آپ زبانی بات کرلیں۔

جناب علی شاہ: صحیح ہے، تھینک یوجناب سپیکر -----

جناب سپیکر: ادھر سے نہ پڑھیں۔

جناب علی شاہ: بس یہ کافی ہے جناب سپیکر، تھینک یو۔ (قہقہہ)

(تالیاں)

جناب سپیکر: تو کنڈی صاحب، پھر یہ یاد رکھیں کہ پھر آپ کے ممبرز کو بھی پھر ریڈنگ نہیں ہوگی۔

جناب احمد کنڈی: لیکن Rules سب کےلئے ایک جیسے ہیں۔

جناب سپیکر:.But speaker may allow پلیز جناب عبدالمنعم خان۔

جناب عبدالمنعم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریہ سپیکر صاحب، آپ نے مجھے اس بجٹ 2024-25 پر بحث کرنے کےلئے ٹائم دیا۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور بعد میں ہمارے جو کیپٹن ہیں، علی امین گنڈاپور صاحب اور اس کی پوری ٹیم کا بےحد مشکور ہوں، اس نے ان نامناسب حالات میں ایک اچھا سا بجٹ، غریب دوست عوام دوست اور عمران خان کے Vision کے مطابق پیش کیا۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ بھی تھوڑی سی یہ حیرانگی ہو تی ہے کہ اس بجٹ پہ بھی یہ ہمارے جو معزز ممبران ہیں، یہ تنقید کر لیتے ہیں اور ان کی تنقیدیہ ہے کہ آپ نے مرکزسے پہلے پاس کیا، تو ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ مرکز سے ہم تو کوئی خیرات تو نہیں مانگتے کہ وہ خیرات دیں گے، اس کے بعد ہم کہیں گے کہ اتنی خیرات اس کی ہے، ہمارے ساتھ ایک Vision ہے، ایک سوچ ہے۔ اس کے ساتھ ہمارے اوپر ایک قرضہ ہے اور ہم اس صوبے کا، جو KP کا صوبہ ہے، سب سے زیادہ متاثرہ اور قربانی دینے والا صوبہ ہے، ہم اس سے بھیک نہیں مانگتے کہ وہ بھیک دیں گے پھر ہم اس بجٹ کو پیش کریں گے، یہ ہمارا حق ہے اس کے ساتھ اور ہم اس سے ان شاءاللہ اگر آرام سے نہیں دیں گے تو ہم اس سے چھین کر لیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ (تالیاں) ہم وہ نہیں کہ ہم آرام سے بیٹھیں گے، ویسے ہم نہ قوم کا ٹائم ضائع کریں گے اورنہ اسی

کرسی پہ ویسے بیٹھوں گا کہ ہم ان سے اپنا حق نہیں لے سکتے تو ہم ادھر کیا کریں گے؟ ان شاءاللہ یہ میں ان کو یہ کہوں گا کہ آپ یہ باتیں نہ کریں، آپ اس صوبے کے ہیں اور اگر ہر کسی جگہ کے ہیں لیکن آپ اس صوبے کے ہیں تو آپ صوبے کی بات کرو اور غریب عوام کی بات کر و جی۔ جناب سپیکر، اوریہ کہتا ہے کہ مرکز کتنا دے گا؟ تو مجھے سب کچھ معلوم ہے کہ کتنا دے گا، ہمارے ان کے ساتھ اربوں روپےقر ضہ ہے، اربوں روپے، مجھے کچھ نہیں، ہمارا قرضہ دے دو، آپ آرام سے بیٹھیں، ان شاءاللہ ہم اپنا صوبہ چلائیں گے جناب سپیکر، کیونکہ خیبر پختونخوا پاکستان کاوہ صوبہ ہے جو سب سے زیادہ قربانی دینے والا ہے اور افسوس یہ کہ مرکز کو یہ نظر نہیں آتا کہ ہم فرنٹ لائن پہ لڑ رہے ہیں، یہ تو آرام سے بیٹھے ہیں، بلاسٹس ادھر ہوتے ہیں، دھماکے ادھر ہو تے ہیں، وہ تو آرام سے بیٹھے ہیں، ہم آپ کی فرنٹ لائن پہ ہیں تو ان کو یہ احساس نہیں ہوتا، یہ ہم اس پاکستان کے لئے لڑ رہے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ ہمارا پورا حصہ دے دیں کہ ہم بجٹ پہلے پاس کریں، اور یہ بھی عمران خان کا قول ہے کہ کیا ہم غلام ہیں؟ ہم تو غلام تو نہیں ہے ناں، ہم غلام نہیں، ان شاءاللہ ہم آپ سے ہم اپنا حق لیں گے۔ جناب سپیکر، ایک اور مزے کی بات اس بجٹ میں کہ جو سارے وہ ہیں ان سارے شعبوں میں ہم نے تیرہ سے لے کر پندرہ پرسنٹ تک، پچیس پرسنٹ تک اضافہ کیا ہوا ہے پچھلے سال سے، ایک اور یہ کہ اس سال ہم ان شاءاللہ تعالیٰ تیس کالجز بنائیں گے اور تین سو پچاس (350) سکول بھی بنائیں گے لیکن ہماری ایک سوچ ایک فکر ہے کہ ہم بچوں کا ٹائم ضائع نہیں کریں گے، جس دن اس کی منظوری ہو جائے گی، ان شاءاللہ جولائی اگست سے ہم یہ سارے سکول اور کالجز رینٹ پہ لیں گے، بچے پڑھیں گے اور سکول بنتے رہیں گے، جب سکول بن جائیں تو بچے اس میں شفٹ ہو جائیں گے ان شاءاللہ ہمارےاور بھی زبردست سوچ ہے اس ملک اور اس صوبے کے لئے، دوسری جی اہم بات یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے صحت کو بہت کم دیا ہے، صحت کو تو اٹھائیس ارب، اٹھائیس ارب اس صحت کارڈ کو دیئے اور جدھر صحت کارڈ نہیں ہے، وہ ہسپتال نہیں ہے تو اس کے لئے گیارہ سو (1100) ارب اور بھی دیئے ہیں، جس جس جگہ ہسپتال نہیں ہے، صحت کارڈ کو گیارہ سو (1100) ارب بھی دیئے ہوئے ہیں اور یہ بھی ہے کہ تھوڑا سا ہم، منسٹر صاحب بیٹھا ہوا ہے ہیلتھ کا، تھوڑا آپ عوام کا خیال رکھیں، اسٹیٹ لائف کا خیال نہ رکھیں، اس میں

کافی آپ نے وہ کاٹ دیا ہے، مطلب ہے کہ سی سیکشن اور اپینڈکس وغیرہ اس کو بھی Addکیا جائے تا کہ آئندہ غریبوں کا یہ مسئلہ نہ آجائے کہ اس میں اپینڈکس نہیں ہے اور یہ نہیں ہے وہ نہیں ہے، تو اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اس طرح آپ تعلیم اور اعلیٰ تعلیم، ابتدائی تعلیم، ثانوی تعلیم ٹوٹل ساڑھے چھ سو ارب مختص کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، گندم کے لئے ستائیس ارب (بجٹ) دیا ہوا ہے تا کہ ہم پھر پنجاب سے بھیک نہ مانگیں کہ اب آٹا بھیجو ، گندم بھیجو، ان شاءاللہ یہ بندوبست کیا ہے صوبائی حکومت نے۔ سڑکوں کے لئے ساڑھے چھ سو ارب دیئے ہوئے ہیں اور امن وامان کے لئے تریالیس (43) ارب لیکن میرا بھی اس بجٹ پہ ایک اعتراض ہے، حکومت میں ہو کر ایک اعتراض ہے کہ سو بلین ہم دے رہے ہیں، سو بلین، ایک منٹ جی، سو بلین دے رہے ہیں، آئی ایم ایف والے سےتو وہ پیسے مرکز والے لیتے ہیں اور جب قسط مل جاتا ہے تو وہ پاک پی ڈبلیو ڈی کے تھرو آپس میں بانٹ دیتے ہیں، مزے لیتے ہیں اور بوجھ صوبے پہ پڑتا ہے، اگر یہ سو بلین ہم، آخریSuggestion ہے سر، اگر یہ سو بلین ہم اپنے ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ میں ٹورازم پہ لگائیں تو یقین مانیں نہ مجھے ورلڈ بینک کی ضرورت ہوگی، نہ مجھے آئی ایم ایف کی ضرورت ہوگی، یہ پورا پاکستان ہم ان شاءاللہ اس ملاکنڈ اور ہزارہ سے چلا سکتے ہیں کیونکہ مجھے یاد ہے 2016ءمیں جب ہم منسٹر ٹورازم تھے تو اس کا سارا بجٹ ترپن (53) کروڑ روپے تھا اور بجٹ بھی نہیں تھا، وہ کارپوریشن تھا اور بینک میں پیسے پڑےتھے، اس کا سود آتا تھا اور لوگ تنخواہ لیتے تھےبس، تو یہ سات دس ارب فنڈ ہے، دس ارب سیاحت کے لئے فنڈ دیا ہوا ہے-----

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ، منعم خان۔

<u>جناب عبدلمنعم</u>: تو Kindlyاس پہ آپ زور لگائیں، ہزارے کی بات کر رہا ہوں، پھر آپ کہیں گے کہ شکریہ، ہزارہ کی بات کر رہا ہوں سر، ہزارہ میں اتنے ٹورازم کے سپاٹس ہیں کہ آپ سوچ نہیں سکتے ہیں جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس طرح آپ ٹائم نہیں لے سکتے آگےہاں ۔

(قہقہہ)

<u>جناب عبدلمنعم</u>: (قہقہہ) شکریہ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب شفیع اللہ خان، یہ کل کے رہتے ہیں، شفیع اللہ خان کا مائیک On کریں بھئی۔

جناب شفیع اللہ: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔شکریہ سپیکر صاحب، بجٹ پہ بحث ہو رہی ہے، آپ نے بجٹ پر توبات کرنے کی اجازت دی، آپ کا بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب، موجودہ بجٹ برائے مالی سال 2024اور 2025ایک متوازن، عوام دوست اور سرپلس بجٹ ہے، اس بجٹ میں ہیلتھ، ایجوکیشن، صحت کارڈ پلس اور دیگر ڈیویلپمنٹل کاموں کو Huge amountمختص کی گئی ہے جس پر میں چیف منسٹر صاحب، فنانس منسٹر صاحب اور ان کی ٹیم کو داد اور شا باش دیتا ہوں۔ جناب سپیکر، ہماری گورنمنٹ Public Private Partnershipکے ذریعے مختلف منصوبوں، بڑے بڑے منصوبوں کا آغاز کر رہی ہے جس میں سب سے بڑا قابل ذکر "دیر موٹروے" ہے۔ دوسرا "ڈی آئی خان موٹروے"، تھرڑ، بنوں رینگ روڈ پر انڈس ہائی وے، 4th 470 MWکا جو Lower Spat Gah ہے، یہ بڑے بڑے منصوبے ہیں اور دیر موٹر وے کا جو منصوبہ ہے، یہ ہمارے لوگوں کا بہت پرانا اور دیرینہ مطالبہ تھا، اس پر میں اپنی گورنمنٹ کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہو گا۔ جناب سپیکر، ہماری گورنمنٹ نے عوام کے فلاح وبہبود کے لئے مختلف پروگرام شروع کئے ہیں یا شروع کرنے والی ہے جس میں سب سے پہلے احساس روزگار پروگرام ہے، اس پروگرام سے ایک لاکھ جوانوں کو روزگار کے مواقع ملیں گے۔ دوسرا احساس اور اپنا گھر پروگرام، اس سے پانچ ہزار گھر تعمیر ہوں گے جو مستحقین کو دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑا پراجیکٹ ہے CRBC Lift Canal Project،اس سے تین لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوگی جو ہماری فوڈ سیکورٹی کا جو سنگین مسئلہ ہےOnce for allحل ہو جا ئے گا۔ جناب سپیکر، توانائی سے Related گرین خیبر پختونخوا پالیسی کے تحت ہزاروں مساجد، سکولز، کالجز، یونیورسٹیز، ٹیوب ویلز اور ہاسپیٹلز سولر انرجی پر منتقل کئے جا رہے ہیں، میرے خیال میں یہ ایک بہترین منصوبہ ہے، اس سے توانائی کے اخراجات میں خاطر خواہ بچت ہوگی۔ جناب سپیکر، ہمارے دیر کے، ہمارے دیر سے Relatedبہت سارے ایسے----

(اس مرحلہ پر محترمہ ثوبیہ شاہد، رکن اسمبلی تقریر کے لئے کھڑی ہوگئیں)

جناب شفیع اللہ: آپ تشریف رکھیں، پلیز۔ ہمارے دیر سے Related، پلیزتہ لبر کشینہ، ہمارے دیر سے Relatedکچھ ایسے بڑے بڑے

پراجیکٹس ہیں جو پہلے اے ڈی پی میں شامل تھے، اب ان کو اے ڈی پی سے نکالنا، ان کو اے ڈی پی سے نکالنا ہماری پرفارمنس پر ایک بہت بڑا Question markہے-----

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی، Cross talksنہ کریں ناں، دیکھیں، اچھا بھلا ماحول چل رہا ہے، اس ماحول کو آپ نے خراب نہیں کرنا ہے۔

جناب شفیع اللہ: جو اے ڈی پی سے نکالنا ہماری پرفارمنس پر ایک بڑا Questions markہے اور وہاں کے عوام کے مینڈیٹ کی توہین بھی ہے۔ سب سے پہلے دیر یونیورسٹی، ہمارا ڈسٹرکٹ صوبے کا چوتھا یا پانچواں بڑا ڈسٹرکٹ ہے، وہاں کی آبادی اٹھارہ لاکھ سے زائد ہے،وہاں پر یونیورسٹی نہ تھی، 2021اور22کی گورنمنٹ نے اس کو منظور کیا تھا، اس کے لئے خزانہ بائی پاس کے قریب دریائے پنجکوڑہ کے کنارے ایک پرفضا مقام میں زمین بھی Allocateکی گئی تھی جس کے لئے ایک سو چھ (106) کنال Already extendکی تھی جبکہ ایک سو سولہ (116) کنال سابق نواب دیر نے Donateکی ہوئی تھی جناب سپیکر، یہ ہمارا بہت بڑا پراجیکٹ ہے،ہمارا بہت بڑا منصوبہ ہے، اس کو ڈراپ کیا گیا ہےجس پر لوگ ہم سے پوچھتے ہیں، ہم لاجواب ہیں، ہم ان کو کیا جواب دیں؟ دوسرا، دوسراجو ہمارا پراجیکٹ منصوبہ ڈراپ ہوا ہے وہ Left and Right Bank Canalہے، یہ اپر دیر اور لوئر دیر دونوں کا مشترکہ منصوبہ ہے، اگر یہ منصوبہ ہوتا، یہ پہلے سے اے ڈی پی کا حصہ تھا، اس کو ڈراپ کیا گیا ہے،اگر یہ ہوتا تو اس سے ہزاروں کنال ایکڑ زمین سیراب ہوتی۔ تیسرا، میگا واٹر سپلائی سکیم تیمر گرہ، تیمر گرہ ایک گنجان آباد سٹی ہے جو دریائے پنجکوڑہ کے کنارے واقع ہے لیکن وہاں پہ پینے کے لئے پانی نہیں ہے، لوگ پینے کے پانی کے لئے ترس رہے ہیں، یہ ایک بڑا منصوبہ تھا، اس پہ بہت کام بھی ہوا تھا لیکن یہ بھی نکال دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، چوتھا----

(تالیاں)

جناب شفیع اللہ: سپورٹس کمپلیکس تیمرگرہ، یہ گو کہ ڈراپ نہیں ہے لیکن یہ Freeze کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، وہاں کے لوگوں کی ڈیمانڈ ہے، اس کے لئے کمیٹی بنا دیں، آپ اپنی کچھ Interestلیں اور یہ جو ہماری سکیمز کے پراجیکٹس ڈراپ ہوئے ہیں، ان کو ہر صورت میں اے ڈی پی کا حصہ بنا لیں۔ جناب سپیکر، ملک کے اندرونی خلفشار پر میں ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں، جیسا کہ دنیا جانتی ہے کہ ان کا اصلی وزیراعظم پرائم منسٹر بے گناہ ، ناکردہ جرم میں پابند سلاسل ہے جبکہ (فارم)

سینتالیس کے ذریعے ایک ہارے ہوئے نااہل شحص کو لا کر کرسی اقتدار پر بٹھایا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ملک میں بدامنی ہے، بے چینی ہے، آئین اور قانون کی کوئی پاسداری نہیں ہے، حکمرانی نہیں ہے اور قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں، خدارا یہ اس کے لئے یہ جو کھڑے ہو کر آئین اور قانون کی بالادستی کی باتیں کرتے ہیں، ان کو سوچنا چاہیئے کہ یہ کر کیا رہے ہیں اور ہو کیا ہو رہا ہے؟ جناب سپیکر، اگر خان صاحب کے ساڑھے تین سال کی گورنمنٹ پر نظر دوڑائی جائے تو اس وقت ملک ترقی کی راہ پہ گامزن تھا، قانون کی حکمرانی تھی، جمہوریت کی پاسداری تھی مگر Regime change کے ڈیڑھ سال بعد'امپورٹڈ' حکومت نے ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا اور ان کے اوپر کرپشن کےجو گیارہ سو روپے کا واجب الادا تھے، اس کو معاف کئے، نیب قوانین میں امنڈمنٹ کرکے پچاس کروڑ تک آکر کرپشن کو معاف کیا۔ جناب سپیکر، آخر میں میں اپنے نوجوان لیڈرمراد سعید کے بارے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ اس کا جرم کیا ہے؟ وہ کس جرم کی پاداش میں روپوش ہے، وہ کس جرم کی پاداش میں Absconder ہے؟ اس نے تو اسمبلی کے فلور پہ کھڑے ہو کر آئین کی با ت کی ہے، قانون کی حکمرانی کی بات کی ہے، ملاکنڈ ڈویژن میں امن امان کی بات کی ہے، لہذا اس کی روپوشی کو ختم کیا جائے اور ساتھ ہی ہمارے دیر کے نو(9)مئی میں کچھ لڑکے گرفتار ہوئے ہیں، ناکردہ جرم ہے، ناکردہ گناہ ہے، میرے خیال میں اسٹیبلشمنٹ کی تحویل میں ہیں ایک سال سے، ان کیلئےلوگ ہم سے پوچھتے ہیں،پارٹی ہم سے پوچھتی ہے، ہمارے پاس ان کے لئے کوئی جواب نہیں ہوتا ہے، اس کیلئے اگر کوئی کمیٹی بنائی جائے، ان تک ہماری رسائی ہوجائے تو مہربانی ہو گی۔ تھینک یو، جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ جی۔ مسٹر ہمایون خان۔

<u>جناب ہمایون خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ چونکہ آپ میرے خیال میں پتہ نہیں اپوزیشن کو بہت زیادہ ٹائم دے دیتے ہیں، اچھا ہوا کہ ہمیں بھی ٹائم دے دیں، اس لئے ہم تنقید بھی کریں گے کیونکہ تنقید والوں کو آپ زیادہ ٹائم دے دیتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، سارے اپوزیشن والے ایک ہی بات پہ زور دے رہے ہیں کہ یہ بجٹ مفروضوں پہ مبنی ہے اور یہ وفاق سے پہلے کا بجٹ ہے، پورے صوبوں سے پہلے کا بجٹ ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں سارے دوستوں سے کہ اس کا تو ہمیں کریڈٹ دینا چاہیئے کیونکہ بجٹ تو ویسے مفروضو ں پہ ہوتا ہے کہ جتنا ہمارا حق ہے، جتنی ہماری انکم ہے،

جتنے ہمارے خرچے ہیں، ایک میزانیہ ہوتا ہے تو اس لئے میں تو اپنی پوری ٹیم کو، صوبائی وزیر اعلیٰ صاحب کو، ہمارے جو مشیر ہیں، جو منسٹر ہیں ہمارے فنانس کے اور جو ہماری ٹیم ہے، ان کو میں دا د دینا چاہتا ہوں، کم وقت میں انہوں نے سب سے پہلے یہ بجٹ پیش کیا کیونکہ اس کا فائدہ کیا ہے؟اس کا فائدہ یہ ہے کہ ہم اپنے حق کیلئے لڑیں گے اور جو دوست ہمارے ساتھ چلتے ہیں، بیشک ہم اکٹھے چلیں گے، اگر نہیں ہے تو ان شاءاللہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب دبنگ وزیر اعلیٰ ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہم صوبے کا حق اگر خوشی سے نہیں تو ہم زور سے بھی لے سکتے ہیں، ان شاءاللہ ان کیلئے ہم اپنا مقدمہ لڑیں گے بھی، ہر فورم پہ لڑیں گے۔ باقی یہ بجٹ میں جو ایک دو چیزیں کچھ غلطیاں ہوئی ہیں، ویسے میں فنانس منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا بھی چاہتا ہوں کہ ایک تو اس کی Wordingجو ہے ناں اس میں انہوں نے "فنانس ڈیپارٹمنٹ" لکھا ہے اور پھردوسرالکھا ہے کہ "محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیات"، فنانس ڈیپارٹمنٹ کی جگہ اگر محکمہ خزانہ لکھتے، Simpleسی بات ہے تو بہت اچھا ہوتا، اس لئے میں اس کی تھوڑیClearanceچاہتا ہوں، باقی یہ بالکل Simpleسی اردو میں لکھا ہوا ہے، اس میں کوئی Confusionنہیں، بہت سادہ سا بجٹ پیش کیا ہے، پرائمری کے بچے کو بھی پتہ ہے کہ اس بجٹ میں ہے کیا؟ تو یہ بالکل وہ Confusion والی بجٹ نہیں ہے اور اس کا کریڈٹ ہمیں، فنانس منسٹر کو بھی جانا چاہیئے اور ساری ہماری ٹیم کو کہ بہت سادہ سا اور عوام دوست بجٹ ہے۔ اچھا، اس میں جو ہمارے ہنر مند جوانوں کیلئے جو پروگرام رکھا ہوا ہے، اس کا فائدہ کیا ہے؟ اس میں یہی ہے کہ ہماری جو مرکزی حکومت ہے، اکثر کہتی ہے کہ ہم نے کشکول توڑ دیا حالانکہ Actualاس طرح ہے کہ ہمارے مہینے کے ایک لاکھ نوجوان باہر مزدوری کیلئے جاتے ہیں اور تعلیم یافتہ لوگ، ہمارے ملاکنڈ ڈویژن سے آٹھ ہزار لوگ ہر مہینے، جو تعلیم یافتہ لوگ ہیں، ڈاکٹرز ہیں، انجینئرز ہیں، وہ باہر جاتے ہیں کیونکہ ادھر ان کو روزگار نہیں ملتا، اس حکومت نے، ہم نے اس طرح ہنر مند جوانوں کیلئے جو بلا سود قرضوں کا پروگرام بنایا ہے تو ان شاءاللہ ان سے ایک لاکھ لوگ بلا سود قرضوں سے مستفید ہو کر اپنے لئے پرائیویٹ کاروبار شروع کریں گے اورکلاس فور کی نوکری کیلئے ان شاءاللہ نہیں پھریں گے، یہ ہمارا ان شاءاللہ بہت اچھا بجٹ ہے، اس کے اثرات آئندہ سال آپ کو ملیں گے۔ باقی جو گرین انرجی سولر سسٹم ہے، اس پہ ہماری مساجد، سکول، ہسپتال اورہمارے

سرکاری جو دفاتر ہیں، ان شاءاللہ یہ سولرائزیشن پہ چلے جائیں گے تو ہمارے جو بجلی کے غیر ضروری اخراجات ہیں، ہمارے جو دفتروں میں ہوتے ہیں، ان شاءاللہ یہ بھی حل ہو جائیں گے اور ہمارے جو بجلی کے وہ مسئلے بھی، اورہمارے جو دفتری اخراجات کے جو فنڈز ہیں، ان شاءاللہ آئندہ کے لئے ان شا ء اللہ اس پہ ہماری بچت بھی ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ ہم گھریلو، گھریلو جو ہمارے صارفین ہیں جہاں پہ پانچ پانچ کھمبے لگتے ہیں، چھ چھ کھمبے لگتے ہیں، ان کو بجلی کی ترسیل ممکن نہیں ہے، ان شاءاللہ اس کیلئے بھی ہمارا پروگرام یہی ہے کہ ان کیلئے بھی ہم سبسڈی ریٹ پر سولرائزیشن کریں گے ان شاءاللہ، یہ ہماری حکومت کا بہت اچھا فیصلہ ہے۔ اچھا، باقی جو ہمارے لئے این ایف سی میں ہمارا جو حصہ ہے، کنڈی صاحب بار بار کہتے ہیں، اور بھی کہتے ہیں کہ بھئی اپنا حصہ مانگ نہیں سکتے تو اس سے پہلے ان کو بالکل یہ کریڈٹ دینا چاہیئے کہ انہوں نے جو اٹھارہویں ترمیم کے نیچے جو کچھ کام کیا ہے، اس کی پارٹی نے کیا ہے، بالکل اچھا کیا ہے تو اس کا عملی ثبوت اس طرح ہونا چاہیئے تھاکہ پنجاب، سندھ، بلوچستان کی حکومت، جس کا جتنا جتنا حصہ ہے وہ تو دے دیتے، اب بھی کہیں اور نہیں ہے، عملی کام یہ ہے کہ آپ مہربانی کر کے ان کو بیشک کہہ دیں کہ ہمارا جو پنجاب کے ساتھ ہے، مرکز کے ساتھ ساتھ جو بھی ہے، وہ بھی ہے اور اگر پنجاب کے ساتھ، سندھ کے ساتھ، بلوچستان کے ساتھ جو ہمارا حق بنتا ہے، اس کی وہ شروعات تو کریں ناں، آپ شروع کریں، ہاں اگر ہمارا حق نہیں ہے، این ایف سی ایوارڈ میں نہیں ہے، اٹھارہویں ترمیم میں نہیں ہے تو بیشک نہ کریں، تو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جو بھی کام اچھے ہیں ان شاءاللہ یہ بجٹ ہمارے لئے، ہمارے صوبے کے لئے، ہمارے جوانوں کے لئے، ہمارے بیروزگاروں کے لئےان شاءاللہ ایک خوش آئند بجٹ ہو گا ان شاءاللہ۔ اور آخر میں صرف ایک بات اپنے وزیر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو Ten percentکی Increaseتنخواہوں میں دی ہے، اس کو اگر آپCategorizeکریں کہ جو کلاس فور ہیں پانچ چھ، سات، دس، بارہ سکیل والے ہیں، ان کو Fifteen percentکر دیں اور باقی اوپر گریڈ والے، سکیل والے ہیں، بیشک وہ ہم سے خفا نہ ہوں مگر ان کو تھوڑا کم کریں اس لئے کہ ہمارے غریبوں پر جو بوجھ ہے وہ کم ہو جائے گابہت شکریہ، جناب۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ ہمایون خان۔جناب مخدوم محمد آفتاب حیدر صاحب۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: شکریہ جناب سپیکر، میں اس گورنمنٹ کومبارک باد تو نہیں دے سکتا اس بجٹ پہ لیکن جب ہم چھوٹے تھے اور یہ اعداد وشمار ہمیشہ ہمارے سا منے اسمبلی کے فلور پہ آتے تھے اور بجٹ پیش ہوتے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ہمارا صوبہ جن حالات سے گزر رہا ہے، دن بہ دن یہاں کے ہر فرد کے اوپر Loan کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے اور جب بھی بجٹ آتا ہے عوام کے لئے کوئی بھی ریلیف سامنے نہیں آتا۔ سب سے پہلے میں بات کروں گا ایجوکیشن کی، تین سو باسٹھ اعشاریہ چھ آٹھ (362.68) ارب کا بجٹ تو ایجوکیشن کے لئے رکھا گیا ہے لیکن اس بجٹ میں اس چیز کےبارے میں ہمیں نہیں بتایا گیا کہ ہمارے اساتذہ کی ٹریننگ کس طرح کی جا رہی ہے، اساتذہ کو نصاب کیسا دیا جا رہا ہے؟ آپ یقین کرلیں کہ جو گورنمنٹ سکولوں میں ٹیچرز ہیں، وہ بھی اپنے بچوں کو پرائیویٹ سکولوں میں پڑھا رہے ہیں، ہمارا جونصاب ہے خیبر پختونخوا کا، انتہائی کمزور نصاب ہے اور جو اس ٹائم انٹرنیشنل لیول پہ نصاب ہے، اسے ہم بالکل Meet نہیں کر رہے اور یہ آپ کی حکومت کا ایک نعرہ بھی رہا ہے کہ ہم یکساں تعلیم مہیا کریں گے، آج گیارہ سال ہوگئے ہیں ہمیں یکساں تعلیم دیکھنے کومیسر نہیں ہے۔ جناب سپیکر، Thirteen percent آپ نے پرائمری اور سیکنڈری ایجوکیشن کے اوپر بڑھایا ہے اور گیارہ پرسنٹ آپ نے ہائر ایجوکیشن پہ بڑھایا ہے، آپ مجھے یہ بتائیں کہ پچھلے گیارہ سالوں میں ہمارے کتنے نئے کالجز بنائے گئےہیں، کتنے نئے سکولز بنائے گئے ہیں؟ جوہمارے موجودہ سکولز ہیں جناب، ان کی حالت اتنی خستہ ہے کہ میں بارہا اسمبلی میں ان سکولوں کی نشاندہی بھی کر چکا ہوں اپنے حلقے سے، جب میرے حلقے میں یہ حال ہےجہاں کے وزیر اعلیٰ صاحب ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ باقی حلقوں کا کیا حال ہوگا؟ تو قبلہ! ہمیں یہ چاہیئے کہ ہم اپنے تعلیمی نصاب کو مضبوط کریں، ہم ایسی ایجوکیشن Provide کریں اپنے بچوں کو، آپ CSS کا ریزلٹ اٹھا کر دیکھ لیں، آپ کے KP میں جو پہلے ریزلٹس آیا کرتے تھے تو پندہ سولہ پوزیشن میں آٹھ سےدس لڑکےKP سے ہوتے تھے، آج وہ ٹائم پچھلے گیارہ سالوں سے اس صوبے پہ آ چکا ہے کہ ہمارا کوئی بچہ پہلے بیس پوزیشنز میں بھی نہیں ہے، تو ہمیں سب سے زیادہ تعلیمی نصاب پہ اور ہمارے ٹیچرز کی ٹریننگ کے اوپر، ہمارے سکولوں کے اس وقت انفراسٹرکچر

کے اوپر توجہ دینی چاہیئے۔ اس کے بعد آجائیں، تین سو بتیس (332) ارب کا بجٹ دیا گیا ہے ہیلتھ کے اوپر، اب ہیلتھ کا کیا حال ہے کہ ہیلتھ میں میں پہلے بھی بارہاکہہ چکا ہوں کہ ہاسپیٹلز میں انجیکشن تک مہیا نہیں ہے سرکاری میں، وہاں کی میری دو تحصیلیں ہیں، تحصیل پنیالہ اور تحصیل پہاڑ پور آج تک وہاں پہ ٹراما سنٹرز قائم نہیں ہوسکے جو ایمرجنسی کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ تو جناب سپیکر، ہم ہر دفعہ اس کے ایک اعداد و شمار تو لکھ دیتے ہیں لیکن کیا ہم اس پیسے کو صحیح طریقے سے Utilize کرسکتے ہیں؟ تو یہ آپ لوگوں کاحق ہے کیونکہ گیارہ سال ہوگئے کہ خیبر پختونخوا کے عوام آپ لوگوں کے چہروں کو دیکھ رہے ہیں آپ کی پالیسیز کو دیکھ رہے ہیں لیکن کوئی خاطر خواہ تبدیلی اس صوبے میں نہیں آئی بلکہ صوبے کا نظام دن بہ دن بدحالی کی طرف جاتا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ صحت کارڈ پہ میں آجاؤ ں اٹھائیس ارب روپے آپ نے Settled کے لئے رکھے اور Merged areaکیلئے نو (9) ارب آپ نے اضافی کیا ہے لیکن سر، ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ کیا ہر تحصیل میں کتنے جو ہاسپیٹلز ہیں ان کو صحت کارڈ کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے؟ میری دو تحصیلیں ہیں پہاڑ پور اور پنیالہ، ایک ایسا ہاسپیٹل نہیں ہے کہ جو صحت کارڈ کے ساتھ Attached ہو۔ آپ اسٹیٹ لائف کی طرف سے یہ صحت کارڈ آپ لوگ لے کر آئے ہیں، اس کے ہیڈ کا ایک دفتر ہے جو ان کو باقاعدہ ان کے اوپر دیکھتا ہے کہ یہ کام ٹھیک ہورہا ہے نہیں ہورہا ہے؟ اس کے بعد سوات میں بنایا گیا ہے، ڈی آئی خان میں آفس موجود بھی ہے بلڈنگ کے اندر، بلڈنگ لی بھی گئی ہے لیکن آج تک کوئی عہدیدار وہاں پہ نہیں بیٹھا کہ جو اس کو دیکھ سکے کہ آیا یہ پیسہ صحیح طریقے سے لگ رہاہے یا نہیں لگ رہا؟ تو مہربانی فرما کر اس کے اوپر میں وزیر صحت صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ بالکل اس کاجائزہ لیں اور جو اس میں کمی ہے، نقائص ہیں ان کو دور کریں، ہماری دو تحصیلوں میں آپ اگر کسی پرائیویٹ ہاسپیٹلز کو نہیں رکھ سکتے تو کم از کم جو گورنمنٹ کے ہاسپیٹلز ہیں ان کو یہ سہولت دے دیں کہ وہاں عوام کو ریلیف مل جائے۔ اس کے بعد War on terror جو اس صوبے کا سب سے بڑ ا مسئلہ ہے، امن و امان کا، اس صوبے نے جتنی قربانیاں یہاں کی پولیس نے دی ہیں، میرے خیال میں اس کی مثال اس پاکستان میں کہیں پہ بھی نہیں ملتی لیکن اس بجٹ میں آپ مجھے بتا دیں کہ پولیس کے ساتھ آپ نے کیا سلوک کیا ہے؟ آپ نے ان کی تنخواہوں کی مد میں کیا اضافہ کیا ہے؟ بلوچستان،

پنجاب اور سندھ، سب سے کم جو تنخواہ ہے وہ KP police کی ہے، آپ یہ نہیں سمجھتے کہ کیا جو صوبہ سب سے زیادہ قربانیاں دے رہا ہے، جہاں پہ سب سے زیادہ پولیس والوں کی بیویاں بیوہ ہورہی ہیں، ان کے بچے یتیم ہو رہے ہیں، ماؤں کے نوجوان بیٹے شہید ہو رہے ہیں، کیا ہم نے ان کے لئے کچھ کیا اس بجٹ میں کہ نہیں کیا؟ اس کے علاوہ میں آجاؤں تو آپ کی پولیس سٹیشنوں کی جو حالت ہے،دیواریں گری ہوئی ہیں، ایس ایچ او صاحب کے بیٹھنے کےلئے کوئی کمرے نہیں ہیں اور ان کی جو گاڑیوں کی حالت ہے اس کے اوپر ہمارے صوبے میں بجٹ میں کیا کیا گیا ہے؟ اس کے علاوہ ان کو میڈیکل الاؤنس میں کیا کچھ آپ دے رہےہیں؟ تو اس کا آپ خود بغور مطالعہ کریں، کیوں؟ آپ Custodian of the House ہیں، یہ چیزیں کمیٹیو ں میں ڈالیں، اور بدقسمتی سے سپیکر صاحب، آج دوسرا ایک پرانا بجٹ آپ نے پیش کیا، وہ بھی ہوگیا ، یہ بجٹ بھی ہوگیا لیکن آج تک اس ہاؤس میں کمیٹیاں نہیں بنی ہیں، تو مہربانی فرما کر یہ کمیٹیاں بھی بنائیں۔ اس کے بعد سر، آپ نے وفاق سے پہلے بجٹ تو پیش کردیا لیکن آپ یہ بتائیں کہ دس پرسنٹ جو آپ نے تنخواہ بڑھائی ہے، اس کا غریب کو کیا فائدہ ہوگا؟ آپ کو تو چاہیئے تھا کہ کلاس ون سے لے کر گیارہ سکیل تک آپ کم ازکم پچاس فیصد بڑھاتے، بارہ سے لے کر سولہ تک آپ تیس فیصد بڑھاتے اور آخر میں سولہ سے بائیس تک، آپ نے یہ دس پرسنٹ رکھا ہے تو آپ نے ایک غریب میں اور ایک امیر میں کوئی فرق نہیں رکھا ہے، جن کی ضروریات زندگی اپنے گھروں میں پوری نہیں ہوتیں، آپ نے ان کے لئے کیا کیا ہے سر؟ (تالیاں) اس کے علاوہ سر، میں آپ کو ایک----

<u>جناب سپیکر</u>: مخدوم صاحب، Sum up کریں۔

<u>مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر:</u> ایک عرض کرتا ہوں سر، لفٹ کینال، لفٹ کینال تو آپ، آپ نے پیسے بھی رکھ دیئے، میرے بزرگ ہیں اکبر ایوب صاحب، وہ کہہ رہے تھے کہ ہم نے ایلوکیشن بھی کرلی ہے لیکن سر، میں جس حلقے سے تعلق رکھتا ہوں، اس سے CRBC نہر پہلے سے آئی ہے اور اس کی وجہ سے وہ پورا علاقہ سیم و تھور کا شکار ہوا ہے، اب لیفٹ کینال بھی وہاں سے آرہی ہے اور چون (54) کلومیٹر تک یہ جو ڈیزائن بنایا گیا ہے، چون (54) کلومیٹر تک وہ پانی کسی ایریا کو نہیں مل رہا اور اس لفٹ کینال سے آگے سر، آپ یہ Seasonal ہے سر، تو اگر اس کا ڈیزائن صحیح ہوتا تو یہ سال کے بارہ مہینے بھی چلتی اور ہم

سے، اس ایریا سے پوچھا تک نہیں گیا کہ آپ کو اس سے کیا خطرات لاحق ہیں اس علاقے کو کیونکہ CRBC سے پہلے لاکھوں ایکڑ اراضی وہاں پہ بنجر ہوئی ہے اوراس کے بعد ہمیں خوشی ہے کہ یہ ڈی آئی خان کا پراجیکٹ ہے، لیکن کسی کو خوشحال کرنے کے لئے دوسرے کے گھر کو ڈبونا تو جائز نہیں ہے ناں، جناب والا، تو اس پہ بھی آپ ضرور وہ کریں۔اس کے علاوہ میں ایک اور عرض کرتا ہوں سر، آخری عرض۔۔۔۔

جناب سپیکر : مخدوم صاحب، آپ کا ٹائم ڈبل ہوگیا، اچھا۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: سر، میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ مولیوں کو اور پیروں کو تھوڑا ٹائم زیادہ دیا کریں، ہم لوگوں کے دکھ کا مداوا کرنے کے لئے یہاں پہ آتے ہیں اور ہم جب تک اپنی بات آپ تک نہیں پہنچائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: مولوی اور پیر اگر دوسروں کا وہ بلڈوز نہ کریں، ٹائم تو تب تک ہے ناں۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: تو سر، ہمیں تو آپ سے امید ہے، یہ تو نہیں سنتے زیادہ تر باتیں۔

جناب سپیکر: ارباب زرک، اپنا ٹائم دیتے ہیں ان کو؟

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: چلو سر، میں آپ کی بات کو سیکنڈ کرتا ہوں کیونکہ آپ ہمارے مشر ہیں، انہیں باتوں کے ساتھ سر۔۔۔

جناب سپیکر: اب یہی ہوگا، ایک کا پھر اس طرح میں ٹائم کاٹوں گا۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: ہم دن بہ دن چھ سو بتیس (632) ارب روپیہ ہم Loan کی ضد میں آئے ہوئے ہیں اور میرے خیال میں اور بھی آپ کی گورنمنٹ Loan اٹھانے جا رہی ہے، تو خدارا ترس کریں اس صوبے کے لوگوں پہ، اور ایک بات، ایک بات میں عباسی صاحب کی بات کو میں، بڑے مزے کی باتیں انہوں نے کی ہیں، ہمیں مل کر اس صوبے کیونکہ میرا تعلق جے یو آئی سے ہے اور مولانا صاحب کا حکم ہے کہ اپنے صوبے کے حقوق کے لئے ہم ہر فورم پہ لڑیں گے، چاہے ہمارے ساتھ کسی پارٹی کی بنتی ہو یا نہ بنتی ہو، تو وفاق میں جتنی پارٹیاں اس ہاؤس میں بیٹھی ہیں، میں عباسی صاحب کے ساتھ ہوں، ہمیں مل کر اس فورم پہ ایک کمیٹی آپ تشکیل کریں جس میں تما م پارلیمانی لیڈرز کو آپ بلائیں اور وہ وفاق میں اپنا کیس لڑیں تاکہ ہم احمد کنڈی صاحب سے بھی گلہ نہ کریں، ہم ڈاکٹر عباد سے بھی گلہ نہ کریں اور اپنے صوبے کے حقوق لے کر آئیں۔ بہت شکریہ سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت شکریہ سر۔ جناب ارباب زرک خان۔

ارباب زرک خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں اور اپنے حلقے کے عوام کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے اس معزز ایوان کا رکن منتخب کیا۔ جناب سپیکر،آج 28مئی یوم تکبیر ہے، اس موقع پر میں قائد عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو جنہوں نے پاکستا ن کے ایٹمی پروگرام کی بنیاد رکھی اور ہماری سیاسی اور عسکری قیادت، ہمارے سائنسدان، ان سب کو میں آج خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی وجہ سے آج پاکستان ایک نیوکلیئر طاقت ہے۔ جناب سپیکر، یہ تو ایک بجٹ سیشن ہے لیکن سب سے پہلے میں بات کرنا چاہونگا، خیبر پختونخوا بالخصوص پشاور میں جو ناراوا لوڈ شیڈنگ ہورہی ہے تو میں اس ہاؤس کے توسط سے وفاقی حکومت، صوبائی حکومت اور پیسکو حکام سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا اس ناروا لوڈ شیڈنگ کو ختم کیا جائے (تالیاں) اور اس میں کل چیف منسٹر صاحب نے Federal Minister for Power سے میٹنگ کی ہے، تو میں امید کرتا ہوں کہ اس سے بھی کوئی اچھا نتیجہ نکلے گا اور ہمیں جلد کوئی اچھی خبر ملے گی۔ جناب سپیکر،بجٹ پہ آتے ہوئے، اس پہ تو کافی بحث ہوئی کہ ہمارا بجٹ فیڈرل بجٹ سے پہلے پیش ہوا، اس کے باوجود کہ Ninety two percent جو ہماری Receipts ہیں، وہ وفاقی حکومت سے ہیں لیکن یہاں پہ میں یہ بھی کہنا چاہونگا کہ اس بجٹ میں جو ہم نے Estimate کیا ہے تو اس میں تقریباً جو وفاق سے ہمارے صوبے کو ملنے ہیں، اس میں ہم نے بیس پرسنٹ کا اضافہ Estimate کیا ہے لیکن جو ہمارا اپنا ریونیوز ہیں ہمارے صوبے کے، اس میں صرف اور صرف دس پرسنٹ کا اضافہ ہم نے Estimate کیا ہے۔ میں منسٹر صاحب کو، حکومت کو یہ کہنا چاہونگا کہ ان کو کوشش کرنی چاہیئےاور چاہیئے کہ اپنا ریوینو صوبے کا بھی بڑھائیں۔ جناب سپیکر، اس میں ایک اور ایشو بھی ہے، جو ہمارا Current expenditure ہے، جو ہمارا خرچہ ہے ہمارے صوبے کا، اس سے جو Total current expenditure ہے، اس سے آپ سیلریز اور پینشن اگر نکال لیں تو ہمارا اس سال کا خرچہ پچھلے سال کے مقابلے میں بیس پرسنٹ بڑھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہماری جو تنخواہ ہے، وہ صرف اور صرف دس پرسنٹ Increase اس میں ہوئی ہے، تو میں کہتا ہوں کہ یہ بھی ظلم ہے اور جناب سپیکر، اس پہ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اس

بجٹ کی بک میں انہوں نے خود ہی یہ Predict کیا ہوا ہے کہ اس سال Inflation چھبیس پرسنٹ ہوگی تو اگر آپ دس پرسنٹ Increase کریں گے اور چھبیس پرسنٹ Inflation ہے تو یہ Net sixteen percent ہر ایک جو ہمارا سرکاری ملازمین ہے، ان کو نقصان ہوگا، تو میں جیسے پاکستان پیپلز پارٹی نے فیڈرل گورنمنٹ سے بھی ڈیمانڈ کی ہے تو میں پراونشل گورنمنٹ سے بھی ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ اپنا خرچہ جو آپ نے بیس پرسنٹ بڑھایا ہوا ہے، اس کو کٹ کر کے جو تنخواہیں ہیں، ان کو دس کی بجائے پچیس پرسنٹ بڑھایا جائے۔ جناب سپیکر، میں یہاں پہ جو قرض خیبر پختونخوا اس سال میں لے رہا ہے ایک سو اکیس اعشاریہ سات پانچ (121.75) بلین، میں اس ہاؤس کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 1947 سے لے کر، یہاں تو بات ہوتی ہے، بھیک کی بہت بات ہوتی ہے، بھیک مانگ رہے ہیں، بھیک مانگ رہے ہیں، 1947 سے لے کر 2013 تک جب تک پاکستان پیپلز پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی کی Coalition government تھی تب تک خیبر پختونخوا نے اتنا قرض نہیں لیا تھا جتنا یہ حکومت اس سال میں لے گی، ایک سو اکیس اعشاریہ سات پانچ (121.75) بلین۔ جناب سپیکر، یہاں پہ میں ان چھ سو ایک (601) پراجیکٹس کے بارے میں بھی بات کروں گا جو کہ ڈراپ ہوئے ہیں یا Freeze ہوئے ہیں یا جن کا Scope reduce ہوا ہے، تو جناب سپیکر، میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ چھ سو ایک (601) پراجیکٹس جو آپ نے ڈراپ کئے ہیں یا Freeze کئے ہیں تو آیا یہ آپ کی پچھلی حکومتوں کے پراجیکٹس ہیں؟ تو ان سے میں یہ سوال کروں گا کہ اگر یہ ٹیکس کے پیسے ان پہ لگے ہیں اور یہ پیسے اگر ضائع ہوتے ہیں تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا اور کیا آپ ان کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے؟ جناب سپیکر، ان کے جو بجٹ تقریر میں جو Highlighted projects تھے جیسے کہ میرے ڈی آئی خان کے بھائیوں نے Point out کیا ہے، پشاور ڈی آئی خان موٹروے، جو ان کا کینال پراجیکٹ ہے، باقی جو انہوں نے ایئر ایمبولنس کی بات کی ہے، احساس، اپنا گھر پروگرام کی بات کی ہے، اس کے لئے بھی جو ایلوکیشن ہے وہ Minimal ہے اور یہ صرف اور صرف کاغذوں تک محدود ہے، ایلوکیشن میں اس کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، یہاں پہ میں ایک اور بات بھی کہوں گا کہ ہمارے خیبر پختونخوا کی یونیورسٹیز کے لئے تین بلین روپے مختص کئے گئے ہیں، یہاں پہ چونتیس (34) یونیورسٹیز ہیں خیبر پختونخوا میں، یہ اگر آپ Divide کر لیں تو یہ ماہانہ فی یونیورسٹی 73 لاکھ 50 ہزار روپے

بنتے ہیں، جو میرے خیال میں اس صوبے کے نوجوانوں کے ساتھ زیادتی ہے اور اس کو بھی Revise کیا جائے۔ جناب سپیکر، اب میں بات کرنا چاہوں گا پشاور کے بارے میں، جو مجھے لگتا ہے کہ اس بجٹ میں Neglect ہوا ہے، ہم اس کے خلاف نہیں ہیں کہ اور خیبر پختونخوا میں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں لیکن میں یہ امید کروں گا، اپنے پشاور کے جتنے بھی ہمارے اس ہاؤس میں ایم پی ایز ہیں Across the board کہ وہ اس میں آواز اٹھائیں۔ جناب سپیکر، جو ہمارا پشاور رینگ روڈ کا پراجیکٹ ہے، ناردرن سیکشن، ورسک روڈ سے، ورسک روڈ سے جو سٹارٹ ہوتا ہے، سترہ بلین روپے کا پراجیکٹ ہے اوراس کے لئے صرف پانچ سو (500) ملین کی ایلوکیشن کی ہے، تو جناب سپیکر، اگر یہ اسی طرح چلتا رہا تو یہ پراجیکٹ چونتیس (34) سال میں بھی مکمل نہیں ہوگا، میرے خیال میں بیس سال پہلے سے اس پہ یہ کہہ رہے ہیں کہ سٹارٹ کریں گے اور ابھی بھی اس کی یہ حالت ہے۔ جناب سپیکر، ہمارا دوسرا پشاور کا جو میجر ایک پراجیکٹ تھا ٹرانسپورٹ کمپلیکس جی ٹی روڈ پشاور جو بی آر ٹی سٹیشن کے ساتھ ہے، اس پہ تین سو (300) ملین لگے ہیں، زمین لی ہے لیکن اس بجٹ میں اس کے لئے کوئی ایلوکیشن نہیں ہے۔ جناب سپیکر، میں یہاں پہ پشاور ویلی کے بارے میں بات کروں گا جو ہاؤسنگ پراجیکٹ ہے، اس میں پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے لوگوں سے زمین لی ہے اور وہ زمین انہوں نے دی ہے، فائل کی مد میں تو آج ان کے ساتھ فائل بھی پڑی ہیں، نہ وہ فائل بک رہے ہو نہ حکومت اس پراجیکٹ کو اس بجٹ میں بھی کچھ Allocate نہیں کیا تو وہ لوگ Suffer ہو رہے ہیں تو میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو بھی دیکھا جائے۔ جناب سپیکر، میں یہاں پہ پشاور کی جو لوکل گورنمنٹ ہے، خاص طور پہ پشاور کی لوکل گورنمنٹ کے جو وی سی/ این سی ناظمین ہیں، ان کے بارے میں بھی، ان کی آواز بھی اٹھانا چاہوں گا کہ ان کے تین سال ہو گئے ہیں کہ وہ چیئرمین بنے ہیں، کوئی میئر بنا ہے اور آج تک ان کو ایک روپے کا نہ فنڈ ملا ہے نہ کوئی تنخواہ ملی ہے، تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ Kindly اس کو دیکھ لیں جی، پلیز۔ جناب سپیکر، جیسے مخدوم صاحب نے کہا ہے، ابھی بات کی ہے پولیس اسٹیشنوں کے حوالے سے، تو میرے حلقے میں بھی، جو میرا حلقہ ہے، سنٹرل پشاور ہے، یہاں سے تقریبا چند کلومیٹر سے سٹارٹ ہوتا ہے، اس کی جو Main ایک پولیس سٹیشن ہے، تھانہ تہکال، وہ میں گورنمنٹ کے Attention میں لانا چاہتا

ہوں کہ وہ جو ہے، اس کی بلڈنگ جو کہ ایک Rented building میں ہے اور وہ تقریباً تقریباً میرے خیال میں ہر ٹائم گر سکتی ہے، اس کی حالت اتنی خراب ہے، تو میں گورنمنٹ سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس بجٹ پہ میں نے دیکھا ہے کہ انہوں نے پولیس اسٹیشن کے لئے فنڈ رکھا ہے تو Kindly اس کو بھی Consider کریں----

جناب سپیکر: ارباب صاحب، Wind up کریں سر۔

ارباب زرک خان : جناب سپیکر، یہاں پہ میں ایک جو آخری بات کروں گا، وہ یہ ہے کہ چند دن پہلے حکومت نے ایک سپیشل اسسٹنٹ Appoint کیا Accountability پہ، بہت اچھا پراجیکٹ ہے پشاور بی آر ٹی، بہت فائدہ ہے پشاور کے عوام کو لیکن میں ان سے یہ ریکویسٹ کروں گا جو نئے ایڈوائزر صاحب کو Appoint کیا ہے کہ آپ شروعات پشاور بی آر ٹی سے کریں جس میں ایک سو اکتیس (131) ارب روپے پچھلی حکومت نے لگائے ہیں تو یہ ایک بہت بڑا اور اچھا اقدام ہوگا اور یہ ان کی Sincerity دکھائے گا کہ یہ حقیقتاً کرپشن کے خلاف ہیں، تو جناب سپیکر، ایک جو Last time بات کروں گا، منسٹر صاحب سے ایک اور ریکویسٹ ہے کہ جو ہمارے بی آر ٹی میں جیسے میں نے کہا کہ ایک اچھا پراجیکٹ ہے، اس کے جو فیڈر روٹس ہیں، وہ ورسک روڈ اور پلوسی روڈ، جو دو Main roads ہیں پشاور میں، باقی تقریبا سارے روڈز پہ فیڈر روٹس چلتے ہیں تو اس کا بھی سٹارٹ کیا جائے۔ آخر میں میں سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ ادا کروں گا اور حکومت سے بھی یہ ریکویسٹ کروں گا کہ جو یہ Serious issues ہیں Kindly ان کو دیکھیں۔ بہت شکریہ جی، .Thank you so much

جناب سپیکر: افتخار احمد خان، افتخار احمد خان کا مائیک On کریں۔

جناب افتخار احمد خان جدون: سر، میں کل کر لوں گا، طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کل ٹائم نہیں ہو گا افتخار خان، آج بات کر لیں۔

جناب افتخار احمد خان جدون طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ جناب شفیع جان صاحب، جناب جوہر خان مروت، جوہر خان مروت کا مائیک On کر دیں۔

جناب جوہر محمد: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریہ جناب سپیکر صاحب، پختونخوا ایک ایسا صوبہ سر جو کافی دہشت گردی کا شکار رہا جس نے کافی مصیبتیں جھیلیں اور پھر اس مالی بحران کے باوجود بہت ہی اچھا اور متوازن بجٹ پیش کیا گیا، حزب اختلاف کے دوستوں کو بعض

چیزوں پہ شکایت بھی رہی لیکن بہت ساری چیزیں ایسی ہیں، صحت کارڈ کون کونسی چیز ہم اس میں سر میں آپ کو گنواؤں گا سر، ایک سب سے بڑا مسئلہ کہ دیہاتوں سے بڑی تیزی سے لوگ نقل مکانی کر کے شہروں کی طرف جا رہے ہیں، تو سر، اگر ان چیزوں کو ہم دیکھ لیں کہ یہ کیوں منتقل ہو رہے ہیں؟ وجہ سر، یہ ہے کہ وہ سہولیات جو شہروں میں ہونی چاہئیں، دیہاتوں میں بھی ان کی تھوڑی بہت ہو تو یہ نقل مکانی پھر نہیں ہوگی۔ آپ پشاور کو لے لیں، جتنا بوجھ ان پہ پڑ رہا ہے، پھر اس طرح مردان، کوہاٹ، ہزارہ، اگر ہم سر تھوڑا سا ان علاقوں کو دیہی علاقوں کو بھی توجہ دیں گاؤں کو یا ان علاقوں کو جہاں پہ بنیادی سہولیات نہیں ہیں یا وہ علاقے جو وہ ترقی میں پیچھے رہ گئے ہیں سر، میں اپنے حلقے کی بات کروں گا، یہ اپنے ڈسٹرکٹ کی بات کروں گا۔ سر، دہشتگردی کے علاوہ بہت ساری چیزیں ایسی ہیں کہ وہاں پہ ہم بڑی تکلیف میں ہیں، اس بجٹ میں اگر تھوڑا ان علاقوں کو بھی توجہ دی جائے۔ تاج محمد صاحب نے بڑی اچھی باتیں کیں، ان کا بھی تقریباً یہی مدعا تھا جو میں کہہ رہا ہوں۔ سر، ہمارے ڈسٹرکٹ میں لوگ تیزی سےنقل مکانی ڈسٹرکٹ سے کرتے جا رہے ہیں سر، ہمارے روڈوں کی حالت بے انتہاء خراب ہے سر، کبھی آکر، آپ اس ایوان کی ایک کمیٹی بنادیں اور ہمارے ڈسٹرکٹ بھیج دیں سر، ہمارا ایک ڈسٹرکٹ کرک کے ساتھ بارڈر ملتا ہے، ایک میانوالی کے ساتھ، ایک بنوں کے ساتھ، ایک ڈی جی خان کے ساتھ سر، پنجاب کی تو بات ہی نہ کریں، وہ تو ایسا ہے جیسے کوئی اور ملک ہو لیکن سر، جب میں کرک کی باؤنڈری پر کھڑا ہوتا ہوں اور کرک کے ڈسٹرکٹ کو دیکھتا ہوں اور پیچھے مڑ کر اپنے ضلع کو دیکھتا ہوں تو سر، بلا کا فرق ہوتا ہے، اسی طرح بنوں ڈی آئی خان، تو سر ، میری یہ ریکویسٹ ہے کہ ہمارے علاقوں کو بھی وہ سہولیات وہ چیزیں دی جائیں جو دوسرے ضلعوں کو میسر ہیں۔ سر، ہمارا ڈسٹرکٹ واحد ڈسٹرکٹ ہے جس میں پارک نہیں ہے سر، ہمارے نوجوانوں کو Play ground میسر نہیں ہے سر، ہمارے ہاسپیٹلز کی حالت خراب ہے سر، آبادی کے لحاظ سے، رقبے کے لحاظ سے اتنا بڑا ضلع اور پولیس انتہائی کم ہے، (تالیاں) پولیس سٹیشنز انتہائی کم ہیں سر، میری ریکویسٹ ہے کہ ان علاقوں کو بھی اٹھایا جائے۔ ہم بھی سر، ترقی کے دوڑ میں بہت پیچھے رہ گئےہیں سر، ریکویسٹ ہے ہماری کہ ہمیں بھی وہی سہولیات دی جائیں جو دوسرے اضلاع کو میسر ہیں۔شکریہ جناب سپیکر، السلام علیکم۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ ۔ جناب ڈاکٹر امجد صاحب، Minister for Housing.

<u>جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ</u> ٱلرَّحِيمِ۔إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں جو حکومتی بینچ کے اراکین ہیں، ان کا ایک گلہ ہے، گلہ یہ ہے کہ اس ایوان میں Ninety percent ہمارے یہاں پر ایم پی ایز ہیں اور Ten percent اپوزیشن کے ہیں، ہمیں ا س پر گلہ نہیں ہے کہ آپ ان کو Ninety percent time دیتے ہیں اور ہمیں Ten percent time ٹائم دیتے ہیں، ان کو Ninety percent دے دیں لیکن ہمیں بھی کوئی Fifty percent time دے دیں تاکہ ہم بھی ان کی جو Reservations ہیں یا Suggestions ہیں، ان پہ بات کریں تو یہی سارے ایوان کا ہے۔ اس کے علاوہ سپیکر صاحب، کل ہمارے اپوزیشن کے لوگوں نے کچھ اچھی اچھی Suggestions دی ہیں، بجٹ کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ کوئی اچھی Suggestion آتی ہے تو ٹریژری بینچ کے جو لوگ ہوتے ہیں، وہ اس کو نوٹ کر دیتے ہیں اور اس کو پھر Implement کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ تو اچھی بات ہے، اچھی روایت ہے کہ کل اچھی اچھی Suggestions بھی آئی تھیں، خاص کر صحت کارڈ کے حوالے سے اور مختلف ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے اور اس میں بہتری کی گنجائش ہے، میں ان کو Appreciate کرتا ہوں۔ آج کنڈی صاحب نے ایک بات کہی کہ مدینہ کی ریاست، تو نام نہاد لفظ تو میرے منہ سے نہیں نکلے گا، سپیکر صاحب، توجہ چاہتا ہوں، اچھا سپیکر صاحب، یہ Vision کی بات ہوتی ہے اور مدینہ کی ریاست ایک اسلامی فلاحی ریاست تھی، خان صاحب نے بھی ایک Vision کے تحت کہا ہے کہ ہم مدینہ کی ریاست، اس کے لئے ہماری کوشش ہے اور کوشش تا قیامت جاری رہے گی۔ سب سے پہلے ہمیں اپنا جو چھ فٹ بدن ہے ناں اس میں تبدیلی لانا ہوگی، اگرہم ٹھیک ہوگئے تو پھر سارے، سب کچھ ٹھیک ہوگا لیکن میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں بھٹو شہید، میں ان کو شہید کہتا ہوں اور شہید ہے لیکن میرے خیال میں یہ جن لوگوں کے ساتھ ان کی Coalition government ہے وہ ان کو شہید نہیں کہیں گے، آج بھی ان کے لئے پینتالیس سال ہوگئے ہیں، بھٹو زندہ ہے، سندھ میں بھی اور پورے پاکستان میں (تالیاں) تو یہی ایک کنڈی

صاحب نے کہا کہ ان کی نالائقی، تو کنڈی صاحب کو میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ بہترین جج اس صوبے کے عوام ہیں، اس ملک کے عوام ہیں، پانچ سال بعد یا چار سال بعد ہم جب جاتے ہیں الیکشن میں تو ہماری یہی پرفارمنس ہوتی ہے اسمبلیوں میں، حکومت میں کہ لوگ اس پر ہمیں ووٹ دیتے ہیں تو (تالیاں) وہ تو سب کو معلوم ہے کہ تیسری دفعہ جو ہمیں کامیابی ملی ہے، باوجود اس کے کہ ہمیں جلسوں کی اجازت نہیں تھی، چودہ دن پہلے ہم سے ہمارا نشان چھینا گیا، نئے نئے نشانات پر ہم نے الیکشن لڑا، جلوس کی اجازت نہیں تھی ، Nomination papers ہمارےReject ہوگئے تھے، تقریباً سب کے، جتنے بھی اس ہال میں بیٹھے ہیں تقریباً سب کے Nomination papers reject ہوگئے تھے، کوئی Campaign ہم نے نہیں چلائی لیکن پچھلے دس سال یا نو سال جو ہم نے حکومت کی تھی، اس Performance base پر اس صوبے کے عوام نے ہمیں تیسری دفعہ منتخب کیا، تو میرے خیال میں یہ جو کہہ رہے ہیں اہلیت کا نا اہلیت کا، یہ آپ عوام پر چھوڑ دیں اور جس طرح مسلم لیگ کے لیڈر نواز شریف بار بار کہتے ہیں کہ پختون بے وقوف قوم ہے، وہ تو Already یہ کہتے ہیں اور بار بار کہتے ہیں، آپ سب کو پتہ ہے لیکن میرے خیال میں پختون یا اس صوبے کے جو عوام ہیں، ان سے زیادہ باشعور لوگ نہیں ہیں، جو ان لوگوں کو پہچانتے ہیں کہ ان لوگوں نے پاکستان کو لوٹا بھی اور ان لوگوں نے پاکستان کا کیا حشر کیا ۔ سپیکر صاحب، جن حالات میں ہم نے الیکشن لڑا ہے، آپ کو پتہ ہے، باوجود اسٹیبلشمنٹ کی مداخلت کے ، ہمارے اوپر ایف آئی آر ز، ہم جب ہم جیلوں میں گئے، انتیس (29) چھاپے میرے گھر پر پڑے ہیں، چھ دفعہ میں جیل گیا ہوں اور Fifty six days میں جیل میں رہا ہوں اور یہ اسٹیبلشمنٹ کے لوگ جو جے آئی ٹی کے نام سے جس میں ایم آئی، آئی ایس آئی، اینٹی کرپشن، یہ لوگ ہوتے تھے اور ہمارے پاس جیل میں آتے تھے اور ہمیں Pressurize کراتے تھے کہ (تالیاں) آپ پاکستان تحریک انصاف کوچھوڑ دیں، آپ نہیں چھوڑیں گے تو آپ کی کرپشن کی کتابیں کھلیں گی لیکن الحمد للہ ہمارا یقین اللہ کی ذات اور اللہ کی صفات پر تھا اور ہم ڈٹ کر کھڑے ہوئے اور یہ جو ہم ڈٹ کر کھڑے تھے اور ہمیں جو اللہ پاک سے انصاف کی امید تھی، اس امید پر الحمد للہ یہ ہال Ninety percent پاکستان تحریک انصاف کے لوگوں سے بھرا پڑا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جب اس پر اکتفا نہیں ہوا تو میری بارہ سالہ بیٹی کو اٹھایا گیا اور ساری رات میرے پاس Unknown

numbers سے ، اور وہ جو Raid پڑا تھا وہ پولیس کی سربراہی میں پڑا تھااور اس میں نقاب پوش لوگ تھے اور اس میں سویلین کپڑوں میں لوگ تھے اور وہ Urdu speaking تھے، مجھے کوئی بتا سکتا ہے اس ہال میں کہ خیبر پختونخوا کی پولیس میں کوئی پنجابی لوگ ہیں؟ اور ساری رات وہ مجھ سے یہی بارگین کہ ایک دس سیکنڈ کی ویڈیو بنالیں کہ میں نے سیاست چھوڑی، میں نے کہا کہ میرے لئے سب سے زیادہ جو دولت ہے وہ ایمان کی دولت ہے، میں کیسے، میں کیسے اپنے ایمان کا سودا کروں؟ تو ان حالات میں تو ہم نے الیکشن لڑا ہے اور یہ ہمیں چھوڑ بھی نہیں رہے تھے لیکن ہمارا یقین جو تھا وہ اللہ کی ذات پر تھا، وہ اسٹیبلشمنٹ پر نہیں تھا، وہ پاکستان کی بیوروکریسی پہ نہیں تھا، وہ پی ڈی ایم کی طرح ان کے جو آقا تھے اور یہ جو ان کے غلام ہیں اور ان کے جو بوٹ چاٹتے ہیں، ان پر ہمارا یقین نہیں تھا۔ (تالیاں) اس لئے اللہ پاک نے ہمیں دوبارہ یہاں، تیسری بار یہاں بھیجا۔ سپیکر صاحب، یہ جو بجٹ ہے، سب کو پتہ ہے کہ پہلا بجٹ ہے، کن حالات میں ہے، پچھلے سال اس صوبے کے وسائل کے ساتھ جو کھلواڑ ہوا ہے، وہ سب کو پتہ ہے کہ کیا کیا ہوا ہے؟ میں صحت کارڈ پر مختصر بات کرونگا کہ ایک بہترین تحفہ ہے ، ہاں اس میں گنجائش ہے کہ اس میں ہم، کمی بیشی اس میں ہے، Deficiencies ہیں اس میں، اس کو دور ہونا چاہیئے، مطلب اگر دس لاکھ روپے اس میں ہیں تو اگر ایک Patient جاتا ہے Chronic disease میں، اس میں چونکہ آپ سب کو پتہ ہے کہ یہ جو علاج کے پیسے ہوتے ہیں وہ Quarter wise ہوتے ہیں، یعنی چار مہینے بعد اس کی ایک ایک قسط جاتی ہے تو چار پانچ لاکھ کا علاج اگر ایک Chronic disease میں ہوتا ہے تو پھر ہاسپیٹل والے کہتے ہیں کہ آپ کے پیسے اس Quarter کے ختم ہوچکے ہیں، تو میں ہیلتھ منسٹر اگر بیٹھا ہے یا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے کچھ لوگ بیٹھے ہیں تو میں ان سے اور آپ کی وساطت سے کہ اس کی یہ Limit ختم کی جائے، ایک بندہ ہے وہ اپنا علاج کر رہا ہے، جب تک ان کا علاج Complete ہوتا ہے تو اس کو، اور میں ایک اورSuggestion اس میں دینا چاہوں گا کہ اس کے پیسے کو ڈبل کیا جائے، یعنی بیس لاکھ کیا جائے تاکہ لوگوں کے یہ ختم ہوجائے۔ سپیکر صاحب، میں امن وامان کے بارے آتا ہوں، یہاں پہ ایک سو چالیس (140) ارب روپے جو ہے ناں امن وامان اور پولیس کے لئے رکھے گئے ہیں، میں نے پہلے بتایا کہ پولیس نے اس صوبہ کے ساتھ جو ایک سال میں کیا ہے وہ تو سب کے سامنے ہے، میں نہیں کہتا کہ ا

س کو ایک سو چالیس (140) بلین نہ دیں، اس کو نہ دیں، دے دیں، اس سے بھی زیادہ دے دیں لیکن اس کی Performance base پہ دے دیں۔ ہر DPO سے پوچھا جائے کہ پچھلے مہینے آپ کے ڈسٹرکٹ میں Crime ratio کیا تھا اور اس مہینے Crime ratio کیا ہے؟ میر ےسوات میں ایک DPOآیا تھا جو ان حالات میں تھا اور اسٹیبلشمنٹ کا چمچہ تھا، اس کے ایک سال میں Crime ratio سوات میں تین سو بیالیس (342) پرسنٹ بڑھا ہے، وہ صرف ٹک ٹاک کرتا تھا۔ میں اس ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں اور آپ کی Ruling چاہتا ہوں کہ خدارا جو سیاسی لوگ، جو سرکاری آفیسرز ہیں اور خاص کر پولیس، ان پہ پابندی لگانی چاہیئے کہ آپ اگر ایک تقریب میں جاتے ہیں یا آپ کوئی Achievement کرتے ہیں، اس کو آپ ٹک ٹاک بنا کر Highlight نہ کریں اور اس کی ویڈیوز اورVisual بنا کر اس کو شیئر نہ کریں۔ یہ آپ کی ڈیوٹی ہے اور آپ اس صوبے کے عوام کے ٹیکسوں سے تنخواہ لیتے ہیں، یہ کوئی احسان نہیں کرتے کہ یہ اپنے بڑوں کو، اپنے لوگوں کو یہ ٹک ٹاک بھیجتے ہیں اور ویڈیوز بھیجتے ہیں کہ میں نے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے۔ تو اس پہ تو مکمل پابندی ہونی چاہیئے اور جو بیوروکریٹس ہیں، ان پہ پابندی ہونی چاہیئے کیونکہ یہ کام ان کا نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکرصاحب، جو میں نے کہا کہ Performance basis پر اس کو دیکھنا چاہیئے کہ اگر کوئی افسر اپنے ضلع میں اچھی کارکردگی دکھاتا ہے تو اس کو پروموشن بھی دے دیں، اس کو Appreciation letter بھی دے دیں، اس کو انعام بھی دے دیں لیکن اگر نہیں کرتا تو سزا ور جزا کا، سزا ورجزا ہونی چاہیئے، سزا بھی ہونی چاہیئے اور جزا بھی ہونی چاہیئے۔ سپیکر صاحب، اس بجٹ میں جو یہاں پہ بات ہوگئی، کل اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ پانچ ہزار گھروں کا انہوں نے تو، ایک میں Explainکرنا چاہتا ہوں کہ "احساس"، "اپنا گھر" ان کے لئے جو تین بلین روپے رکھے گئے ہیں، یہ اخوت جو ماڈل ہے اس Base پہ رکھے گئے ہیں ، Free interest loan ہے، لوگوں کو Low cost کے ذریعے یہ پیسے ملیں گےاور پھر وہ Long term پہ اس کی جو قسطیں ہیں وہ ادا کریں گے، تو یہ ایک اچھا اقدام ہے، اس کوAppreciate کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ احساس پروگرام کے لئے، احساس نوجوان پروگرام، احساس ہنر پروگرام کے لئے جو بارہ ارب روپے رکھے گئے ہیں، یہ بلا سود قرضے دیں گےلوگوں کو روزگار بڑھانے کے لئےتاکہ لوگوں میں جوSkillہے وہ-----

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، Windup کریں سر۔
معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: سپیکر صاحب، میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ آپ نوے (90) پرسنٹ لوگوں کو دیتے ہیں اور ہمیں جو ہیں ناں دس پرسنٹ ٹائم نہیں ملتا، آپ میرے خیال میں سپیکر صاحب، سیکرٹری صاحب اس کی Calculation نکا ل لیں تو ہمیں کوئی ٹائم (شور) ہاں بالکل نکال لیں اور Percentage بھی نکال لیں کہ جتنے ان کے ممبرز ہیں، ان کو کتنا ٹائم ملتا ہے اور جتنے ہمارے ممبرز ہیں ہم کو کتنا ٹائم ملتا ہے؟ یہ نکال لیں۔ (تالیاں) کنڈی صاحب کو میرے خیال میں آج بھی انہوں کوئی چالیس پچاس منٹ بات کی، پھر یہ بجٹ سپیچ ہے کہ آپ کی بات آگئی تو یہ دوبارہ کھڑے ہوگئے تو آپ نے دوبارہ اس کو ٹائم دیا ، ہم Personal explanation پہ اٹھتے ہیں تو ہمیں ٹائم نہیں ملتا، تو سپیکرصاحب، یہ اس ایوان میں جتنے بھی لوگ ہیں، ان کی آواز ہے، اس لئے میں آپ کو کہہ رہا ہوں، اگر کسی کو یہ لگتا ہے کہ ان کے سوالات کے جوابات ہم نہ دیں تو میرے خیال میں پھر اس کا کوئی فائدہ ہے ہی نہیں۔ سپیکر صاحب، اس بجٹ میں ایک اور جو چیز، ٹورازم ہے جو ہمارے نادرن ایریاز کا ایک بہت بڑا معاش کا ذریعہ ہے لیکن میں آپ کو اس کے بارے میں بتاؤں کہ کالام روڈ، یعنی کالام پورے پاکستان میں سب سے خوبصورت علاقہ ہے ، کالام روڈ جو تین کلو میٹر 2022 کے سیلاب میں بہہ گیا تھا، دو سال ہوگئے این ایچ والے اس کو نہیں بنا رہے، ابھی تک وہ اس طرح پڑا ہے، آپ دیکھ لیں کہ جب ہماری گورنمنٹ کا آخری سال تھا، اس میں 64 لاکھ، 64 ارب روپے ریونیو آیا تھا ٹورازم سے، لیکن اب وہاں پہ لوگ جاتے نہیں ہیں اور یہ این ایچ اے اور فیڈرل گورنمنٹ، یہ سارے اپوزیشن والے بیٹھے ہیں، قصداً عمداً اس کو نہیں بنا رہے، مری کے ہوٹلوں والوں سے پیسے لیتے ہیں تاکہ یہ روڈ نہ بنے تاکہ وہاں پہ لوگ نہ جائیں، وہاں پہ Tourism promote نہ ہو۔ تو اس کے لئے میں درخواست کروں گا کہ اس کو Highlight کیا جائے تاکہ این ایچ اے والے آکر اس ڈھائی کلو میٹر روڈ کو بنالیں تاکہ لوگ وہاں پہ جائیں، وہاں پہ Tourism promote ہو، وہاں پہ لوگوں کی معاش بڑھے،تو وہ یہ نہیں کروارہے۔ اس کے علاوہ جو 32 ہزار ابھی میرے ایک دوست Colleague نے کہا کہ جو اجرت ہے ماہانہ، کم سے کم 32 ہزار سے 36 ہزار ہوگئی ہے تو الحمدللہ ان شاءاللہ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ میں سب سے پہلے اس کو Implement کراؤں گا اور یہ بھی کم ہے کیونکہ اب 36 ہزار پہ کسی فیملی کا گزارا نہیں ہوتا

لیکن ان شاءاللہ کوشش کریں گے کہ Graduallyاس کو بڑھایا جائے۔ اس کے علاوہ جو پراپرٹی ٹیکس ہے، اس کو آدھا کیا گیا ہے، یہ اس صوبے کے عوام کے لئےایک نعمت ہے اور اس کو اس طرح رہنا چاہیئے کیونکہ ٹیکس کم ہوگا تو ہر ایک جاکر ٹیکس بھرے گا، انتقالات پہ پراپرٹی ٹیکس بڑھے گا تو اسی سے ٹیکس نیٹ میں اضافہ ہوگا۔ جناب سپیکرصاحب، اپوزیشن والےتو میرے خیال میں سننا نہیں چاہتے تو میں بس کروں گا، اور Colleagues کو بھی میں موقع دوں گا، بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت شکریہ، ڈاکٹر صاحب۔ محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر، یہاں پر منسٹر صاحب نے کہا کہ اپوزیشن والے سننا نہیں چاہتے، بالکل ہم سننے کے لئے بیٹھے ہیں، آپ لوگوں کو اللہ نے اختیار دیا ہے، صاحب اختیار ہیں، آپ لوگ اقدامات کریں، ہم صرف نشاندہی کرنے کے لئے بیٹھے ہیں، اگر وہ آپ کو سننا روا نہیں کرتے تو ہم کیا کریں گے؟ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم بولنا بھی چھوڑ دیں، یہاں پر سپیکر صاحب سے ریکویسٹ کی گئی کہ Ratio نکالا جائے کہ ہم زیادہ بات کریں گے، بھئ! آپ اقدامات کریں، عوام کو آپ کے اقدامات نظر آئیں گے، بولنے سے کچھ نہیں ہوتا، ہم نشاندہی کریں گے (تالیاں) کہ جو غلطیاں ہیں، ہم'پازیٹیو' نکتہ چینی کریں گے، ہم'نیگیٹیو' بات نہیں کریں گے۔ یہاں پر کنڈی صاحب نے بھی جتنی باتیں کیں، اس میں کوئی'نیگیٹیو' بات نہیں تھی، تواس میں ساری'پازیٹیو' بات تھی اور صوبے کے حق کے لئے بات کی جائے تو اس صوبے کی اپوزیشن پچھلی گورنمنٹ بھی آپ کے ساتھ تھی، فیڈرل میں آپ کی گورنمنٹ تھی، ہم بار ہا کہہ چکے تھے کہ آئیں صوبے کے حق کےلئے ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ جو بھی راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں، احتجاج کرنا چاہتے ہیں، ہم آپ کے ساتھ جائیں گےلیکن اس وقت خاموشی تھی اور آج کل ہم دیکھ رہے ہیں کہ دھمکیاں ہیں اور سیاسی نعرہ بازیاں ہیں، تو پلیز اس صوبے پہ رحم کریں، حکمت سے کام لیں، مذاکرات کی طرف آئیں، جس طرح کنڈی صاحب نے کہا کہ ہمارے پاس آئینی ادارہ موجود ہے، CCI میں اس صوبے کے مسائل لے کر جائیں، ہم آ پ کے ساتھ ہیں، صوبے کے عوام کے لئے ہم اپوزیشن ایک قدم بھی آپ سے پیچھے نہیں ہیں، اس کی سب آپ کو گارنٹی دیتے ہیں، جتنے بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، یہ عوام کے نمائندہ ہیں اور صوبے کے لئےیہاں کوئی

بھی ایسا بندہ نہیں ہے کہ جو درد نہیں رکھتا جی۔ اس بجٹ میں میں یہ کہوں گی کہ یہ تاریخ میں پہلی بار ایسا بجٹ پیش کیا گیا ہے کہ پورے صوبے میں، پورے پاکستان کے کسی صوبے میں بھی بجٹ نہیں پیش ہوا اور نہ ہی وفاق میں بجٹ پیش ہوا اور اس سائیڈ سے جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کارنامہ کیا ہے تو ایک عظیم کارنامہ ان کو کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے کیا ہے۔ یہاں پر چیف ایگزیکٹیو ہمیشہ کہتے رہے ہیں اور فنانس منسٹر بھی کہتے ہیں کہ اس صوبےکا جو بجٹ ہے وہ Ninety three percent فیڈرل پہ انحصار کرتا ہے، صرف سات پرسنٹ کا یہ حقیقی بجٹ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم سات پرسنٹ کے لئےحقیقی بجٹ پیش کررہے ہیں، باقی سارا مفروضوں پہ ہے۔ آپ خود کہہ رہے ہیں کہ بجلی کی مد میں، خالص منافع کی مد میں 78 ارب کے بقایاجات واجب الادا ہیں جو ابھی تک صوبے کو نہیں ملے۔ اسی طرح CCI سے AGN Qaziکے فارمولے کے تحت جون 2024 تک اٹھارہ سو (1800) ارب بقایاجات رہتے ہیں، تو یہ بقایاجات آپ کا کیا طریقہ کار ہے، کس طرح آپ وفاق سے حاصل کریں گے؟ ہمیں وہ سمجھایا جائے کہ ہم آپ کے ساتھ اسی طریقے پہ جائیں لیکن کم ازکم یہ دھمکی آمیز لہجے سے پرہیز کیا جائے، مذکرات پہ چلاجائے، آئینی ادارے ہیں، اس کو اپنایا جائے، اس صوبے کے عوام کیلئے کوئی بہتر اقدامات کرنے چاہئیں۔ Merged اضلاع کیلئے ٹیکس سے فری کرنے کی بات کی گئی ہے، میرے خیال میں یہ قومی معیشت کیلئے ایک بہت بڑا دھچکا ہوگا، اس سے پہلے Merged اضلاع کیلئےجو فنڈمختص کیا جاتا ہے وہ بہت ہی کم ہے، ان کی تمام جو ضروریات ہیں، پہلے ان کو پورا کیا جائے، ان کو ٹیکس کے دائرے میں لےکر لایا جائے تاکہ معیشت بھی بہتری کی طرف جائے۔ سرکاری ملازمین کیلئے دس پندرہ فیصد جو اضافہ ہے وہ انتہائی کم ہے کیونکہ مہنگائی کا Ratio اگر ہم دیکھتے ہیں تووہ بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح ان کے لئے جو الاؤنس ہیں، میڈیکل الاؤنس ہے، کنوینس الاؤنس ہے، وہ بھی بہت Nominal ہیں۔ سرکاری ملازم کا پورا انحصار اپنی تنخواہ پہ ہوتا ہے، تو اس طرف آپ ضرورسوچیں کہ ان کے لئے کیا کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟ ہمارے نوجوانوں کیلئے اس بجٹ میں کچھ نہیں رکھا گیا ہے، صوبے کے عوام بیروزگار ہیں، نوجوان نفسیاتی بیماریونمیں مبتلا ہوچکے ہیں کیونکہ ان کو روزگار میسر نہیں ہے اور وہ نشے کی طرف جارہے ہیں اور نشے کی طرف جاتے ہیں تو پھر امن بھی خراب ہوتا ہے، نہ صرف امن خراب ہوتا ہے بلکہ ان کی

گھریلو زندگی بھی، سارے اسی سے Suffer ہوتے ہیں ان کے بیوی بچے سب، ان کو روزگار کی طرف اگر آپ ان کے لئے اتنےروزگار کے مواقع میسر نہیں کرسکتے تو کم از کم ان کو Skill دیجیئے۔ یہاں پر ہمارے منسٹر صاحب نے کہا کہ ایک لاکھ نوجوانوں کے لئے ہم نے سود فری جوقرضے کے لئے ایک منصوبہ بندی کی ہے تو وہ میرے خیال میں اس صوبے کو بھی ہماری گورنمنٹ قرضوں کے نیچے دباتی جارہی ہے اور اسی راہ پہ ہم اپنےنوجوان کو بھی لگا رہے ہیں۔ ٹھیک ہے اگر آپ قرضے دے رہے ہیں لیکن ان کو قرضوں کو Utilize کا طریقہ بھی بتائیں، ان کے پاس Skill نہیں ہے، ہم اپنی یونیورسٹیوں سے اپنےبچوں کو کاغذ کی ڈگری دے دیتے ہیں----

<u>جناب سپیکر</u>: آپ Windup کریں -

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> لیکن وہ اپنے لئے روزگارکیلئے کیا کریں؟ اگر ہم دیکھیں کہ پورے ملکوں میں چائنا کی چیزیں جو آج کل Supply ہورہی ہیں تو ان کا طریقہ کار بھی دیکھ لیں، وہ بچوں کو چھوٹی عمر سے Skill کی طرف لے کر جارہے ہیں، Skill سکھارہے ہیں تو ایسےاقدامات کرنے چاہئیں تاکہ ہمارے صوبے کے اس سے کوئی نوجوانوں کو فائدہ ہو، روزگار یہاں پر آئیں او رہمارے صوبےمیں دیکھیں کہ قرضے جو ہیں جو آپ 2013تک کے قرضے دیکھیں، سو (100) ارب سے زیادہ نہیں تھے اور اب تو ہزار ارب سےبھی زیادہ بڑھ گئے ہیں اور دن بدن بڑھتے جارہے ہیں اوراگر آپ وفاق کے ساتھ اسی طرح محاذ آرائی پہ لگے رہے تو آپ کو صرف جاری اخراجات کی جوضروریات ہیں وہ پوری کریں گے، ترقیاتی کیلئے آپ کو کچھ نہیں ملے گا تو نقصان کس کا ہوگا؟ اسی صوبے کے عوام کا ہوگا۔ شکریہ جناب۔

<u>جناب سپیکر</u>: کنڈی صاحب، ادھر متوجہ ہوں ذرا۔ بہت شکریہ جی۔ جناب خالد خان، اس کے بعد ثوبیہ بی بی، آپ کا نمبراور آپ کے بعد لائق خان کانمبر ہے۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب خالد خان</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، 2024-25 کے بجٹ پر جو ڈسکشن ہورہی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بجٹ عوام دوست اور فلاحی بجٹ ہے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، اگر ہم اس کو دیکھ لیں جو اس میں احساس روزگارپروگرام، احساس اپنا گھر پروگرام جیسے منصوبے شامل کئے

گئے ہیں، میرے خیال میں اس سے اس صوبے کے عوام مستفید بھی ہوں گےاور ان کو اس منصوبے سےفائدہ بھی ملےگا۔ جناب سپیکر صاحب، ہائر ایجوکیشن میں تیس ڈگری کالجز کو شامل کیا ہے کہ بھئی ہم ان کالجز کو Rented buildings میں شروع کریں گے لیکن سر، میری ایک Submission ہوگی کہ اگر آپ دیکھ لیں کہ رورل ایریا اور اربن ایریا کے Dynamics میں فرق ہوتا ہے، اربن ایریا میں Rented building ملے گی، ادھر آپ کالج بھی شروع کرلیں گے لیکن رورل ایریا میں سر، آپ کو وہ بلڈنگ نہیں ملے گی جو کالج کے Criteria کو fulfill کرتی ہے سر۔میری یہ سر، ریکویسٹ ہوگی کہ اس کو Conditional رکھ دیں کیونکہ اگر اربن میں آپ اس کو شروع کرنا چاہتے ہیں تو سر، اربن میں یہ ہے کہ ادھر پراپرٹی بھی مہنگی ہے، ادھر کالج کیلئے Land acquire کرنا بھی مشکل ہوتا ہے، بلڈنگ مل سکتی ہے لیکن رورل ایریا میں سر، آپ کو بلڈنگ نہیں مل سکتی ہے، ادھر Land acquisition اور Land acquire کرنے میں آسانی ہوگی ۔ جناب سپیکر صاحب، اگراس کی بجائے ہم ان چیزوں پر فوکس دے دیں، میں Supposeمیں اپنے حلقے کی بات کروں گا سر، میرے حلقے میں گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج مندنی سات سال سے سر، Under construction ہے، آپ خود سوچیں، جب سات سال پہلے اس کا Estimate تھا، اس کی جو Estimated cost تھی، ابھی تک وہ Complete نہیں ہوا، ابھی جووہ Completion کی طرف جائے گا تو مجھے یقین ہے کہ ان سات سال سے پہلے جو ریٹس تھےاور آج کل جو ریٹ ہے وہ Automatically اس پی سی ون کو Revise کرنے کیلئے پی اینڈ ڈی میں جانا پڑے گا اور جب وہ پی اید ڈی میں جائے گا تو اس کا ریٹ جو Increase ہوگا تو اس صوبے پر بھی بوجھ پڑے گا۔ جناب سپیکر صاحب، اس طرح میرے تنگی میں گرلز ہائر سیکنڈری سکول تنگی ہے، اس میں ابھی تک بی ایس کلاسز شروع نہیں ہوئی ہیں، تو سر، میرے کہنے کا مقصد ہےکہ جو Rented building کی ہم بات کرلیں، تقریباً 2018-19ہم نے ایلیمنٹری سکول کی بات بھی کی تھی لیکن 2019-20 میں پھر Rented والاجو تھا سر، اس کو اے ڈی پی سےنکال دیا گیا، میری سر، یہ کوشش ہوگی، جتنی بھی Ongoing سکیمیں، جدھر Rent کی بلڈنگ ملتی ہے لیکن جو Missing facilities ہیں، جو بی ایس کلاس کی شکل میں جو ادھر لوگ پڑھ نہیں سکتے، بی ایس کلاسز شروع کرنی چاہئیں، Missing facilities fulfill کرنی چاہئیں اور جو Ongoing سکیمیں ہوں تو ان کو Complete کرنا چاہیئے۔ جناب

سپیکر صاحب، سننے میں آیا کہ اس اے ڈی پی سے چار سو باسٹھ (462) ملین کی سکیموں کو ڈراپ کیا گیاہے، ان میں ایسی سکیمیں ہیں جو ایگریکلچر پراجیکٹ کی سکیمیں چلی آرہی تھیں، ٹورازم میں تھیں، سپورٹس میں تھیں، ان میں سر، ایسے لوگ بھی ہیں کہ جنہوں نے سات سات، آٹھ آٹھ مہینے نوکری بھی کی ہے لیکن ابھی تک ان کو سیلری نہیں ملی ہے، جب وہ لوگ ان کو پتہ چلے گا کہ بھئی یہ سکیمیں اے ڈی پی سے نکالی گئی ہیں تو وہی لوگوں نےیہ خیبر روڈ کو بلاک کیا ہوگا، اسمبلی کے سامنے ہونگے اور سر، یہ مسئلہ ہماری حکومت کیلئے ہوگا سر۔ اس میں سر، ہمارےپچھلے Tenure میں چارسدہ میں ایک میڈیکل کالج جو اے ڈی پی میں Reflect ہوا تھا، سی ایم صاحب نے ہمیں دیا تھا اور میں کہنا چاہتا ہوں کہ پشاور ویلی میں چارسدہ پہلا ہے جس میں میڈیکل کالج نہیں ہے اورسر، ابھی تک دس سالوں میں ہم نے چارسدہ کو صرف ایک میڈیکل کالج دیا تھا، اس میڈیکل کالج کو بھی انہوں نے اے ڈی پی سے ڈراپ کیا ہے سر، میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ میڈیکل کالج کے ضلع میں بننے سے اس کے ہاسپیٹلز جو ہیں وہ Upgrade ہوں گے، اس کا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر جوہسپتال ہے وہ ٹیچنگ ہاسپیٹل کا درجہ اس کو ملے گا۔ سر، اس میں Basic چیز ہے کہ جوجوPatient کو ہم Refer کرتے ہیں، اس میں وہ سہولیات جو ہیں میڈیکل کالج ہونے سے سر، وہ سہولیات اس ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ہوں گی، تو سر، میری یہ ریکویسٹ کہ میڈیکل کالج جو دس سال میں پہلی بار ہمیں ایک میگا پروجیکٹ ملا تھا، اس کو ڈراپ کیا گیا ہے سر، Kindlyہم یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس کو دوبارہ اے ڈی پی میں شامل کیا جائے۔سر، یہ فیڈرل جب ریلیز کرتا ہے،فیڈرل کا جو پلاننگ ڈویژن ہوتا ہے، پلاننگ ڈویژن جو ریلیز کرتا ہے فنانس کو سر،! وہ سکیمیں جو PSDP میں Reflect ہوتی ہیں، ادھر سےBy name فنانس کو کرتا ہے اورفنانس Further execute کرتا ہے سر، ہماری پچھلے سال سر،Interim government رہ چکی ہے، ہماری گورنمنٹ، جب ہماری گورنمنٹ تھی پی ٹی آئی کی، وہی پی اینڈ ڈی یہی حربہ استعمال کرتا تھا کہ پی اینڈ ڈی By name سکیمیں فنانس کو ریلیز کرتا ہے اور فناس Furtherان سکیموں کو ریلیز کروادیتا ہے سر، لیکن پچھلی Interim government میں ساری جو فنانس کی جو ایلوکیشنز تھیں، جتنی بھی سر، وہ Lump sum میں سیکرٹریز کو پیسے دیتی تھی سر، پھر ان سکیموں کو پیسے ملتے جو ان کی مرضی کی تھیں، ان کو تو یہ پتہ بھی نہیں ہوتا ہے کہ بھئی Due for completion

scheme کونسی ہے؟ جس کا Access اور جس کا Approach ہوتا ہے سر، ان کو وہی ایلوکیشن ہوتی ہے سر، میری یہ ریکویسٹ ہوگی، اگر آپ واپس پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو یہ ذمہ داری سونپ دیں کہ بھئی وہ پلاننگ تو سکیمIdentify کر ے یا اس کے ساتھ اس کی ایلوکیشن بھی ہوگی، تو سر، جو گورنمنٹ سر، جو پہلے میرےبھائیوں نے ہر کسی نے ان ریلیززکے بارے میں کہا کہ ادھر یہ Percentage والا مسئلہ چل رہا ہے، تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا Cheque صرف ایک ڈیپارٹمنٹ سے ہوگا اور وہ فنانس ہے، اس سےTransparency بھی آئے گی اور ان کو یہ پتہ بھی ہوتا ہے پی اینڈ ڈی کو کونسی سکیمیں کس وقت ان کو Complete کرنی چاہئیں۔ جناب سپیکر صاحب، امن وامان کے بارے میں تھوڑی سی بات میں کروں گاکہ ابھی ہم نے ایک سو چالیس (140) بلین امن وامان کے لئے رکھے ہیں سر، ا س میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہماری پولیس نے بے تحاشہ قربانیاں دی ہیں اور ان کی قربانیوں کی وجہ سے آج اس صوبے میں امن وامان ہے اور آج جو اس صوبے میں امن وامان ہے تو ان پولیس کے شہدا ء کی وجہ سے ہے یا پولیس جو Efforts کررہی ہے اس کی وجہ سے امن وامان آج قائم ہے لیکن سر، میں اپنے ضلع کی بات کروں گا، سر، میرے ضلع میں دو ہفتوں، دو مہینوں میں چالیس Murders ہوئے ہیں، چالیس سر، سر، نہ دہشت گردی ہوئی ہے ،نہ بم بلاسٹ ہوا ہے، نہ آئی ڈی بلاسٹ ہوا ہے اور سر، ان کو پتہ بھی نہیں ہے سر، جو مارے گئے ہیں، جو سر، مقتول ہیں، ابھی تک ان کو پتہ نہیں ہے کہ بھئی ہم کیوں مارے گئے ہیں، ہمارا گناہ کیا ہے؟ ان کے خاندانوں کو ابھی یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ اس کو کیوں مارا گیا ہے؟ سر، Kindly میں یہ کہتا ہوں، جیسے امجدخان نے کہا ہے، جتنی بھی ہم ریلیزز کروا تے ہیں تو چاہیئے پرفارمنس کی بنیاد پر کی جائیں، مہینے کی ان کی پرفارمنس دیکھی جائے کہ بھئی ادھر Murders کتنے ہوئے ہیں، ادھر Crimes کتنے ہیں، ادھر ڈکیتیاں کتنی ہوئی ہیں، ادھر رہزنی کتنی ہوئی ہے؟ سر، میں یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ آج کل ہمارے ڈسٹرکٹ میں جو امن وامان کی صورتحال ہے سر، وہ ٹھیک نہیں ہے، اس کے ساتھ ساتھ سر، اگر ڈکیتی کے Ratio بھی دیکھ لیں، رہزنی کا Ratio بھی دیکھ لیں سر، تو وہ بھی----

<u>جناب سپیکر</u>: خالد خان، Windup کریں۔

<u>جناب خالد خان</u>: سر، تو وہ بھی کم نہیں ہے، سر، جتنی بھی پوسٹنگز ملتی ہیں، جوایس ایچ اوز آتے ہیں سر، ان کوتو خادم ہونا چاہیئے، آج

کل وہ حاکم بنے ہوئے ہیں، وہ کام کرتےہیں جس میں ان کی Interest ہوتی ہے جس میں ان کو فائدہ ملتاہے سر، میری Kindly یہ ریکویسٹ ہوگی کہ امن وامان میں جو ہم پیسے دے رہے ہیں، یہ ان کا حق بنتا ہے، چاہیئے ہم ان کو زیادہ ان پیسوں سے دیں لیکن سر، یہ پرفارمنس کی بنیاد پر اور ضلع میں یہ Deliver کرسکیں، اس کی بنیاد پر یہ پیسے دینے چاہئیے، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ تھینک یو، جناب سپیکرصاحب۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے آج کا دن جو ہے، 28 مئی 1998 کو پاکستان نے ایٹمی دھماکے کرکے اپنے پرامن اور جوہری پروگرام کا آغاز کیا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، قومی تاریخ 14 اگست 1947 کے بعد یہ دوسرا قومی دن ہے"یوم تکبیر"۔ جناب سپیکرصاحب، ذوالفقار علی بھٹو، ڈاکٹر عبدالقدیرخان اورمیاں محمد نواز شریف، یہ ملک تا قیامت میاں نوازشریف کا احسان مند رہے گا کیونکہ نواز شریف نے عالمی دباؤ کو یکسر مسترد کرتے ہوئے اس وقت امریکن صدر کے پانچ ارب ڈالر کے پیکیج کو مسترد کردیا تھا اور پاکستان کو عالم اسلام کا پہلا اور دنیا کی ساتویں ایٹمی بنادیا تھا، ہم میاں نواز شریف کو اس فلور پہ خراج تحسین پیش کرتے ہیں جس نے اس ملک کو پہلی اسلامی ایٹمی طاقت دیا ہے۔ جناب سپیکرصاحب، اب میں بجٹ پہ بات کروں گی، بجٹ تو میں نے جناب سپیکر صاحب، Overall میں نے بہت ہی اس پہ سٹڈی کی تھی لیکن میں نے ، درمیان میں بولنے، جو ہمارے دیر کے ایم پی ایز ہیں جن کو، یہ پی ٹی آئی کے سارے ممبرز آئے ہیں اور ان کو دیر کے عوام نے بے تحاشہ ووٹ دیا ہے جو پورے صوبے میں کسی کو نہیں دیاگیا۔ (تالیاں) جناب سپیکرصاحب، NA-6 کا جو ایم این اے ہے، محمد بشیر خان، یہ اس کے فیس بک کی Statement ہے کل کی، ضلع دیر لوئر کے تمام ورکرز کو بہت زیادہ افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ علی امین گنڈا پور صاحب دام اقبالہ نے بیک جنبش قلم دیر یونیورسٹی کو ڈراپ کیا جبکہ دیر یونیورسٹی وزیراعظم عمران کے حکم پر دیر کے عوام کو دیاگیا تھا، میں نے چار پانچ بار اس سلسلے میں گنڈا پور صاحب کو کہا، مہربانی کرکے اگر فنڈ نہیں ہے تو اس کو فنڈ نہ دیں مگر اس کو ڈراپ نہ کریں۔ اس سلسلے میں میں نے منسٹر ہائر ایجوکیشن جوکہ Youth کے مرکزی صدر بھی ہیں، بار بار کہتا رہا، اس کے علاوہ اسد قیصر صاحب،

عمرایوب صاحب اور چیف وہیپ عامر ڈوگر صاحب کے نوٹس میں بھی باربارلایا مگر کسی نے بھی مثبت جواب نہیں دیا۔ اب پی ٹی آئی ورکر جو بھی فیصلہ کرے گا، میں آگے ہوکردیر یونیورسٹی کی بحالی کےلئے جدوجہدکرونگا۔ جناب سپیکر صاحب، دیر میں سارے ایم این ایز، ایم پی ایز آئے ہیں جو جماعت اسلامی کے دورمیں 2013 میں جو منصوبے لائے گئے ہیں پچھلے دور میں اور اس دور میں، وہ سارے منصوبے دیر سے لئے گئے ہیں واپس، جناب سپیکر صاحب، میرے یہ بڑے بھائی اگر نہیں بول سکتے تو جناب سپیکرصاحب، میں ریکویسٹ اس ہال کو کرتی ہوں کہ دیر نے ووٹ دیا ہے، دیر کو بھی حق دیں ورنہ جس طرح یہ سارے ورکرز جتنے بھی دیر کے باشندے ہیں، جس پارٹی سے بھی تعلق رکھیں گے، میں اس کے آگے ہونگی اور ہم بھی وزیر اعلیٰ ہاؤس پہ حملہ کریں گے اور وزیر اعلیٰ ہاؤس سے جو کہ ڈی آئی خان کو موٹر وے کے لئے وہ کہتا ہے کہ ٹینڈر ہوجائے اور ہمارے دیر موٹروے کا یہ کہہ رہےہیں، یہ وائٹ پیپر میں ہے، پیج 39 سیریل نمبر 4 پہ کہ Feasibility to be revised جناب سپیکر،پلیز اس کا ہمیں Status بتادیں آپ،وزیر خزانہ صاحب، آپ اس کا مجھے پلیز Status بتائیں کیونکہ میں اس ایوان میں تھی، یہ 2022-23 کا جو آپ لوگوں کا بجٹ اس میں پاس ہوا تھا، اس میں اس وقت بتیس ستائیس اعشاریہ سات چار چار (3227.744) ملین روپے مختص کئے تھے اور اس سال 2022-23 میں سولہ اڑتالیس اعشاریہ سات نو پانچ (1648.795) ملین روپے خرچ بھی ہوئے ہیں، وہ کہہ رہے تھے Acquisition کیا ہے لینڈ کے لئے ،تو جناب سپیکرصاحب، وہ بات ٹھیک تھی، 2022 میں آپ لوگوں کی گورنمنٹ نے کسی پچھلے ادوار کی نہیں آپ لوگوں کے ادوار کی ہے، کسی اور نے چوری نہیں کی، آپ لوگوں کی بات ہے، ابھی جو آپ لوگوں نے بجٹ سپیچ میں اور وائٹ پیپر میں لکھا ہے Re-feasibility، اس کامطلب کیا ہے؟وہ پیسے سولہ ملین کس نے کھائے ہیں، آپ کے کس منسٹر کس بندے نے کھا لئے ہیں؟ ہمیں اس کی آپ بتادیں یہ بات، اور اس کو ہم نہیں چھوڑیں گے ورنہ میں دیر کے عوام کو اس فلور سے کہتی ہوں کہ آپ لوگ آئیں، جس طرح وہ اسلام آباد پہ چڑھائی کے لئے وزیر اعلیٰ حاضر ہوتا ہے تو ہم وزیر اعلیٰ ہاؤس پہ چڑھائی کریں گے، ہم وزیر اعلیٰ ہاؤس سے اپنے دیر کا حق لیں گے، دیر نے ووٹ دیا ہے توت کے پتے نہیں دیئے اور یہ تیسری دفعہ آرہے ہیں، اس کا وہ ہمارے دیر کو آپ لوگ خدا کےلئے سزا نہ دیں، ہم تو Already 1947 میں بھی

آزاد نہیں ہوئے تھے، ہم تو آزاد بھی، 1961 میں ہمارا جو ڈسٹرکٹ دیر تھا وہ بھی انگریزوں کے پاس تھا، اس کے بعد نواب کے پاس تھا، 1961 میں آزاد ہوا، ہمیں توچاہیئے آپ لوگ ہر سال ڈبل بجٹ دیں تاکہ ہمارا دیر ترقی میں بہت پیچھے ہے، ابھی بھی ہماری بہنیں پہاڑوں کے سر وں سے نیچے آتی ہیں اور پانی مٹکوں میں اوپر لے کر جاتی ہیں، ہم تو بہت Backward ہیں لیکن ہماری یہ تیسری دفعہ ہے کہ جنون میں ہیں کہ کس میں ہیں؟ کہ پی ٹی آئی کے وہ لوگ آرہے ہیں لیکن ہر دفعہ ہمارے چیف منسٹر دیر سے نہیں ہیں، ہمارے منسٹرز دیر سے نہیں ہیں، ایک پاپولیشن کا منسٹر، منسٹر بھی نہیں، بیچارے کو اسسٹنٹ، معاون خصوصی ہے کہ سپیشل اسسٹنٹ بنایا ہے جو اپنے آپ کو منسٹر، ہم اس کو کہتےہیں تاکہ خوش ہوں----

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی، بجٹ پہ بات کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: بجٹ پر ہی بات کررہی ہوں، اس پاپولیشن کے منسٹر کو کیونکہ وہ دیر سے تعلق رکھتا ہے تو ایک روپیے بجٹ میں ا س کے لئے نہیں ہے تو یہ کیا انصاف ہے؟----

جناب سپیکر: آپ Point outکریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہمارے دیر سے پی ٹی آئی کی کوئی دشمنی ہے، سنی اتحاد کی کوئی دشمنی ہے، ہمارے دیر نے کوئی گناہ کیا ہے جو آپ لوگوں نے بجٹ کے پیسوں سے اس کو جو ایک مفروضہ ہے، ایک خواب ہے کیو نکہ سنٹر میں تو بجٹ پاس ہوا بھی نہیں ہے، اس مفروضے اور خواب میں بھی ہمارے دیر کا حصہ نہیں ہے جو سترہ (17) کھرب کا ایک خواب دیکھا ہے آپ لوگوں نے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ دیر کی عوام کو میں اطلاع دینا چاہتی ہوں کہ اس مفروضے میں بھی، اس خواب میں بھی جو رات کو یہ دیکھتے ہیں جیسا کہ کرغستان کے لئے ایک جہاز اڑایا گیا----

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی، Kindly sum up کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، کرغستان کے لئےوزیر اعلیٰ صاحب نے جہاز اڑایا تھا اوروہ آپ کو پتہ ہے'ایوی ایشن' والوں کو Application تک نہیں دی ہے، تو وہی اس بجٹ کی ہی حالت ہے، پیش تو کر دیا، یہ روزانہ کے خرچے تو ہو رہے ہیں لیکن یہ بجٹ ، یہ وائٹ پیپر یہ کچھ بھی نہیں ہو گا کیو نکہ ہمارا پچانوے (95) فیصد جو بجٹ ہے وہ وفاق سے آئے گا اور وفاق کا بجٹ 5 تاریخ کو ہے اور 5 تاریخ کے بعد جو ہو گا اس کے بعد صوبے بجٹ پیش کریں گے کہ اس کو

کتنا بھی حصہ ملتا ہے جس میں وہ بجٹ پیش کرتے ہیں لیکن افسوس مجھے اس بات کا ہے کہ اس مفروضے میں اس خواب میں اس سترہ ساڑھے سترہ، اٹھارہ کھرب کے خواب میں پھر بھی دیر کا حصہ نہیں ہے، دیر کا حصہ نہیں ہے جس پہ مجھے بہت افسوس ہے اور اگر ہمارے بھائی نہیں لے سکتے، یہ ایم پی ایز، ایم این ایز نہیں لےسکتے تو میں اپنے عوام کے ساتھ، اپنے دیر کے بھائیوں کے ساتھ-----

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور بہنوں کے ساتھ اس پہ چڑھائی کروں گی، نہیں جناب سپیکر صاحب، میں آگے سے بات-----

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں سپیکر صاحب، میں نے آگے سے بات-----

جناب سپیکر: آپ بات نہیں کرنا چاہتی، میں نے آپ کو عرض کی ہے، بجٹ پہ آئیں، دیر کا پوائنٹ آپ نے کہہ دیا، وہ منسٹر صاحب نے بھی سن لیا ہے، تمام ہاؤس نے بھی سن لیا ہے، ریکارڈ بھی ہو گیا ہے، دیکھیں ناں ایک چیز ریکارڈ پہ آگئی ہے، اسے آپ بار بار کیوں Repeat کرتے ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: بجٹ پہ بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: اور پھر دیکھیں، آپ لوگوں کو میں زیادہ ٹائم دیتا ہوں -

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، ایک بات میں نے کی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، حکومتی بنچوں والے اعتراض بھی کرتے ہیں، میں پھر بھی آپ کو زیادہ ٹائم دیتا ہوں، آپ اس کی غلط Leverage نہ لیں ناں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، یہ موٹر وے، جناب سپیکر صاحب، یہ موٹر وے کی بات ہے، اس کا مجھے صرف منسٹر صاحب Clear کریں کہ یہ Status اس کا کیا ہے؟ یہ پچھلے یا ابھی اس دفعہ تیمرگرہ میڈیکل کالج میں جناب سپیکر صاحب، تنخواہیں لوگ لے رہے ہیں، کلرک بھرتی ہیں، چوکیدار بھرتی ہیں، ٹیچرز بھرتی ہیں، ڈائریکٹرز ہیں ڈھیر سارے، وہ بھرتی ہوئے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، سٹوڈنٹس نہیں ہیں، میڈیکل کالج میں پڑھائی نہیں ہو رہی ہے تو یہ تنخواہیں کس چیز کی، کس مد میں یہ لوگ لے رہے ہیں، یہ کیوں گھروں میں بیٹھ کر لے رہے ہیں، کیا اس صوبے کے ساتھ اتنے زیادہ پیسے ہیں؟ میں بجٹ پہ بات کر رہی ہوں کہ اس میڈیکل کالج کے لئے کوئی پیسے نہیں رکھے گئےہیں اور تنخواہیں دے رہے ہیں، یہ تنخواہیں کس، کون لوگ ہیں جن

کو گھروں میں بیٹھ کر آپ لوگ تنخواہیں دے رہے ہیں یا یہ بجٹ نہیں ہےاس صوبے کا، یہ صوبے کا بجٹ نہیں ہے، آپ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، دیر بالا میں بمقام داوڑ انجینئرنگ یونیورسٹی ہے، کیمپس کو فنڈ مختص نہیں کیا گیا اس کو، جناب سپیکر صاحب، اس کوکیوں آپ لوگوں نے نکالا ہے؟Beautification کا جو پراجیکٹ تھا پچھلے دور میں، وہ بھی آپ لوگوں نے کسی دوسری جگہ پہ دے دیا ہے جناب سپیکر صاحب، یہ کیوں زیادتی کی ہے؟ دیر بالا میں ہائیڈرو پاور کا پراجیکٹ ہے، اس کو آپ لوگوں نے نظر انداز اس بجٹ میں کیا ہے جناب سپیکر صاحب، کیوں بجٹ میں نظر انداز کیا ہے؟ کیڈٹ کالج کاوعدہ کیا تھا اس بجٹ میں، اس کیڈٹ کالج کے لئے دیر کے لئےکچھ بھی نہیں ہے جناب سپیکرصاحب، کیوں، یہ کیا ہے؟ اور جناب سپیکر صاحب، عبدالولی خان یونیورسٹی کیمپس کو مکمل یونیورسٹی میں تبدیل کیا تھا، Land acquisition بھی اس کی موجود ہے25/24 پہ، جناب سپیکر صاحب، اس کا بھی نام و نشان اس بجٹ میں غائب ہو چکا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر آپ لوگوں کو نہیں تو میں، آپ لوگ ایک کمیٹی رکھیں، PD (Project Director) ظہور جان ہے، پراجیکٹ ڈائریکٹر تھا یونیورسٹی کا، جو چھ کروڑ کا غبن کر کے، آپ لوگ رکھیں، آپ لوگوں نے کہا ہے ناں کہ ہم احتساب کریں گے، تو یہ پچھلے دور کے ہیں ناں، یہ چھ کروڑ روپے اس نے کھائے ہیں اور یونیورسٹی کا نام ختم ہوگیا، جناب سپیکر صاحب، اس پہ پلیز آپ لوگ ہمارا ساتھ دیں۔ ایئر ایمبولنس کی سروس کا کیا طریقہ کار ہوگا؟ ہر ضلع میں یہ ایئر ایمبولنس جائے گی، ہر ضلع میں ہوگی کہ نہیں صر ف یہ ڈی آئی خان کے لئے ہوگی یا کسی اور خاص جگہ کے لئے ہوگی؟ اس کے لئے بھی اگر منسٹرصاحب ہمیں Clear کریں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ بلین ٹریز پلس کا منصوبہ کس تناسب سے ہے؟ جناب سپیکر صاحب، آپ نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہم نے سیٹ-----

جناب سپیکر: محتر مہ، Kindly windup کریں ناں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، یہ اہم اہم ہمارے ضلع کے، ہمارے ڈسٹرکٹ دیر کے ایشوز ہیں جن پہ میں بجٹ کے متعلق ہی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ٹائم، سب کے لئے Allocated time ہے ناں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں کسی اور چیز پہ، بہت سی باتیں میرے دل میں دفن ہیں کہ میں اس فلور پہ کروں، کسی کی آپ عزت کرکے، آپ نے

مجھے بہن کہا ہے، بہن کا دوپٹہ سر پہ نہیں ڈالا لیکن میں آپ کی عزت کرتی ہوں اور میں کچھ بھی نہیں بول رہی جو مجھے بولنا چاہیئے لیکن میں بجٹ پہ بات کررہی ہوں۔ بجٹ پہ بات کرنے دیں مجھے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ٹائم سب کیلئے ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: پھر آپ ٹائم سب کا نوٹ کریں۔

جناب سپیکر: پھر آپ اپوزیشن کا ٹائم پھر End کرتے ہیں، یہاں پہ یہ بات کرلیں باقی رشاد خان، آپ بات نہیں کریں گے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، ٹورازم کی اس پہ آتے ہیں جناب سپیکر صاحب، ٹورازم پہ آتے ہیں ۔

جناب سپیکر: پھر اپوزیشن کو میں کوئی ٹائم نہیں دوں گا، اگر یہی آپ لوگوں کا Behaviorرہا تو پھر آپ کو میں ٹائم نہیں دوں گا، ادھر سو آدمی بیٹھے ہیں، میں ان کو اتنا ٹائم نہیں دیتا ہوں جتنا میں آپ پچیس آدمیوں کو دیتا ہوں، دیکھیں ناں، یہ تو کوئی اچھی بات نہیں ہے ناں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، ٹورازم کے لئے جو Potential budgetمیں موجود ہے، اس بجٹ کے لئے جناب سپیکر صاحب، ایک میں عرض کروں گی منسٹر صاحب کو اور حکومت کو کہ ہمارے دیر میں بھی "لڑم سر" ایک پہاڑ ہے جس میں، بہت نزدیک ہے، اتنے چھ اور چار گھنٹے نہیں لگتے، اس پہ بہت کم ٹائم لگتا ہے اور اس وقت ادھر مائنس ہے لیکن کسی بھی، یہ دس، پندرہ بیس سال سے اس میں کوئی بھی ترقی کا کام نہیں ہوا ہے، کوئی روڈ نہیں ہے، کسی بھی اے ڈی پی میں اس کا پراجیکٹ نہیں ہے، کسی بھی ٹورازم میں اس کا حصہ نہیں ہے، تو کیا جناب سپیکر صاحب، ہمارے دیر کا کوئی حصہ نہیں ہے؟ تو پلیز اس بجٹ میں اگر کوئی بھی مجھے، یہ بالکل Hundred percent sure ہے کہ یہ مفروضہ ہے، یہ دوبارہ Change ہوگا، تو پلیز اس میں آپ سب مل کر دیر کے لئے بھی جو دوبارہ بنائیں گے تو اس میں کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، آخر میں دو تین وہ کروں گی، تاریخ تو لکھنی ہوگی، سچ تو بتانا ہوگا، آنے والی نسلوں کے لئے حقائق کو چھوڑ کر جانے ہوں گے، بتانا ہوگا کہ ایک ہنستا بستا ملک اجڑا کیسے تھا؟ ہم چوٹی سے زمین پر گرے کیسے تھے؟ تاریخ تو لکھنی ہوگی، سچ تو بتانا ہوگا، آنے والی نسلوں کے حقائق تو چھوڑ کر جانے ہوں گے، ایٹمی دھماکوں کے بعد ملک کی سرحدوں کو محفوظ کیا جاچکا تھا، چودہ ہزار میگاواٹ کی بجلی کے منصوبے لگ چکے تھے، سی پیک پر کام ہورہا تھا، ضرب عضب اور

ردالفساد لڑائی لڑ چکی تھی، ملک میں امن کی فاختائیں محو پرواز تھیں، کراچی سے----

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ، بہت شکریہ۔ جناب لائق محمد خان، میری بہن نہ کریں ناں، یہ اس طرح ناں کریں ناں۔

<u>جناب لائق محمد خان</u>: شکریہ جناب سپیکر۔

ے ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

(تالیاں)

جناب سپیکر، جہاں تک بجٹ کی بات ہے، آپ یقین کریں کہ میں قومی اسمبلی کا ممبر بھی رہا، میں ڈسٹرکٹ ناظم بھی رہا، میں اللہ کے فضل سے دوسری مرتبہ صوبائی اسمبلی کا ممبر بن کر آیا اور میں آزاد حیثیت سے الیکشن لڑکر جیت کر آیا ہوں۔ جناب سپیکر، انتہائی موزوں اور انتہائی اچھا غریب پرور بجٹ پیش کیا گیا ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، تین باتوں کا میں جواب برملا اپوزیشن لیڈر صاحب سے مانگ سکتا ہوں کیونکہ انہوں نے میرے لیڈر پہ، میرے چیف منسٹر پہ بات کی ہے، میرا حق بنتا ہے کہ میں اس کا جواب دوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ کرپشن، میں کہتا ہوں کہ کرپشن ناسور ہے، کرپشن نہیں ہونی چاہیئے، کرپشن کرنے والا جہنمی ہے لیکن ظلم اور ستم تو یہ ہے جناب سپیکر، جناب سپیکر، ڈیڑھ سال میں پاک پی ڈبلیو ڈی کے ذریعے ہمارے صوبے میں ضلع مانسرہ، ضلع تورغر، ضلع مانسرہ، ضلع تورغر، ضلع شانگلہ میں پانچ سے سات ارب روپیہ آیا ہے، پانچ سے سات ارب روپیہ، جاکر موقع پہ دیکھ لیں کیونکہ یہ وفاق کا محکمہ ہے، وفاق کا محکمہ ہے، یہ پاک پی ڈبلیو ڈی والے اسے چیک نہیں کرسکتے، اگر اسے کوئی چیک کرسکتا ہے تو ایف آئی اے ہے، تو ایف آئی اےہے ، ایف آئی اے بھی وفاق کا محکمہ ہے، اسے نہیں چیک کر سکتے، میں ثابت کر کے دیتا ہوں، میں ثابت کر کے دیتا ہوں کہ ڈیڑھ سال میں، ڈیڑھ سال میں سات سے آٹھ ارب روپے کی جو کرپشن ہوئی ہے جس میں دو ارب روپے کی کرپشن میرے اپنے ڈسٹرکٹ میں ہوئی ہے، وہاں پر کام نہیں ہوا، پیسے نکالے گئے، شانگلہ کی آپ کو چھوٹی سی بات بتا دوں، ایک دن میں صرف ایکسیئن سے دو ارب روپے لیے ہیں، دو ارب روپے نکالے گئے ہیں (تالیاں) ایک دن میں دو ارب روپے نکالے گئے اور ایکسیئن کو کہا گیا، ایکسیئن کو کہا گیا کرپشن کی بات ہو رہی ہے کرپشن کی بات سنیں

ایکسیئن کو کہا گیا کہ آپ صرف اس سیٹ پہ جو بیٹھے ہوئے ہیں، اس پہ خوش ہوں، باقی آپ کا کام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، چیک کاٹو اور میرے نمائندوں کو دو، کرپشن کی حد ہے۔ جناب سپیکر، کرپشن کی بات ہوئی تو پھر دوسری بات سن لیں جناب سپیکر، ہوا کیا؟ ہوا اس طرح کہ میرے تور غر کے ٹینڈرز، میرا ہزارہ ڈویژن سے تعلق ہے، میرا تورغر کے ٹینڈرز کہاں پہ لگے؟ پشاور میں لگے اور کسی کو ٹینڈر میں شریک نہیں ہونے دیا، چٹ سسٹم تھا، بادشاہی سسٹم تھا، چٹ دے دی اور ٹینڈرز ہو گئے اور اگلے دن جناب، ہمارے اب جو مرکزی وزیر بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے پیسے نکال دیئے، کام میرے حلقے میں نہیں ہوا، پیسے نکال دیئے۔ جناب سپیکر، چونکہ آپ نے مجھے ایک دو منٹ زیادہ دینے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ افتخار لالا کا ٹائم بھی اس وقت میں لے لیتا ہوں، کل مہربانی کر کے ا سے دے دیں----

جناب سپیکر: یہ باقی ٹائم جو ہے نا ں آپ کے وزیر خزانہ کو میں دے دوں گا۔

جنا ب لائق محمد خان: جناب سپیکر، گزارش یہ ہے کہ جو پچھلا دور تھا، ڈیڑھ سال'انٹرم' حکومت تھی، اس میں میں نے یہ انکشاف کیا ہے اس ہال میں کہ گیارہ ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہے، وہ گیارہ ارب روپے کرپشن میں پی ٹی آئی کا کوئی منسٹر بھی نہیں تھا، اس میں تمام دوسرے محکموں کے،تمام دوسری پارٹیوں کے منسٹر تھے جن میں جے یو آئی بھی تھی، اے این پی بھی تھی اور جس میں مسلم لیگ نون بھی تھی، گیارہ ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہے جناب سپیکر، ایک گھنٹے کے لئے، صرف ایک گھنٹے کے لئے خزانہ کھلا ہے، ایک گھنٹے کے بعد دو دو ڈھائی ڈھائی کروڑ روپے تقسیم ہو گئے ہیں، موقع پہ کام بھی ہوا ہے، کرپشن پی ٹی آئی نے کی ہے لیکن پیسے انہوں نے نکالے ہیں، میں ثابت کر کے دیتا ہوں، میرے پاس ثبوت ہیں جناب سپیکر۔ دوسری گزارش جناب سپیکر، پاک پی ڈبلیو ڈی کا محکمہ چونکہ سنٹر کے ماتحت ہے، میری گزارش ہے کہ آپ مہربانی کر کے رولنگ دیں اور ہمارے جو نئے ایڈوائزر آئے ہیں، بڑے منجھے ہوئے آدمی ہیں، بڑے تگڑے آدمی ہیں، اینٹی کرپشن والے ان کو یہ آپ آرڈر دیں کہ جتنی بھی ڈیڑھ سال کے اندر کرپشن ہوئی ہے، پاک پی ڈبلیوڈی کے ذریعے ہمارے اس میں سنٹر کے منسٹر شامل ہیں، اس کا ازالہ کیا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ یہ کرپشن کیوں ہوئی ہے؟ انہوں نے اتنا ظلم کیا ہے کہ موقع پہ پانچ پرسنٹ کام بھی نہیں کیا، پانچ پرسنٹ میرے ضلع

میں بھی اس طرح ہوا ہے، اب مانسہرہ کو انہوں نے پیسے دیئے ہیں، میرے ضلع کو ہم کہتے ہیں کہ وہ پیسے دیں، ترقی ہو لیکن ترقی نہیں ہوئی، اپنی جیب میں ڈالے گئے ۔ شانگلہ کی مثال میں آپ کو دیتا ہوں، خدا کی قسم یہ چھہتر (76) سال میں اتنی کرپشن نہیں ہوئی جتنی کہ----

جناب سپیکر: آپ کا Point complete ہو گیایہ والا، آگےکی بات کریں۔

جنا ب لائق محمد خان: دوسرا لے لیں سر، دوسرا لے لیں، دو دن پہلے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا کہ جی میٹنگ تھی، اس میں آرمی چیف بھی بیٹھے ہوئے تھے اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے کوشش کی بات کرنے کی، اس سے بات نہیں کی، میں کہتا ہوں کہ بالکل جھوٹ بولا ہے، بالکل غلط بولا ہے، ہمارا دبنگ وزیراعلیٰ ہے، نـر وزیر اعلیٰ ہے، غیرتی وزیر اعلیٰ ہے (تالیاں) اس نے، اس نے یہ کہا کہ میری دو مرتبہ، دو مرتبہ آرمی چیف سے میٹنگ کے دوران بات ہوئی ہے اور یہ غلط بات انہوں نے کی ہے، ہم اس کو Condemn کرتے ہیں اس بات کو، ان کو یہ بات نہیں کرنی چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں دو تین دن پہلے اچانک گیا تھا سی ایم ہاؤس، جناب سپیکر، آپ سن لیں:

ے آپ بھی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

جناب سپیکر، میں دو تین دن پہلے گیا تھا سی ایم ہاؤس، وہاں پر ملاکنڈ ڈویژن کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، ان کویہ کہتے ہیں کہ جی ان کو کچھ نہیں ملا، میرے ہوتے ہوئے، میرے ہوتے ہوئے ان کو آٹھ یا دس یاچودہ ایمبولینس ملی ہیں، ملی ہیں کہ نہیں ملی ہیں؟ ان سے تصدیق کرلیں، تو کس طرح نہیں ملیں؟یہ ہوا میں نہیں ہوتا، کسی نے کوئی یونیورسٹی نہیں کاٹی، کسی نے کوئی یونیورسٹی نہیں کاٹی، اگر آپ کو اتنی فکر ہے، اگر آپ کو اتنا غم ہے اپنے دیر کاتو آپ مہربانی کر کے سنٹر سے پیسے لے آئیں اور جا کر خرچ کریں لیکن ایسے پیسے نہ لائیں کہ ایک دن میں آئیں اور دوسرے دن جو ہے وہ نکل جائیں اور وہ خورد برد ہو جائیں۔ میری یہ آپ سے انتہائی گزارش ہے کہ Kindly اس پہ رولنگ دیں، میں آپ کو'کیئرٹیکر' حکومت اور یہ پاک پی ڈبلیو ڈی میں کم از کم دس ارب روپے کی کرپشن ثابت کر کے میں دوں گا، اگر نہ ہوا تو میں Floor of the House کہتا ہوں کہ میں Resign کردوں گا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، کیسی باتیں کر رہے ہیں، یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ دیر کی یونیورسٹی کسی نے بھی Stop نہیں کی اور کوئی بھی

نہیں کر سکتا کیونکہ عمران خان کا ارادہ، اس کی نیت دو چیزوں پہ بالکل صاف ہے، ایک کیا ہے ؟کہ مر جاؤں گا، مر جاؤں گا، جھکوں گا نہیں، یہ بات ٹھیک ہے کہ غلط ہے؟ اور دوسری بات صحت اور تعلیم پہ، صحت اور تعلیم پہ کسی قسم کا کوئی----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: لائق خان، Windup کریں جی۔

جنا ب لائق محمد خان: ایک، ایک دو منٹ، دو منٹ، بات ڈی آئی خان موٹروے کی ہے، آپ مجھے بتائیں کہ دوسری جگہ پہ اگر موٹروے بنتا ہے تو اگر ڈی آئی خان میں موٹروے بن جائے تو کونسی بری بات ہے لیکن آپ ایک مہربانی کریں گے جناب سپیکر، اور ہر صورت میں یہ مہربانی کریں گے کہ دس ارب روپے کی جو کرپشن ہوئی ہے، جو ان لوگوں نے کی ہے، پی ڈی ایم کے وقت، اس کے لئے آپ رولنگ دیں۔ میں آپ کو دعوے سے کہتا ہوں کہ ہمارا جو سیکرٹری آیاز تھا، سیکرٹری آیازتھا جو سیکرٹری فنانس تھا، وہ دو ارب روپے خود لوٹ کر لے کر گیا ہے، اس کا بھی ثبوت میرے پاس موجود ہے، مہربانی کر کے یہ ثابت ہو جائے گا کہ پی ٹی آئی والوں نے کرپشن کی ہے کہ انہوں نے کرپشن کی ہے، اس کی مہربانی کر کے رولنگ دے دیں، پلیز۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ لائق خان، بہت شکریہ۔ Honourable Minister for Law.

(قطع کلامیاں) پلیز رشاد خان، میری ایک بات سن لیں، دیکھیں، نہیں اس طرح باتیں نہیں چلیں گی، اگر آپ مجھے Dictate کرنے کی کوشش کریں گے، اپوزیشن، یہ تو کوئی بات نہیں ہے ناں، جب ہماری ایک بات آپ کے ساتھ طے ہوجاتی ہے، ہم آپ کو حکومت سے زیادہ ٹائم دیتے ہیں تو پھر آپ اپنی باری پہ پھر کیوں وہ-----

جناب رشاد خان: آپ نے سب کے لئے ٹائم مختص کیا ہے۔

جناب سپیکر: بیشک مختص کیا ہے رشاد خان، میں نے، پھر دیکھیں آپ کا Behavior ٹھیک ہوگا، میرے سر آنکھوں پہ، آپ کا نہیں ہوگا----

جناب رشاد خان: ایک آدھ دفعہ سر----

جناب سپیکر: اس ایک آدھ کو بھی قابو میں رکھیں ناں، اس طرح توبدمزگی ہوگی ناں، ادھر لوگ زیادہ ہیں پھر آپ کہیں گے کہ یہ بولتا نہیں ہے ۔ ٹھیک ہے جی، رشاد خان اچھے آدمی ہیں، شریف آدمی ہیں، یہ بات کرلیں ۔

جناب رشاد خان: تھینک یو سر،مہربانی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔تمام تعریفیں اس بابرکت ذات کے لئے ہیں جو زمینوں اور آسمانوں کو بنانے والا ہے، جہانوں کو پالنے والا ہے، ہم سب کا رب ہے، خالق ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ عزت اور ذلت، نفع و نقصان، زندگی اور موت اسی ذات کے ہاتھ میں ہیں اور میری یہ دعا ہے کہ اللہ ہم سب کی مغفرت اور پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی شفاعت نصیب فرمائے۔ شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے بجٹ بحث میں شامل ہونے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں وزیراعلیٰ صاحب، ان کی حکومت، وزیر خزانہ آفتاب عالم صاحب کا، ان کو میرے خیال سے میں مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی 2024-25 بجٹ تیار کرنے کی اور اسمبلی میں پیش کرنے کی۔ جناب سپیکر، میری ایک چھوٹی سی ریکویسٹ ہے، شروع میں یہ اسمبلی کا جو ہمارا سٹاف ہے یا ہاسٹل کا ہے یا فنانس ڈیپارٹمنٹ کا ہے، کافی ان کو اضافی کام کرنا پڑتا ہے، ایکسٹرا بوجھ ان پہ آجاتا ہے، بجٹ کے دوران، تو یہ میری ریکویسٹ ہوگی کہ Windup میں ان کے لئے بونس یا الاؤنس کا اعلان کیا جائے۔ جناب سپیکر، موجودہ بجٹ انتہائی مشکل حالات میں بنایا گیا، اس میں کوئی شک نہیں ہے، صوبے کے حالات انتہائی خراب ہیں، معاشی طور پر بھی ہم تقریبا کنگال ہیں، ہمارے گزشتہ دور میں بیرونی قرضوں کا جو حجم بڑھا ہے صوبے پہ، وہ بھی کافی زیادہ ہے۔ جناب سپیکر،2013-14 کے جو ترقیاتی منصوبے ہیں، فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے وہ ابھی تک زیر تکمیل ہی ہیں۔ جناب سپیکر، وزیر خزانہ صاحب خود یہ کر چکے ہیں کہ مطلب بانوے ترپانوے پرسنٹ فنڈ ہمیں مرکز پہ Dependکرنا پڑتا ہے، یہ آپ اگر بجٹ کی بکس دیکھیں، صرف وہ الفاظ کی مطلب ہیری پھیری ہے، آپ وہ سارے دیکھیں، وفاقی ٹیکسز ہیں، Federal tax assignment ہے، اگر یہ War and terror میں جو پیسے ہیں یا Straight transfer ہے، اگر نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے جو بھی ہےجناب سپیکر، صرف اس میں ایک یہ جو صوبائی محصولات ہیں، اس کے علاوہ یہ سارا یہ فیڈرل پہ Depend کرتا ہے جناب سپیکر، مطلب اتنے سخت حالات میں یہ بجٹ پیش کرنا میرے خیال سے ان کے لئے کافی، ہم سب کے لئے ایک اہمیت کی بات ہے ان حالات میں۔ جناب سپیکر، آئی ایم ایف سے مذاکرات جاری ہیں اور صوبے کے حالات، ملک کے حالات ٹھیک بھی ہو رہے ہیں، مہنگائی میں بتدریج کمی آرہی ہے، مسائل حل ہو رہے ہیں اور ایسے موقع پر آپ

بجٹ پیش کر رہے ہیں تمام صوبوں سے پہلے، مرکز سے پہلے۔ جناب سپیکر، یہ اس صوبے کی روایت رہی ہے کہ مرکز اور صوبہ جب یہ حریف ایک دوسرے کے آجاتے ہیں تو پیچیدگیاں ہوتی ہیں، یہ اس دور کی بات نہیں ہے، ہر دور میں جب بھی مرکز منصوبے میں حریف حکومتیں آئی ہیں، پیچیدگیاں آتی ہیں جناب سپیکر، اس میں آپ بجٹ پہلے پیش کرتے ہیں اور آپ کے پاس فگرز نہیں ہوتے جناب سپیکر، یہاں پر یہ بات ہو رہی ہے، ہمیں کہا جا رہا ہے کہ اپوزیشن بات کرے گی، آپ لوگوں کے پاس فورم ہے بات کرنے کے لئے، آپ کے پاس کیبنٹ ہے، آپ کے پاس اپنی پارلیمانی پارٹی ہے، آپ وہاں پہ بات کریں گے، اپوزیشن کے لئے یہ فلور ہے جناب سپیکر، ہم پہ کوئی پابندی نہ لگائی جائے، ہم پہ کوئی احسان نہ جتایا جائے، یہ ہمارا حق ہے، ہم Criticize کریں گے، ہم تنقید کریں گے، ہم مسائل آپ کے سامنے لائیں گے اور اسی میں ہی، مطلب یہ جمہوریت کا حسن بھی ہے اور یہ حکومت کے لئے آسانی رہتی ہے کیونکہ ایک بہت مشکل کام ہوتا ہے بجٹ بنانا، تو یہ بحث اسی لئے رکھی جاتی ہے کہ جو مسائل ہوں ان کی نشاندہی کی جائے اور حکومت اس پہ عمل کرے۔ جناب سپیکر، ابھی ایک نیا ابھی آ رہا ہے، ایک سو اکیس (121) ارب روپے سر، ہم ابھی مطلب اور قرض لینے جا رہے ہیں، عالمی بینک سے 60 ارب 52 کروڑ روپے، اے ڈی بی (ایشین ڈیویلپمنٹ بینک) سے ہم لے رہے ہیں 46 ارب روپے Something، USAID سے تین ارب روپے لے رہے ہیں، چین سے 01 ارب 49 کروڑ روپے، ایک سو اکیس (121) ارب روپے اور قرضے آرہے ہیں جناب سپیکر، کون ذمہ دار ہوگا؟ کل آپ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے روایت تبدیل کردی ہے، ہم نے بجٹ پیش کردیا ہے، ہم مرکز کے اس کے پابند نہیں رہتے لیکن مستقبل میں اس صوبے میں جو حالات بگڑیں گے، اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ جناب سپیکر، یہ ذمہ داری لینی چاہیئے ان کو، ان کو چاہیے کہ وہ بے روزگاری پہ کام کریں۔ جناب سپیکر، ایک بھی منصوبہ نہیں ہے، اس میں کونسی یونیورسٹی آپ بنا رہے ہیں، آپ تو کالجز سارے لے کر جا رہے ہیں کرائے کی بلڈنگز پہ، رینٹ پہ آپ ڈگری کالجز بنائیں گے، پرائمری سکول رینٹ پہ لیے جائیں گے جناب سپیکر، آفسز میرے خیال سے حکومت میں نہیں، یہ نہیں ہوتا جناب سپیکر، آپ ادارے بنائیں، آپ پرائیویٹ سکولوں میں پرائیویٹ ادھر جو ہیں آپ کالجز نہ کھلوائیں آپ کو چاہیئے کالجز بنائیں، یونیورسٹیاں بنائیں، آپ دیکھیں ناں، یہ میری یہاں پہ جو ثوبیہ نے بات

کی، دیر کی جو انہوں نے بات کی، دیر کا پراجیکٹ ہے، اے ڈی پی سکیم ہے، 200/205، یہ پراجیکٹ Include کیا گیا ہے 22-2021 میں، اور یہ جو بانی چیئرمین صاحب ہیں، ان کے ڈائریکٹیوز پہ Issue کیا گیا ہے جناب سپیکر، ابھی 24-2023 میں 25-2024 میں وہ اے ڈی پی سے نکال دیا گیا، کون ذمہ دار ہوگا؟ اگر آپ کا خیال ہے وہ جیل میں ان شاءاللہ وہ باہر آنے والے ہیں، سب سے پہلے آپ سے پوچھیں گے، ان کے جو منصوبے ہیں، آپ ان کے کہنے پر جو یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کو لوگوں نے مطلب "کنگی" پہ، "پنسل" پہ، "مولی گاجر" پہ آپ لوگوں کو ووٹ، یہ عمران خان کو پڑا ہے جناب سپیکر، اس کا جو ایجنڈا ہے، کم از کم اس کو تو آگے بڑھائیں وہ جو انہوں نے اے ڈی پی میں سکیمیں ڈالی ہیں، ان کو یہاں سے نکالنا جارہا ہے پھر اس پہ بات ہورہی ہے، ہمیں اس پہ منع کیا جارہا ہے، ہمیں اس پہ آنکھیں دکھائی جارہی ہیں کہ آپ یہ بات نہ کریں، ہم کیوں نہیں کریں گے؟ جناب سپیکر ہمارا حق ہے، ہمیں بتانا ہے، حکومت کا کام ہے اس پہ عمل کرے یا نہ کرے۔

جناب سپیکر، یہ صوبہ یہاں پہ دہشت گردی رہی ہے جناب سپیکر، دو دہائی سے ہم دہشت گردی کا سامنا کر رہے ہیں جناب سپیکر ، جائیں ناں آپ جگہ جگہ دیکھیں، ناکے بنے ہوئے ہیں، میرا اپنا ڈسٹرکٹ جناب سپیکر، میں چیلنج کرتا ہوں، جناب سپیکر، آپ بھی جائیں ناں، وہاں پہ آپ ڈسٹرکٹ میں Inہوں گے، آپ کا شناختی کارڈ چیک کیا جائے گا، یہ ہوتا ہے ملک، یہ ہوتی ہے پولیس، یہ ہوتا ہے کام، اپنے ڈسٹرکٹ میں لوگ جاتے ہیں، لوگوں کے شناختی کارڈز چیک کر تے ہیں، ہمارے صوبے کے حالات یہ ہیں اور آفتیں ہم پہ ہی پڑتی ہیں۔ جناب سپیکر، 2005 کے تباہ کن زلزلہ کا ہم نے سامنا کیا ہے جناب سپیکر، 2010 کے سیلاب کا ہم نے سامنے کیا ہے، ابھی حالیہ بارشیں جناب سپیکر، میں نے پچھلی دفعہ بھی بات کی، ان بارشوں میں کوئی کام نہیں ہوا جناب سپیکر، یہاں پہ بجٹ بن رہا ہے وہاں پہ روڈز ابھی تک بند پڑے ہوئے ہیں، کتنے پیسے ڈسٹرکٹ میں آئے ہیں، بتانا چاہیئےکہ وہاں پہ کتنے پیسے گئے ہیں، کتنے روڈز کھلےہیں، کتنی سکیمیں فعال ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر، میں نے Last time بات کی تھی، میں نئے ہاسپیٹل آپ سے نہیں مانگ رہا، نہ آپ مجھے دیں گے، جو ہمارا ہاسپیٹل زمین پہ پڑا ہوا ہے جناب سپیکر، بشام ہاسپیٹل، اس کے لئے پیسے نہیں ہیں جناب سپیکر، اس کے لئے پیسے مقرر کریں جناب سپیکر، یہ میری ریکویسٹ ہے، وہاں کے لوگ جو ہیں، آپ صحت کارڈ کا ہمیں بتاتے ہیں جناب

سپیکر، انہوں نے ماضی سے کچھ بھی نہیں سیکھا جناب سپیکر ، صحت کارڈ ماضی کا منصوبہ ہے، میں اس کی تعریف کرتا ہوں، اچھا منصوبہ ہے، اس میں جو خامیاں ہیں، آپ کے ممبرز خود بول رہے ہیں، یہاں پہ اٹھ اٹھ کر بول رہے ہیں، اس میں جو خامیاں ہیں، آپ دس لاکھ روپے اگر دیتے ہیں، یہ مریض کی صوابدید پہ دیں جناب سپیکر، یہ نہ کریں کہ اس میں پھر مریض کو بتایا جاتا ہے کہ فلاں مرض جو ہے اس کے پیسے نہیں ہیں، آپ Payment کریں، یہ دس لاکھ روپے اس کے لئے ہیں، یہ ختم ہو جائیں تو پھر مطلب وہ جیب سے لگائے یا کچھ اور کرے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، صحت کارڈ میں آپ کے علم میں جناب سپیکر، یہ صوبہ جانتا ہے، سارے لوگ جانتے ہیں، یہاں پہ راتوں رات بلڈنگز پلازے، ہوٹل جو ہیں وہ ہسپتالوں میں تبدیل ہوگئے جناب سپیکر، یہ آپ ریلیف دے رہے ہیں یا کرپشن کا ذریعہ کھول رہے ہیں؟ آپ دیکھیں ناں، اس سٹی میں دیکھیں، پشاور میں دیکھیں، میں شانگلہ کی بات نہیں کرتا، میں ایبٹ آباد کی بات نہیں کرتا، میں سوات کی بات نہیں کرتا، میں پشاور کی بات کرتا ہوں، یہاں پہ دیکھیں، پہلے جہاں پہ ہوٹل تھے وہاں پہ بھی وہ ہاسپیٹلز میں Change ہو گئے ہیں، اس لئے صرف صحت کارڈ کے لئے ہے جناب سپیکر، یہ صحت کارڈ کا منصوبہ ختم ہوجائے گا تو وہ دوبارہ ہوٹل بن جائیں گے جناب سپیکر، قصاب بنے ہوئے ہیں یہ سارے ڈاکٹرز، صحت کارڈ کی آڑ میں، آپ کا چیک اینڈ بیلنس کا نظام نہیں ہے جناب سپیکر، اتنا پیسہ آپ ضائع کر رہے ہیں، اتنا پیسہ ضائع ہو رہا ہے، یہ لوگوں کا پیسہ ہے، یہ فلاحی ریاست ہے، آپ کہہ رہے ہیں فلاحی ریاست ہم بنا رہے ہیں، میں مدینہ کی ریاست کا نام نہیں لیتا، وہ ناراض ہو جاتے ہیں، ادھر سے فلاہی ریاست کا کوئی نمونہ تو پیش کریں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہمارے صوبے کے جو وسائل ہیں، ان پہ جو صوبے کا جو محصول ہے اس پہ سیاست کی جا رہی ہے جناب سپیکر، ہم چاہتے ہیں، یہاں پہ بینچز پہ بیٹھنے والے لوگ ہم چاہتے ہیں، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوجائیں، میں نے یہاں Floor پہ وزیراعلیٰ صاحب نے جو پیش کیا کہ بجلی کے خلاف جو بات کی، میں نے سپورٹ کی ہے، بجلی کی ناروا لوڈشیڈنگ جاری ہے جناب سپیکر، ہم وزیراعلیٰ صاحب کی حمایت کرتے ہیں، کسٹم ایکٹ پہ انہوں نے بات کی، ہمیں کسٹم ایکٹ مالاکنڈ ڈویژن جو ہے، ہمارا لائف سٹائل اوپر کیا جائے، ہمیں تھوڑی سی سہولتیں دی جائیں، پھر ہم پہ کسٹم لاگو کیا جائے۔ جناب سپیکر، ہم جو اچھی چیزیں ہوں گی ہم وہ ان کے ساتھ

کھڑے ہوں گے اور جو بری چیز ہوگی، کم از کم اس کی نشاندہی کریں گے۔ میرے بھائی نے بات کی دو ارب روپے شانگلہ میں دو ارب روپے بالکل دن دھاڑے پرائم منسٹر صاحب آئے ہیں، میرے حلقے میں آئے ہیں، اس نے وہاں پہ میرے بشام میں اس نے جلسہ کیا ہے، دو ارب روپے کا پیکج دیا ہے، وہ ہم نے لگایا ہوا ہے وہاں پہ، وہاں لوگوں کو ملا ہوا ہے، وہاں پہ روڈز بنے ہیں، وہاں پہ کام بنا ہے، آپ مجھ سے پوچھیں ناں، اگر آپ کو 02 ارب روپے پہ شک ہے، آپ جائیں ناں ادھر، یہ ادارے پڑے ہوئے ہیں، ادھر تو ہم کرپشن کی بات کرتے ہیں، وہاں سے ہمیں منسٹر صاحب کہہ دیتے ہیں متعلقہ فورم سے رجوع کریں، میں بھی آپ سے کہتا ہوں، آپ جائیں درخواست دیں، اینٹی کرپشن ہے، آپ کے پاس NAB ہے، آپ کے پاس پتہ نہیں کیا کیا چیزیں ہیں، آپ ان کو استعمال کریں، ہتھکڑیاں پہنائیں جنہوں نے کرپشن کی ہے۔ کرپشن ایک ناسور ہے پھیلا ہوا جناب سپیکر، ہر محکمے میں پھیلا ہوا ہے، سب سے پہلے تو یہاں بیٹھنے والے لوگ اپنے ہاتھ صاف کریں گے تو پھر ہم دوسری طرف جائیں گے، تو یہ بڑا آسان کام ہے، دوسروں پر انگلی اٹھانا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میری تھوڑی سی گزارشات ہیں جناب سپیکر، ایگریکلچر ہے، جو لائیو سٹاک، جو جو ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہیں جناب سپیکر، ہمارا محل وقوع، ہمارا جو طرز زندگی ہے، ہمارا جو کلچر ہے اس صوبے کا، وہ لائیو سٹاک اور اس سے ایگریکلچر پہ Depend کرتا ہے جناب سپیکر، کیا کر رہے ہیں اتنے اربوں روپے یہ ہر سال لے جاتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ کرتے کیا ہیں؟ ان کو ذرا کام تو دیں، ان کو بولیں، ان لوگوں کو پودے دیں، لوگوں کو باغات کے لئے دیں، لوگوں کو شیڈ بنا کر دیں، لوگوں کو کھاد دیں، لوگوں کو آپ وہ چیزیں Facilitate کریں جن سے آپ کے صوبے کا ریونیو بڑھ سکے۔ جناب سپیکر، یہاں پہ ریونیو منسٹر میرے خیال سے نہیں ہیں لیکن منسٹر صاحب ہیں، میں تھوڑی سی توجہ چاہوں گا آپ کی، ایک بہت اہم چیز وہ یہ ہے کہ آپ پراپرٹی ٹیکس پہ بتا رہے ہیں کہ ہم اس کو کم کر رہے ہیں جناب سپیکر، لوگ بھوکوں مر رہے ہیں، بھوکوں، آپ کہہ رہے ہیں پراپرٹی، Real estate کا بزنس تباہ ہو گیا ہے، کون پراپرٹی خریدے گا؟ میری آپ سے ریکویسٹ ہے، کم از کم جو پہلا گھر، جو پہلی زمین، جو پہلی دکان ایک شخص خرید رہا ہے اس کے لئے پراپرٹی ٹیکس، اس کے لئے کوئی ٹیکس نہیں ہونا چاہیئے، اگر یہ فلاحی ریاست ہے، اگر یہ فلاحی ریاست ہے جناب سپیکر، تو ایسا کریں کہ جو پہلی زمین، پہلا

پلاٹ، پہلی دکان، پہلا گھر جو خریدنا چاہ رہا ہے اس کو ٹیکس ریلیف آپ جو دینا چاہ رہے ہیں تو یہ کریں جناب سپیکر، یہ میری ریکویسٹ ہے۔ دوسرا جناب سپیکر، جو پہلے بھی میں نے بات کی، یہاں پہ ایک ممبر نے بات کی، یہ میری ریکویسٹ ہے جناب سپیکر، شہروں پر بوجھ کم کریں جناب سپیکر، سارے ادارے آپ لوگ ادھر بنادیتے ہیں، یہ لے جائیں Peripheries area میں، میں یہ نہیں کہتا کہ آپ شانگلہ میں لے آئیں، آپ یہ Peripheries میں لے جائیں، شہروں پر بوجھ کم ہوگا، وہاں پہ یونیورسٹیاں بنائیں، وہاں پہ ہاسپٹلز بنائیں، وہاں پہ اچھے روڈز بنائیں، وہاں پہ اچھی سہولتیں دیں تو ان شاءاللہ یہ ملک ترقی کرے گا، یہ صوبہ آگے بڑھے گا انڈسٹری میں، جناب سپیکر، ایک سروے کی ضرورت ہے۔ پی اینڈ ڈی ہمارا غیر فعال پڑا ہوا ہے جناب سپیکر، پی اینڈ ڈی کچھ کام نہیں کرتا، وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، پی اینڈ ڈی کا ایک کام لگائیں، صوبے کا سروے کروائیں جناب سپیکر، جہاں پہ ہمارے صوبے میں مطلب ایسی جگہیں ہیں، کہیں پہ پانی ہے، کہیں پہ مطلب سیاحت ہے، کہیں پہ زمین اچھی ہے، باغات ہیں، بجلی کے وہ ہمارے شانگلہ میں بن رہے ہیں کافی، ان علاقوں میں چترال میں بننے چاہئیں، دیر میں بننے چاہئیں، مانسہرہ میں بننے چاہئیں، بٹگرام میں بننے چاہئیں، جہاں پہ پانی ہے وہاں پہ یہ منصوبے لگائیں ناں جناب سپیکر، جہاں پہ زیتون کی کاشت ہو رہی ہے، جہاں پہ زیتون کی کاشت ہو رہی ہے وہاں پہ مطلب وہ چیزیں، جناب سپیکر، معدنیات بہت اہم محکمہ ہے جناب سپیکر، اور میرے خیال سے اس بجٹ میں نہ کسی منسٹر صاحب نے نہ جو وائٹ پیپر ہے، اس میں میں نے کوئی ایسی چیز دیکھی، کہہ رہے ہیں ہم کمپنی بنا رہے ہیں جناب سپیکر، ہر سال ہم سنتے ہیں، معدنیات میں کوئی کام نہیں ہو رہا، اس کے لئے سب سے پہلے تو اس کو Ban کریں جناب سپیکر، جو کام ہو رہا ہے، ہمارے صوبے کا سارا پیسہ ضائع ہو رہا ہے، اچھی پالیسی بنائیں، سب سے زیادہ Mine workers production جو ہے لیبر کا، وہ شانگلہ کرتا ہے سب سے زیادہ، آپ جائیں، آپ حیدرآباد جائیں، آپ بلوچستان جائیں، آپ یہاں پہ فاٹا ایریا میں، Merged area آپ کو شانگلہ کے لوگ ملیں گےجناب سپیکر، ایک Working folk schoolتو ہمارا حق بنتا ہے جناب سپیکر، مائنز کی جو رائیلٹی جو سبسڈی ان کی بنتی ہے، جو ترقیاتی کام ان علاقوں میں ہونا چاہیے، وہ تو ہمارے علاقے میں نہیں ہوتا، یہ پیسے کہاں جاتے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ میری ریکویسٹ ہے، اس چیز کو یقینی

بنائیں، جن علاقوں کے لیبر ہیں، جو سبسڈی، جو رائیلٹی جو چیزیں ہوں وہ ان علاقوں میں لگائے جائیں جہاں سے مطلب لیبر آپ کے لئےآتے ہیں Working Folk School ہمارا جناب سپیکر، بہت پرانا مطالبہ ہے، میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ وہ آپ کریں۔ جناب سپیکر، یہاں پہ Covid کے بارے میں بات کی جناب سپیکر، مجھے ذرا یہ بتائیں، کہہ رہے ہیں کہ 2013 جو حکومت تھی 2018 وہ ناکام اس وجہ سے ہوئی کہ Covid آ گیا تھا جناب سپیکر، Covid نے یہاں پہ نقصان کیاہے، مجھے یہ بتائیں آپ کا ریونیو اکٹھا نہیں ہوا، مجھے ایک صوبہ بتائیں، میں آپ کی بات نہیں کر رہا ہوں، آپ بلوچستان کا دیکھیں، ایک صوبہ مجھے بتائیں، ان کا Revenue collect نہیں ہوا، کونسی ایسی آفت آگئی؟ Covid تو آپ کو پیسے لینے کا بہانہ بن گیا ہے حکومتوں کے لئے، ہمارے ہاں آفتیں آ جاتی ہیں، لوگوں کے گھر گر جاتے ہیں، یہاں پہ گورنمنٹ کے لئے پیسہ آجاتا ہے، Covid تو میرے خیال سے----

<u>جناب سپیکر</u>: رشاد خان، Windupکریں جی۔

<u>جناب رشاد خان:</u> جناب سپیکر، صرف آخری دو منٹ سر ----

<u>جناب سپیکر</u>: آپ نے تو اپوزیشن لیڈر سے بھی لمبا ٹائم لے لیا مگر آپ۔

<u>جناب رشاد خان:</u> جناب سپیکر، آخری، صرف آخری دو منٹ سر۔ سر، تین ہزار گھر، سر، میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، جو سچائی حقیقت پر مبنی ہے، یہ عقل مانتا ہے تین ہزار گھر بن سکتے ہیں، آپ کو یہ ماننا پڑے گا جناب سپیکر، جو آپ نے ایک کروڑ گھر کا جو نعرہ لگایا تھا وہ جھوٹا تھا، اگروہ سچا تھا تو آج آپ پچیس لاکھ گھر بنانے کا اعلان کر دیں جناب سپیکر، کم از کم بیس لاکھ تو کرتے، اچھا منصوبہ ہے، تین سے ان شاءاللہ 06 ہزار ہوجائیں گے، 06 ہزار سے ان شاءاللہ دس ہزار ہوجائیں گے،01 کروڑ پہ ایک دم چھلانگ نہ لگائیں۔ یہ صوبہ آپ کا، یہ لوگ آپ کے ہیں، آپ کو تین دفعہ، تین دفعہ، ہم بھی اس اسمبلی میں تین دفعہ آئے ہیں جناب سپیکر، میری بھی تیسری بار ہے، (مداخلت) کریں، میری خواہش ہوگی کہ آپ کریں جناب سپیکر، اچھی بات ہے، کرنا چاہیئےجناب سپیکر، یہاں پر بات کی گئی کہ 28 مئی، Windup کرتا ہوں، 28 مئی کے بارے میں، 28 مئی جناب سپیکر، "یوم تکبیر"، اس ملک کو ناقابل تسخیر بنایا گیا، یہ میرے خیال سے ایک ایسا کارنامہ ہے، یہاں پہ امجد بھائی کہہ رہے ہیں کہ آپ بھٹو صاحب کو شہید نہیں کہتے، ہم کہتے ہیں کہ وہ شہید ہیں، میں نہیں کہتا، یہ تو عدالت کہتی ہے۔ (تالیاں) عدالت نے Declare کر دیا ہے، Review اس کا آگیا ہے کہ وہ

شہید ہیں اور یہ ان کے کارنامے ہیں جناب سپیکر، لیکن یہ آپ کی کم ظرفی ہے آپ لوگوں کی، آپ جو بنچز پہ بیٹھے ہوئے ہیں ناں Mind نہ کیجئے گا لیکن اتنی کم ظرفی تو نہ کریں جناب، یہ تو آپ کے علم میں ہے، مطلب وہ کیا پریشر تھا، اس ٹائم ایٹمی دھماکے انڈیا نے کئے تھے، یہ میاں محمد نواز شریف کو یہ کریڈٹ جاتا ہےجناب سپیکر----

Mr. Speaker: Reshad Khan, kindly, thank you, Sir.

جناب رشاد خان: Windupکر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں کر رہے آپ۔

جناب رشاد خان: اگر وہ اس ٹائم پرائم منسٹر نہ ہوتے، آپ نے کیا کیا ہے جناب سپیکر، آپ نے جو پائلٹ آئے تھے، وہاں پہ چائے پلا کر عزت اور احترام کے ساتھ بھیج دیا، اگر اس ٹائم آپ کے پاس سے یہ ہوتا ناں، یہ ایٹمی دھماکے نہ ہوتے، یہ کریڈٹ آپ ہمیں دیں، یہ کریڈٹ آپ ہمیں دیں کہ ہم نےایٹمی دھماکے کئے ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آخری بات، ایک اور بات کی میرے دوست نے کہ ہمارے Nomination papersجو ہیں وہ Rejectہو گئے ہیں، ہماری Nomination، یہاں پہ ممبرز سارے Rejectہو گئے تو کیا ہوا جناب سپیکر، Reject ہوئے ہیں، آپ کیسے بیٹھے ہوئے ہیں؟ آپ کو تو Facilitateکیا گیا ہے، آپ کو 2013 سےFacilitate کیا جا رہا ہے----

جناب سپیکر: رشاد خان، .Thank you very muchجناب وزیر خزانہ، ہیں؟

(شور)

جناب سپیکر: شروع ہو جائیں۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

جناب سپیکر: یار، بہت لمبی بات ہو گئی ہے،یار رشاد خان،Kindly باقی لوگ بھی ہیں ناں، آپ کا بھی بہت شکریہ، میں مشکور ہوں آپ سب کا۔

وزیر خزانہ: نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، میں ایک بات کر لوں،رشاد خان، آپ کا بھی، اپنی بہن کا بھی، تمام اپوزیشن کا بھی میں بڑا مشکور ہوں، حکومتی بنچوں کا بھی بڑا مشکور ہوں کہ ہم نے بہت اچھے ماحول میں یہ سارا وہ Conductکیا ہے تو اب جناب، ہمارے وزیر خزانہ جو ہیں، وہ اس کو Conclude کریں اس بات کو۔

وزیر خزانہ: نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ شکریہ جناب سپیکر میں اپنی طرف سے اپنی حکومت کی طرف سے اپنے وزیراعلیٰ صاحب کی طرف سے اپنے معزز اراکین اسمبلی کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے قلیل وقت میں ان کے اوپر دو بجٹ آئے، ایک کے بعد دوسرا اور انہوں نے بھرپور حصہ لیا، اس میں اپنا کردار ادا کیا، اپنےInputs دیئے، خصوصی طور پر اس بجٹ کے حوالے سے جو2024-25 financial year کا ہے اور میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اپنے اپوزیشن بھائیوں کا بھی، جنہوں نے مفید مشورے دیئے اور کچھ معاملات میں مجھے یہ لگا کہ اس میں تنقید برائے تنقید بھی ہوئی لیکن بہرحال ہم پھر بھی ویلکم کرتے ہیں، اپنی اصلاح کریں گے ان شاءاللہ، جو کوتاہیاں ہیں جو کمزوریاں ہیں۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے اپوزیشن لیڈر صاحب نے ایک کوئسچن Raise کیا تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ سے آپ پہلے بجٹ کس لئے پاس کر رہے ہیں؟ یہ آپ خلاف ورزی کر رہے ہیں، یہ آپ روایات توڑ رہے ہیں، تو جناب سپیکر، ایک تو قانونی کوئی Barنہیں ہے، نہ آئینی نہ قانونی کہ صوبائی حکومت فیڈرل گورنمنٹ سے پہلے بجٹ پیش نہیں کر سکتی۔ دوسرا جناب سپیکر، اگر بجٹ ہم پہلے بھی پیش کرتے ہیں تو بجٹ ایک مجموعہ ہوتا ہے Estimationکا، اندازوں کا مجموعہ ہوتا ہے، اس میں اندازے لگائے جاتے ہیں، اور اٹھارہویں ترمیم کے بعد ویسے بھی جو این ایف سی ایوارڈ ہے جس کو ہم Agitateبھی ہم کافی بار کر چکے ہیں اورکرنے جا بھی رہے ہیں کہ اس میں جو Divisible pool اور جو اپنا این ایف سی شیئر ہوتا ہے، اس کے حوالے سے، اس کے حساب سے آپ کو شیئر ملتا ہے، آپ نے اندازے لگانے ہوتے ہیں، تو اس بار جو ہم نے اندازہ لگایا تھا جو ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے ملیں گے اپنے شیئرز، چودہ پرسنٹ کے حساب سے جو این ایف سی میں ہمارا شیئر بنتا ہے، حالانکہ یہ شیئر بہت بڑی زیادتی ہے جناب سپیکر، کیونکہ Merger کے بعد ہمارے اندازے کے مطابق تقریباً انیس پرسنٹ شیئر بنتا ہے جو کہ فیڈرل گورنمنٹ نہیں دے رہی اور یہ زیادتی ہے ان لوگوں کے ساتھ کہ جو کہ پچھلے پچاس سالوں سے قربانیاں دے رہے ہیں، اس ملک کی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں، وہ شہادتیں بھی دے رہے ہیں، وہ Financially بھی Suffer ہو رہے ہیں، وہ مختلف طریقوں سے Suffer ہو

رہے ہیں لیکن فیڈریشن کو کوئی ادراک نہیں اس بات کا کہ آیا Twenty Fifth constitutional amendmentکے بعد ان کو At least ان کا حق دیا جائے اور ان کو جو ان کا Due share ہے وہ دلایا جائے۔ جناب سپیکر، ہمیں Fourteen percent کے حساب سےNine zero two (902) billion ملیں گے جس کے Estimation سے جس کے اندازوں کے مطابق یہ بجٹ بنایا گیا اور اس کے علاوہ باقی بھی اندازے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ One percent share جو ہمارا War on terror میں ہے، وہ One hundred eight (108) billion کا بنتا ہے، تو اس کے حساب سے اندازے لگائے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، اگر یہ شیئر ہمیں اپنےDue حساب سے Nineteen percentسے مل جاتا ہے تو ہمیں مزید دو سو ساٹھ (260) ارب ملیں گے کہ جس کی مدد سے ہم اپنے Merged districts میں کافی ڈیویلپمنٹ کر سکیں گے، پھر شاید ہمیں اس Three percent کی ضرورت بھی پیش نہ آئے جو انہوں نے Pledge کیا ہوا تھا کہ ہم دس سال کے لئے Per year hundred (100) billion دیں گے، Merged districts کو کہ جس سے وہ علاقے وہ لوگ جو کہ ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے تھے، وہ ترقی کی دوڑ میں At least settled districts کے برابر آجائیں یا باقی پاکستان کے ڈسٹرکٹس کے برابر آ جائیں، تو اگر وہ پہلے تو حق بنتا ہے کہ وہ بھی دے دیں لیکن اگر وہ کم از کم نہیں دیتے یا Delay کرتے ہیں تو کم از کم ہمیں Nineteen percent سے جو کہ Due share ہمارا بنتا ہے وہ کم از کم دے دیں تو ان کی مہربانی ہوگی۔ جناب سپیکر، یہاں پہ بات کی گئی، اچھا جناب سپیکر، دوسری بات یہ Fourteen percent share جو ہے ہمارے صوبے کا یا Nineteen percentجو ہمارا Claim ہے، ہمارا Due right ہے، یہ اندازہ Census 1998کے مطابق جناب سپیکر، اگر آپ کو پتہ ہے کہ اس کے بعد دو بار مزید Census ہوئے ہیں 2017 میں اور I think so کہ 2022-23 میں 2022 میں Census ہوئےہیں Last timeاگر اس سے حساب سے دیکھا جائے تو ہو سکتا ہے ہمارا Share اس سے بھی زیادہ بنے کیونکہ ہماری Population اور باقی چیزیں بھی بڑھ گئی ہوئی ہیں تو جناب سپیکر، فیڈرل گورنمنٹ سے اور فیڈریشن سے ہماری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ کم از کم ہمارے لوگوں کی قربانیاں War on terror میں Frontlineصوبہ ہونے کے ناطے کم از کم ہماری قربانیوں کی Recognition میں ہمیں اپنا Due right دیا جائے جو ہمارا حق بنتا ہے۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ صحت کارڈ پہ بات کی گئی، صحت کارڈ

میرے خیال میں جناب سپیکر، یہ جو پی ڈی ایم کی گورنمنٹ تھی اور اس کے بعد ناجائز طور پہ Caretaker مسلط رہی ہمارے اوپر، حالانکہ Constitutional ان کا م مینڈیٹ جوتھاتین مہینے، نوے (90) دن تھا لیکن وہ ہمارے اوپر تیرہ مہینوں سے زیادہ مسلط رہی، تو اس دوران ہم نے دیکھاکہ لوگ کافی پریشان ہیں صحت کے حوالے سے اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ سب سے زیادہ سزاتمام مظالم ایک سائیڈ پہ رکھ دیں جو انہوں نے پاکستان تحریک انصاف کے اوپر کئے، جنہوں نے بھی کئے ہیں، جن قوتوں نے بھی کئے ہیں لیکن جو ظلم ستم صحت کارڈ بند کرنے کے اوپر انہوں نے لوگوں کے اوپر کیا، میرا یہ یقین ہے، میرا یہ دعویٰ ہے کہ الحمدللہ اس کی بنیادپہ لوگ بیدار ہوئے ہیں، انہوں نے پاکستان تحریک انصاف کی حقیقت کوصحیح طور سے جانا پہچانا ہمارے منشور کو اور الحمدللہ اس کا کریڈٹ بھی دیا آٹھ فروری کو اور دوسری بات کہ ہم سے فارم سنتالیس کے اوپر فیڈرل گورنمنٹ بھی چھینی گئی اور دوسری پراونشل گورنمنٹس بھی، Even سندھ گورنمنٹ بھی ہم سے چھینی گئی۔ جناب سپیکر، صحت کارڈ میں سوال اٹھایا گیا کہ Merged districtsکے لئے نو (9)بلین اعلان کیا گیا لیکن ایلوکیشن جو ہے وہ Six billion بلین ہے تو ٹوٹل جو ہماری ایلوکیشن ہے تو وہ ہم ایڈجسٹ کر سکتے ہیں، وہ Six billionکے ساتھ اگر مزید خرچہ ہوا تو وہ ہم اس میں ایڈجسٹ کر لیں گے، اس میں کوئی Rocket science نہیں ہے۔ جناب سپیکر، "احساس اپنا گھر" کے حوالے سے مذاق اڑایا گیا کہ وہ پچاس لاکھ گھر میں صرف پانچ ہزار گھر بن رہے ہیں، تو جناب سپیکر، ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ فیڈ رل منصوبہ تھا، وہ تو میرے قائد کا یا میری فیڈرل گورنمنٹ کا، جو پاکستان تحریک انصاف کی فیڈرل گورنمنٹ آئی ہوئی تھی 2018 میں، وہ آپ کو پتہ ہے کہ کیا Situation بن گئی تھی، Initially financial crunchتھا، Financial crises تھے، اس کے بعد جناب سپیکر، سو سالوں میں جووبا ء آئی ہے پوری دنیا میں تو وہ وباء آئی، اس وباء کے نتیجے میں ساری دنیا کا ٹریڈ، کاروبار، سارا نظام درہم برہم ہوا، Chock ہوا، الحمدللہ اس Crisis کے دور میں بھی جو کہ میرے قائد کا Vision تھا یا جو اس کے دل میں درد تھا، وہ بہترین طریقے سے ملک کو چلایا کہ باقی دنیا نے Appreciate کیا، پوری دنیا نے کہ اگر Covid میں کسی ملک نے Survive کیا یا Progress کی تو وہ صرف اور صرف پاکستان ہے، تو جناب سپیکر، یہ کریڈٹ بھی میری حکومت کو جاتا ہے، وہ دوسری بات ہے کہ کافی

چیزیں جو وہ کرنے جا رہے تھے وہ نہیں کر پائے، چونکہ پانچ سال مکمل نہیں کیا، ساڑھے تین سال حکومت تھی تو یہ پانچ ہزار گھر جو ہیں یہ ہماری پراونشل گورنمنٹ کی، ہمارے چیف منسٹر کی Initiation ہے اور وہ ان شاءاللہ ان کو Initiate کرنے جا رہے ہیں تو اس کے لئے Three billion مختص ہیں، ان کی انفارمیشن کے لئے جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ بی آر ٹی کے منصوبے پہ تنقیدیں کی گئی ہیں، بی آر ٹی کے لئے جناب سپیکر، جس طرح سے میں نے پچھلی بار بھی بتایا تھا کہ حکومتیں تمام منصوبے ضروری نہیں کہ وہ Profit کے لئے کریں، کچھ منصوبے اس طرح ہوتے ہیں جو کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہوتے ہیں تو اس لئے بی آر ٹی اگر اس کی Utility کو دیکھا جائے تو بی آر ٹی میں تقریباً زیادہ ترغریب لوگ سفر کرتے ہیں، ہماری بہنیں مائیں سفر کرتی ہیں، ہمارے Disable لوگ سفر کرتے ہیں، جو ہماری روایات ہیں، ہمارے رواج ہیں، ہمارا پشتون کلچر ہے تو اس کے حساب سے جوکہ پچھلا ٹرانسپورٹ سسٹم تھاتو اس میں کافی طور پر ہماری Female insecure تھیں، تو الحمدللہ میں فخر کرتا ہوں اس منصوبے پہ کہ وہ یہ ایک بہترین منصوبہ ہے اور یہ اگر تنقید کرتے ہیں تو ان کی انفارمیشن کے لئے کہ ابھی بی آر ٹی منصوبے میں کافی ہماری Activities, non completeہیں، Incomplete ہیں، کافی کمرشل مارکیٹ اس میں بنتی جا رہی ہیں اور ان شاءاللہ یہ جو Initially یہ Vision تھا کہ یہ Self sustainable ہوگا تو ان شاءاللہ یہ پاؤں پہ خود کھڑا ہوگا اور اس کے لئے Future میں پھر سبسڈی کی ضرورت نہیں ہوگی جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ اسی بی آر ٹی سے کم از کم03 لاکھ سے زیادہ لوگ مستفید ہوتے ہیں تو میرے خیال میں Three billion سالانہ وہ اتنی بڑی رقم نہیں ہے جو کہ یہ Facility دی جارہی ہے لوگوں کو، لوگوں کے قیمتی اوقات اور ان کا وقت جو ہوتا ہے وہ ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ Merged districts کے حوالے سے دوسری یہاں پہ Queries کی گئیں کہMerged districts کے لئے آپ لوگوں نے جو رقم مختص کی ہے اور اس کی مد میں بھی پہلے جو Receipts ہیں وہ بہت کم آچکے ہیں، تو جناب سپیکر، پہلے بھی جو تخمینہ لگایا گیا ہے Merged districtsکے حوالے سے، تو اس میں زیادہ تر شیئر پھر جو ہمارا Former province کا Setup تھا، Settled districts کا Set upتھاتواس سے اس کوCompensateکیا گیا ہے تو اس بار بھی اگر خواہ مخواہ میں ہمارے ساتھ فیڈرل گورنمنٹ زیادتی کرے گی تو ہم

اس کوصوبےسے Compensateکریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا سوال اٹھایا گیا چشمہ رائٹ بنک کینال جو کہ الحمد اللہ میرے وزیر اعلیٰ صاحب کے Vision کے مطابق، ہماری حکومت کے Vision کے مطابق، چاہیئے تو یہ تھا کہ بہت پہلے ہوجاتا، ہمارا ماننا ہے کہ یہ صوبے کے لئے ایک فوڈ باسکٹ کا کردار ادا کرے گا ان شاء اللہ، اس کے لئے اعلان کیا گیا Nine billion لیکن ایلوکیشن ہے Two billionاور میں، Sorry ten billion، billion Ten کا اعلان کیا گیا اور ایلوکیشن Two billionہے لیکن میں اس ہاؤس کو Assureکرانا چاہتا ہوں کہ دیکھیں بجٹ میں Initially estimationہوتی ہے، پھر بعد میں جا کر تو اس کی Re-appropriationہوتی ہے اور Finally by end of the financial yearپھر Actual costیا Estimationجو ہے وہ سامنے آ جاتی ہے، تو جناب سپیکر، اس میں کوئی اتنی بڑی مسئلے والی بات نہیں ہے، ان شاءاللہ اس کی Re-appropriation کے لئے ایلوکیشن مزید کریں گے، یہ ہاؤس کو Assureکراتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، کنڈی صا حب کی طرف سے اور دوسرے معز ز صاحبان کی طرف سے PEDOیا Power generationجو ہمارا دعویٰ تھا، ہمارے قائد کا دعویٰ تھا، ہماری پارٹی کا دعویٰ تھا، تو اس پہ کافی تنقید کی گئی تو الحمدللہ اس میں کافی منصوبے Completeہیں، اس پہ کام ہو چکا ہے، وہ نیشنل گرڈ میں شامل ہیں اور جو ہمارا Mini micro hydroکا ایک Conceptتھا کہ چھوٹے چھوٹے پاور سٹیشنز بنائے جائیں تو وہ تو میرے خیال میں سینکڑوں سے بھی زیادہ ہیں، تین تو Hand overہو چکی ہیں، وہ Completeہیں Mini micro hydel power stations جو کہ فیز ون تھا اور ابھی بھی تقریبا سینکڑوں پہ کام ہو رہا ہے تو یہ تقریبا تعداد بنتی ہے ہزار سے بھی اوپر، جو کہ آدھا میگا واٹ، 300 KVA، 500 KVA، 700 KVA اس حساب سے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، کافی اور پراجیکٹس ہیں جس طرح جبوڑی مانسہرہ میں ایک پراجیکٹ ہے "کوٹو" جو کہ لوئر دیر میں ہے "کروڑا" جو کہ شانگلہ میں ہے، یہ تین پراجیکٹس جناب سپیکر، تقریبا کمیشن ہونے کے لئے تیار ہیں اور آپ کی خوش خبری کے لئے کہ یہ آئندہ اگست میں ان شاء اللہ Handoverہو جائیں گے Commissionedہو جائیں گےاور جناب سپیکر، اس میں "جبوڑی" جو ہے وہ آٹھ میگاواٹ ، "کوٹو" لوئر دیر جو ہے وہ اکتالیس میگاواٹ اور "کروڑا: شانگلہ جو ہےوہ پانچ میگاواٹ ہےاور اس کے ساتھ ساتھ "رانولیا" جو کوہستان میں ایک پراجیکٹ چل رہا ہے جناب

سپیکر، وہ Under constructionہے اور اس کے ساتھ ساتھ باقی بھی Complete projectsجو ہیں، مثلتان تقریبا Eighty five percent Complete ہے، وہ (80) میگاواٹ ہے جناب سپیکر، یہاں پہ تنقید یہی ہے کہ ابھی تک پچاس میگاواٹ بجلی نہ بنا سکے حالانکہ یہ ایک ایک پراجیکٹ اسی (80) میگاواٹ کا ہے جناب سپیکر، مٹلتان کا، اس کے ساتھ ساتھ لاوی چترال میں اور چپری چارخیل یہ بھی چھوٹے چھوٹے پراجیکٹس ہیں جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ بالاکوٹ میں ہے جو کہ Under constructionہے، وہ بھی تین سو میگاواٹ کا بڑا پراجیکٹ ہے اور اس کے ساتھ تو میں نے جس طرح تفصیل بیان کی کہ Mini micro hydelکے تو سینکڑوں منصوبے ہیں، تو جناب سپیکر، یہ اس کے ساتھ اکثر جنرل ایک تنقید کی گئی ہائیڈرو پاور کے حوالے سےیا Windfall levyکے حوالے سے، تو میرے معزز ممبران کے نالج کے لئے Oil & Gas Windfall levy andکی مد میں Alreadyایک Agreedاور ایک Established factor ہے جوکہ فیڈرل اور صوبے کے درمیان ہے، وہ دوسری بات ہے کہ ہم اس کے لئے ایلوکیشن رکھ لیتے ہیں لیکن فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے اس میں کوئی Receiptنہیں آتی۔ جناب سپیکر، Windfall levy کی مد میں اس بار بھی Forty six (46) billion جو کہ ٹوٹل بنتا ہے ہمارا، وہ ہم نے رکھا ہوا ہے، اگر ہمارے معزز ممبران اس میں ناراض ہوتے ہیں کہ ہمارا ایک Claimہے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اور اس کو ہم بجٹ میں Reflectنہ کریں تو یہ بات تو میری سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ آپ کا اگر ایک Claimہو اور وہ Established claimہو تو میرے خیال میں وہ میرا حق بنتا ہے اور میں اس Claimکو Pursueکروں گا، Pressکروں گا، Agitateکروں گا۔ تو جناب سپیکر، ابھی میں آتا ہوں آخر میں Net hydel profitکے اوپر، جناب سپیکر، Net hydel profit early 90sمیں اے جی این قاضی فارمولے کے مطابق ہمارے حساب سے اس 30 جون 2024 کو یہ ہو گا تقریباً اٹھارہ (1800) ارب روپے جو ہمارے بقایاجات ہیں وفاق کے ساتھ جناب سپیکر، یہ فارمولا تمام نیشنل جتنے ہمارے فورم ہیں Including ہمارا CCIجو Council of Common Interestہے، اس سے Approved شدہ ہے اور اس کے ساتھ پچھلے بجٹ میں بھی اور اس بجٹ میں بھی یہ تنقید کی گئی کہ آپ تو بقایاجات سینکڑوں ہزاروں میں بتاتے ہیں، پھر یہاں بجٹ میں کچھ بلین میں لکھا ہوتا ہے جس طرح ایک سو گیارہ (111) بلین اس دفعہ Mentioned ہیں، تو جناب سپیکر، ان کی انفارمیشن

کے لئے کہ یہ دوبارہ 2016 میں CCIسے Approvedشدہ ایک ہمارا Claim تھا اسی Net hydel profitکا لیکن ہم نے پچھلا Claim بھی نہیں چھوڑا لیکن اس Claimکے مطابق بھی ہمیں نہیں دے پا رہےہیں، تو وہ تقریبا Accumulatedہمارا جوکہ 2016 میں Establishedہے ان کے اوپر بنتا ہے، یہ ایک سو گیارہ (111) ارب، اگر یہ اس پہ بھی ناراض ہوتے ہیں کہ اس فگر کو نہیں Include کرنا چاہیئے تو یہ تو میرے خیال میں سمجھ سے بالاتر ہے۔ جناب سپیکر، یہ ہماری Liabilitiesہیں، یہ ہمارے Arrears ہیں، ہم ان کو Claimکرتے رہیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، ہماری بہن کی طرف سے یہ دو باتیں کی گئیں Maidan hospital category D to C اور دیر یونیورسٹی، تو یہ تو میرے خیال میں وائٹ پیپر میں Reflected ہیں، ابھی ڈیٹیل سے اس پہ Deliberationجاری ہے اور ان شاءاللہ میں یہ Take-upکروں گا اپنے Worthy Chief Minister Sahib سے،ان سے ان شاء اللہ ڈیٹیل لیں گے اور ہاؤس کو Assure کراتے ہیں کہ جو ہماری Ongoing schemesہیں، ان شاء اللہ ان میں کوئی ردو بدل نہیں ہو گا۔ تو جناب سپیکر، ابھی نماز کا ٹائم بھی ہے، اچھا موٹروے کے حوالے سے جناب سپیکر، کافی تنقید کی گئی، خاص طور، میرا اپنا تعلق جنوبی اضلاع سے ہے، جو ہمارا Southern belt ہے جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے روڈز، جو ہمارا انڈس ہائی وے ہے جس پہ کافی ڈسٹرکٹس آتے ہیں، ابھی تو ہمارے ساتھ Mergerکے بعد ہمارےMerged districts بھی ہمارے ساتھ آتے ہیں لیکن جناب سپیکر، اس ہاؤس کی انفارمیشن کے لئے کہ پچھلے تقریبا War on terror اور جتنا بھی US forcesکے لئے Supply lineتھی تو وہ یہ Indus Highway route تھی، تو اس کے اوپر جناب سپیکر، ہمارے جو اضلاع ہیں وہ بہت Sufferہوئے، کافی حادثات میں کافی قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا ہے، ہمارے روڈز بار بار خراب ہوئےہیں لیکن بدقسمتی سے اس کے اوپر فیڈرل گورنمنٹ جو کہ Claim کرتی ہے کہ Carry Luger Bill اور ان مدوں میں انہوں نے اربوں روپے بٹورےلیکن ان کو یہ فرصت نہیں ملی کہ وہ ہمارےجنوبی اضلاع جو کہ صرف جنوبی اضلاع کا Route نہیں ہے جناب سپیکر، نہ یہ کراچی تک Route ہے جناب سپیکر، یہ International route ہے، اس پہ ہمارا افغانستان کا ٹریڈ ہوتا ہے جناب سپیکر، بلکہ ان شاءاللہ آئندہ Future میں سنٹرل ایشیاء کا ٹریڈ ہوگا۔ تو جناب سپیکر، اس کے حوالے سے میرے معزز ممبران جنہوں نے تنقید کی ہے تو ان کو میرے خیال میں ناراض نہیں ہونا چاہیئے اور اس بات

پہ فخر کرنا چاہیے کہ ہمارا جو یہ ڈی آئی خان کا جو موٹروے ہے، یہ Inaugurate ہونے جارہا ہے اور ان شاءاللہ اس کے لئے ایلوکیشن بھی ہم زیادہ کریں گے اور جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ میری بہن نے دیر موٹروے کا سوال اٹھایا، دیر موٹروے جو ہے وہ Previous already اس کی Feasibility، ٹوٹل جو اس کا Setup ہے وہ بن گیا ہے تو اس میں بھی کام ہوگا، وہ ہمارے بجٹ میں بھی Reflected ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میرے کچھ بھائیوں نے سوات موٹروے فیز ٹو کے سوالات بھی اٹھائے تھے تو وہ تو Already وہ پرانا پراجیکٹ ہے، اس پہ تو کام ہوگا، یہ تو نئے پراجیکٹ کی بات ہو رہی ہے یہاں پہ، تو جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ میں آخر میں ایک بار پھر تمام معزز ممبران کا، اپنے اپوزیشن کے بھائیوں کا، میڈیا کا جنہوں نے Coverage کی اور تمام سرکاری اہلکاران کا، افسران کا جنہوں نے آج چھٹی کے دن پہ بھی انہوں نے ڈیوٹی دی اور خصوصی طور پر ہمارے فنانس اور پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کا کہ جن کا اس بجٹ کی تیاری میں کافی ان کا Input ہے، ان کی کوشش ہے، ان کی جدوجہد ہے، ان کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ اس کے ساتھ جناب سپیکر، آپ کا اور اس اسمبلی سیکرٹریٹ کا یہاں پہ جتنے بھی ہمارے افسران اہلکاران ہیں، ان کا، Even ہمارے کیمرہ مین بھائیوں کا، ہمارے جتنے بھائی ہیں، ہم ان کا شکریہ ادا کریں گے اور ان شاءاللہ امید کریں گے کہ اس بجٹ کو ہم زیادہ Prolong نہیں کریں گے کیونکہ آگے ہمارے کچھ بھائی حج پہ جانے والے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ باقی بھی کام کاج ہیں، عید آنے والی ہے، تو میری ریکویسٹ ہوگی اپوزیشن کے دوستوں سے کہ وہ اس بجٹ کے پاس کرنے میں ہماری مدد کریں اور ان کی خوشخبری کے لئے تنقید کی گئی کہ صوبے میں اپنے Resources سے نہیں کر رہے تو جناب سپیکر، فیڈرل گورنمنٹ جو ہمیں Ninety percent یا اس سے اوپر تھوڑا بہت دے رہی ہے، وہ احسان نہیں کررہی، وہ ہمیں اپنا Due share دیا جارہا ہے جوکہ این ایف سی میں Established ہے، ہمارے Divisible pool میں Established ہے جس طرح کہ میں نے تفصیل میں بات کی کہ Already اس سے زیادہ ہمارا شیئر بنتا ہے لیکن زیادتی کررہے ہیں جناب سپیکر، ہم ان کی خوشخبری کے لئے اعلان کرنے جارہے ہیں کہ ان شاءاللہ اس دفعہ ہم واپڈا کی مدمیں اپنی Distribution company بنانے جارہے ہیں جو کہ ان شاءاللہ صوبہ جو پیداوار کرے گا وہ خود Distribute کرے گا، اپنی Commercial activities کے لئے بھی اور اس کے ساتھ ساتھ انڈسٹری

کے لئے بھی وہ خود Power supply ان شاءاللہ، میرا یہ ماننا ہے کہ ہماری حکومتیں بڑی زیادتی کرتی ہیں جوکہ ہماری انڈسٹری کو کونسی ہم Power supply دیتے ہیں تو وہ کہاں سے پھر پیداوار کرے؟ جناب سپیکر، اگر اس کا Comparison ہم کریں اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ، بنگلہ دیش کے ساتھ انڈیا کے ساتھ وہ انڈسٹری کے تقریبا دو ڈھائی روپے Per unit دیتے ہیں اور ہم تقریبا تیس اور چالیس روپے Per unit دیتے ہیں جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ میں ایک بار پھر آپ کا، آپ کی ٹیم کا انتہائی مشکور ہوں اور تمام معزز ممبران کا، تمام ہاؤس کا کہ انہوں نے اس بجٹ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، ان شاءاللہ آپ کی مشاورت، آپ کے مشورے ہمارے لئے مفید اور کار آمد ثابت ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے، ہمیں ہمت دے کہ ہم لوگوں کی توقعات پر پورا اتریں۔ پاکستان زندہ باد، پاکستان تحریک انصاف پائندہ باد۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Salam, MPA, to please move for suspension of rule 124.

Mr. Muhammad Abdul Salam: Thank you, Mr. Speaker. Kindly suspend rule 124 under rule 240 and allow me to move a resolution, please Sir.

جناب سپیکر: ایک قرادار پیش کرنا چاہتے ہیں۔ چلیں شیئر کرلیں آپ Rule کاSuspend کردیتا ہوں تو آپ دومنٹ لے لیں، شیئر کرلیں ٹھیک ہے۔ اچھا، یہ عبد السلام صاحب، یہ ذرا شیئر کر لیں تو اگر یہ ہو تو وہ سب کی طرف سے متفقہ طور پہ ہو جائے گی۔

The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the rule is suspended.

اچھا عبد السلام صاحب، یہ ذرا شیئر کر لیں کیونکہ وہ ہو تو وہ آپ سب کی طرف سے متفقہ ہو جائے گی۔

جناب محمد عبدالسلام: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر سر، قرارداد سے پہلے فارسی کا ایک شعر موجودہ حالات کے تناظر میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک ان کو On Floor لے لیں ناں عبدالسلام صاحب جلد بازی نہ کریں تو دیکھ لیں اور ذرہ پڑھ لیں۔
جناب محمد عبدالسلام: جی۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے ۔
جناب محمد عبدالسلام: مو جودہ حالات کے پیش نظر سر، فارسی کا ایک شعر اردو تر جمہ کے ساتھ پیش کر رہاہوں:

ے نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

جناب سپیکر صاحب، اردو کا ترجمہ اس کا یہ ہے تیرے دشمن کی قسمت میں نہیں کہ وہ تیرے تیغ سے ہلاک ہو، تیرے دوستوں کے سر سلامت رہیں کہ تو انہی پر خنجر آزماتا رہے۔
جناب سپیکر صاحب، عمران خان، مراد سعید، شاہ محمود قریشی----
جناب سپیکر: یہ قرادار پڑھ لیں ناں آپ۔
جناب محمد عبدالسلام: ڈاکٹر یاسمین راشد اور دیگر سیاستدان پاکستان تحریک انصاف کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ آمین جناب سپیکر صاحب۔
Mr. Speaker: Mr. Muhammad Abdul Salam, MPA, to please move his resolution in the House.

قرارداد

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، پاکستان تحریک انصاف اداروں کی مکمل آزادی اور خودمختاری پر یقین رکھتی ہے، خصوصاً عدلیہ کی آزادی پر تاکہ عوام کو ہر وقت اور سستا انصاف ملے مگر دوسری جانب پاکستان کے عوام کے مستردشدہ فارم سینتالیس کے ذریعے بننے والے نالائق و نا اہل حکمرانوں نے رات کے اندھیرے میں الیکشن ٹریبونل کے لئے ریٹائرڈ جج تعینات کرنے کا آرڈیننس جاری کرکے آزاد عدلیہ پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ اس آرڈیننس کے ذریعے یہ مینڈیٹ چور فارم سینتالیس والے نااہل حکمران خود اپنے لئے اپنی مرضی کے منصف مقرر کریں گے جو کہ کسی بھی مہذب معاشرے میں قابل قبول نہیں۔ ان کا مقصد ادارتی ہتھکنڈوں کے ذریعے نااہل فارم سینتالیس والی حکومت کو تحفظ فراہم کرنا اور عوام کے ووٹوں سے منتخب فارم پینتالیس سے بننے والی عوامی حکومت کا راستہ رو کنا ہے۔ یہ آرڈیننس جاری کرکے انہوں نے نہ صرف انصاف کاقتل کیا بلکہ جمہوریت کا بھی قتل کیا ہے اور ان کا یہ اقدام اقوام عالم میں پاکستان کی بدنامی کا سبب بنا ہے، لہذا یہ اسمبلی

مذکورہ آرڈیننس کےذریعے، لہذا یہ اسمبلی مذکورہ آرڈیننس کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور اس کالے قانون والے آرڈیننس کو یکسر مسترد کرتے ہوئے ارباب اختیار سے یہ پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ اس آرڈیننس کو فی الفور واپس کیا جائے۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Is this the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed by majority.

The sitting is adjourned till 2:00 pm, Wednesday, 29th May, 2024.

(اجلاس بروز چار شنبہ مورخہ 29 مئی 2024ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)